بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ
مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی سَیِّدِنَا وَ
مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَاةً دَائِمَةً مَقْبُوْلَةً
تُؤَدِّیْ بِهَا عَنَّا حَقَّه' الْعَظِیْم
امتی تورا سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہوں لاج رکھنا گناہ گار ہوں
صدقہ زہرہ (رضی اللہ عنہا) وحسنین (رضی اللہ عنہما) کا توری طیبہ نگریا ہے

نام کتاب .... زیاراتِ مدینہ منورہ

مصنف .... افتخار احمد حافظ قادری

تاریخ اشاعت .... ربیع الثانی 1429ھ، مئی 2008

تعداد اشاعت .... 800 (آٹھ صد)

ہدیہ کتاب .... -/250 روپے

افتخار احمد حافظ قادری کی جملہ کتب کے حصول کیلئے رابطہ

۱- **اشرف بک ایجنسی**

کمیٹی چوک، راولپنڈی

فون: 051-5531610

۲- **احمد بک کارپوریشن**

اقبال روڈ، نزد کمیٹی چوک، راولپنڈی

فون: 051-5558320

زیاراتِ مدینہ منورہ

مدینہ منورہ کے

متبرک و تاریخی مقامات

باجازت

فضیلۃ الشیخ السید تیسیر محمد یوسف الحسنی السمہودی مدظلہ العالی

مدینہ منورہ

از مصنف

افتخار احمد حافظ قادری

2008ء

عکس جمال

عکس جمال

عکس جمال

باب اول

فضائل وخصوصیاتِ مدینہ منورہ

مدینہ منورہ کے اسماءِ مبارکہ

انصارِ مدینہ کی فضیلت

خاکِ مدینہ منورہ وفضائل خاکِ شفاء

مدینہ منورہ کے باغات

کھجور مدینہ منورہ کی فضیلت

مدینہ منورہ میں فوت ہونے کے فضائل

مدینہ منورہ میں تکالیف پر صبر کا اجر

اس شہر کے ذرے ہیں مہ و مہر سے بڑھ کر
جس شہر میں اللہ کے محبوب ﷺ کا گھر ہے

حضرت علامہ سمھودیؒ وفاء الوفاء (جلد 1 باب 2 فصل 1) میں فرماتے ہیں کہ اس بات پر امت محمدیہ ﷺ کے علماء کا اجماع ہے کہ مدینہ منورہ کی سرزمین مقدس کا وہ قطعہ ارض جس پر نبی اکرم ﷺ آرام فرما ہیں وہ ساری کائنات حتیٰ کہ کعبہ شریف اور رعرش سے بھی افضل ہے۔

حضرت عمر فاروقؓ، آپؓ کے صاحبزادے حضرت عبداللہؓ، حضرت مالک بن انسؒ اور اکثر علماء مدینہ منورة کا یہ عقیدہ ہے کہ مدینہ منورة مکہ مکرمہ سے افضل ہے۔ بعض علماء نے فرمایا ہے کہ مدینہ منورہ کا وہ مقام مبارک جہاں آپ ﷺ آرام فرما ہیں وہ تو بے شک کعبہ شریف اور عرش اعلیٰ سے بھی افضل ہے لیکن کعبہ شریف مدینہ منورة کے باقی حصہ سے اعلیٰ و افضل ہے۔

ایک عاشق رسول ﷺ نے فرمایا کہ

ولا شک ان القبر اشرف موضع
من الارض و السبع السموت طره
و اشرف من عرش المليک وليس فی
مقالی خلاف عند اهل الحقيقه

اس میں ذرا بھر بھی شک نہیں کہ آپ ﷺ کی قبر مبارک کی جگہ ساری زمین اور سات آسمانوں سے افضل ہے، بلکہ مالک کائنات کے عرش اعظم سے بھی یہ جگہ افضل اور اشرف

ہے، میرے اس کلام میں اہل حقیقت کا قطعاً کوئی اختلاف نہیں۔

امام سبکیؒ فرماتے ہیں کہ یہ ٹھیک ہے کہ زمان و مکان کی افضلیت اعمال میں ظہور پذیر ہوتی ہے مگر بعض اوقات اس زمان و مکان کو ذاتی فضیلت بھی ہو جاتی ہے۔ جیسے آپ ﷺ کی قبر اطہر پر رحمتوں کا نزول، انوار و برکات کی بارش اور فرشتوں کا ہر وقت درود و سلام پیش کرنے کیلئے حاضر ہونا، اس بات کی دلالت ہے کہ اس ارض مقدس کا اللہ تعالی کے نزدیک وہ مقام ہے جو کسی دوسرے مقام کو حاصل نہیں

تیرے ﷺ دربار کی وہ شان مدینے والے

ہیں ملائک تیرے ﷺ دربان مدینے والے

جو جگہ آپ ﷺ کو محبوب ہے وہ اللہ تعالی کو بھی محبوب ہے اور اب جو چیز یا جو جگہ اللہ تبارک تعالی اور حضور پاک ﷺ کے ہاں محبوب ہوگئی وہ کیوں کر افضل و اعلی نہ ہوگی۔

اس لیے مدینہ منورۃ کی فضیلت مکہ مکرمہ پر آپ ﷺ کے اس ارشاد مبارک سے ثابت ہوتی ہے کہ جس میں آپ ﷺ نے فرمایا۔

اللهم حبب الينا المدينه كحبنا مكه او اشد

اے اللہ مدینہ منورۃ کی محبت ہمارے دلوں میں اس طرح فرمادے جس طرح ہمارے دلوں میں مکہ مکرمہ کی محبت ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ، قربان جائیں اپنے آقا ﷺ و مولا کی دعا اللہ تعالی کے دربار میں اس قدر شرف قبولیت پاگئی، کہ آپ ﷺ سفر سے لوٹتے تو شہر مدینہ منورۃ کو دیکھتے ہی اسکی محبت میں اپنی سواری کو تیز فرمادیتے تا کہ اپنی محبوب بستی میں جلدی پہنچ جائیں۔ دوش مبارکہ سے اپنی چادر مبارک کو ہٹا کر فرماتے

هذه روائح طيبه

کہ مدینہ منورۃ کی یہ ہوائیں فضائیں کتنی اچھی معلوم ہوتی ہیں

پھر آنے لگیں "شہرِ محبت" کی ہوائیں
پھر پیش نظر ہوگئیں جنت کی ہوائیں

امام دارالہجرۃ حضرت امام مالکؒ کو مدینہ منورۃ اور اس کی خاک مقدس سے اس قدر عشق تھا کہ آپؒ نے تمام عمر مدینہ منورۃ میں بسر فرمائی اور شہر سے باہر کبھی نہ نکلے ایسا نہ ہو کہ مدینہ طیبہ سے نکل جاوں اور موت آ جائے۔

حضرت سمہودیؒ فرماتے ہیں کہ یہ جو کہا جاتا ہے کہ مسجد حرام میں عبادت کا ثواب کئی گنا مدینہ منورۃ سے زیادہ ملتا ہے۔تو اس سے مکہ مکرمہ کی فضیلت ثابت ہوتی ہے مگر اس کا جواب یہ ہے کہ صرف زیادتی ثواب فضیلت کی دلیل نہیں بلکہ اور اسباب بھی ہو سکتے ہیں مثلاً کیا یہ بات درست نہیں ہے کہ اس حاجی کیلئے جو عرفات جار ہا ہوں نماز پنج گانہ اور قربانی کے دن کی نماز ظہر منی میں پڑھنی مکہ مکرمہ میں پڑھنے سے افضل اور بہتر نہیں (حالانکہ منی کا درجہ بیت اللہ شریف سے بہت کم ہے۔) لیکن درحقیقت بات یہ ہے کہ اجر وثواب صرف اور صرف آپ ﷺ کا حکم ماننے میں ہے۔

حضرت عمر فاروقؓ نے فرمایا کہ اگرچہ عبادات کا اجر مکہ مکرمہ میں کئی گنا زیادہ ہے مگر دوسرے اسباب کی بنا پر مدینہ منورۃ کو ہی فضیلت حاصل ہے۔اجر وثواب کی زیادتی نفلی اور فرضی عبادات دونوں میں شامل ہے۔لیکن پھر بھی نوافل گھر میں پڑھنے بہتر اور افضل ہیں۔

مدینہ منورۃ میں بھی "حج اور عمرے کا ثواب"

حضرت علامہ سمہودیؒ فرماتے ہیں کہ یہ کہا جاتا ہے کہ مکہ مکرمہ مدینہ منورۃ سے اس لیے افضل ہے کہ حج وعمرہ کے تمام ارکان مکہ مکرمہ میں ہی ادا کیے جاتے ہیں۔تو جواب یہ ہے کہ اسی طرح اللہ تبارک وتعالی نے مدینہ منورہ میں بھی حج وعمرے کا ثواب حاصل کرنے کے اعمال بتائے ہیں۔مسجد قبا حالات میں ذکر کریں گے کہ وہاں جا عمرہ کے ثواب کے برابر ہے۔اور حج کے ثواب کیلئے آپؒ نے ایک مرفوع حدیث نقل فرمائی ہے کہ آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے۔

من خرج لا يريد الى الصلاة فى مسجدى حتى يصلى فيه كان بمنزلة حجة

(کہ جوشخص خلوص سے میری مسجد میں صرف نماز کیلئے آئے اور نماز ادا کرے تو اس کیلئے حج کا ثواب ہے۔) سبحان اللہ

آگے چل کر آپؒ فرماتے ہیں

وهذا اعظم لكونه ايسر ويتكرر فى اليوم والليلة مراراً والحج لا يتكرر

اور یہ بڑا ثواب ہے حالانکہ نہایت آسان ہے اور دن رات میں کئی مرتبہ یہ عظیم ثواب حاصل ہوسکتا ہے۔ لیکن مکہ مکرمہ میں تو حج سال میں صرف ایک ہی مرتبہ ادا کیا جاتا ہے۔

(وفاء الوفاء جلد 1 صفحہ نمبر 25)

اور پھر کتنی آسانی کہ نہ احرام، نہ سعی، نہ منی وعرفات حاضری، نہ قربانی اور نہ طواف مدینہ منورۃ میں صرف گھر سے خلوص نیت اور محبت کے ساتھ اس لیے نکلیں کہ آپ ﷺ کی مسجد میں نماز کیلئے جارہے ہیں تو پورے ایک حج کا ثواب حاصل کریں۔

لہٰذا مذکورہ بالا کلمات کی روشنی میں مدینہ منورۃ سے انتہائی محبت وعقیدت رکھنا جزو ایمان ہے۔ کیونکہ آقا دو عالم ﷺ نے خود مدینہ منورہ کی محبت کو لوگوں کے دلوں میں محبوب ہونے کی دعا فرمائی۔ اب اس دعا کا اثر دیکھیں کہ عشاق رسول ﷺ کے دلوں میں مدینہ منورۃ کی محبت اور شوق اسقدر ہے کہ جس کی مثال نہیں ملتی ہے۔ بلکہ بعض عشاق تو حج کو بھی اس لیے جاتے ہیں کہ اس سفر مقدس میں مدینہ منورۃ میں حاضری کی سعادت بھی میسر آجائے گی اسی لیے تو حضرت امام احمد رضا بریلویؒ فرماتے ہیں

حاجیو آؤ شہنشاہ ﷺ کا روضہ دیکھو
کعبہ تو دیکھ چکے کعبے کا کعبہ دیکھو
غور سے سن تو رضا کعبہ سے آتی ہے صدا
میری آنکھوں سے میرے پیارے ﷺ کا روضہ دیکھو

حضرت علامہ سمہو دیؒ فرماتے ہیں کہ یہ شہر مقدس بے شمار خصوصیات کا حامل ہے۔جن کا احاطہ ناممکن ہے۔آپؒ نے ایک مخصوص عدد 99۔کے حساب سے مدینہ منورہ کی خصوصیات کا ذکر کیا ہے۔برکت کیلئے چند ایک خصوصیات کا تذکرہ درج ذیل ہے۔

(1)

سرکار دو عالم ﷺ نے اسی مبارک شہر میں اپنی رحلت کو پسند فرمایا

حرصہ ﷺ علی موتہ بہا

اور اسی شہر مقدس میں فوت ہونے والے کیلئے روز قیامت شفاعت کا ذمہ اٹھایا۔

(2)

مدینہ منورہ میں سب شہیدوں سے افضل وہ شہدائے عظام آرام فرما ہیں کہ جنہوں نے آپ ﷺ کے سامنے اپنی جانیں دین کے لئے قربان کیں اور جنکی قبولیت پر آپ ﷺ نے شہادت دی۔

(3)

اس شہر کے باشندوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کیلئے مددگار بنایا۔

(4)

تورات میں اس شہر کا نام ''مرحومہ'' بھی آیا ہے کہ وہ بستی جس پر اللہ تعالیٰ کا رحم کیا گیا ہو

(5)

اسی شہر میں وہ مسجد (مسجد قباء) موجود ہے کہ جس کے بارے میں قرآن پاک کی آیت مبارکہ نازل ہوئی۔

(6)

اسی شہر میں وہ عظیم مسجد (مسجد نبوی ﷺ) موجود ہے جسکو آپ ﷺ نے اپنے دست مبارک سے تعمیر فرمایا اور جس میں مہاجرین و انصار بھی شریک ہوئے۔

(7)

(7)

اسی شہر مقدس میں جنت کا باغ ہے کہ جس کے بارے میں آپ ﷺ نے فرمایا
''میرے گھر اور منبر کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے''

(8)

آپ ﷺ کا منبرِ مبارک جنت کی دہلیز پر ہےاور منبر کے پائے جنت میں ہیں۔

(9)

آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ جو مسلمان میری اس مسجد میں چالیس نمازیں ادا کرے گا اس کیلئے دوزخ کی آگ سے نجات اور عذاب سے نجات لکھ دی جائے گی۔ یہ شرف کسی مسجد کو حاصل نہیں۔

(10)

مدینہ منورہ میں روزے رکھنا اجر وثواب کے لحاظ سے مکہ مکرمہ کے روزوں سے افضل ہےاور مکہ مکرمہ میں نماز ادا کرنی نفلی روزے سے افضل ہے۔اس لئے کہ نماز کی فرضیت مکہ مکرمہ میں ہوئی اور روزوں کی فرضیت مدینہ منورہ میں۔ اس ضمن میں علامہ سمہودیؒ فرماتے ہیں کہ جو عبادت مدینہ منورہ میں فرض ہوئی اس کا مدینہ منورہ میں ادا کرنا زیادہ اجر وثواب کا حامل ہے۔ اس لئے اس کو بھی مستقل ایک خاصہ بنالینا جائز ہے۔

(11)

اسی شہر میں وہ پہاڑ (جبلِ احد) موجود ہے کہ جس کے متعلق آپ ﷺ نے فرمایا کہ
''اُحد جنت کے پہاڑوں میں سے ایک ہے''۔

(12)

وادی بطحان بھی اسی مقدس شہر میں ہے۔جس کے متعلق آپ ﷺ نے فرمایا کہ
''یہ بھی جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ پر ہے۔''

(13)

اسی ارض مقدس کے متعلق آپ ﷺ نے اپنی امت کو قیام کی ترغیب دلائی۔

(14)

اہل مدینہ منورہ کیلئے ہی سب سے پہلے شفاعت کرنے کا ارشاد فرمایا۔

(15)

اس مقدس شہر کے مدفون باقی مدفونوں سے پہلے اٹھائے جائیں گے۔

(16)

مدینہ منورہ زائرین سے گناہوں کی آلودگی دور کر دیتا ہے۔

(17)

یہ مبارک بستی طاعون سے محفوظ ہے۔

(18)

یہ شہر مدینہ دجال کے شر سے محفوظ رہے گا۔

(19)

اسکی مٹی میں شفاء رکھدی گئی ہے اور اس کے پھلوں کیلئے آپ ﷺ نے برکت کی دعا فرمائی۔

(20)

مدینہ منورہ میں ہی وہ خوشبو پائی جاتی ہے جو دوسری بستیوں میں نہیں پائی جاتی۔

(21)

یہ بستی قیامت تک "**دار السلام**" رہے گی۔

(22)

اسی حرمت والے شہر میں ہتھیار اٹھانے سے منع کیا گیا ہے۔

(23)

اس شہر کی مٹی کو بطور دوا استعمال کیا جاتا ہے۔

(24)

آپ ﷺ نے اس کے بازاروں کیلئے برکت کی دعا فرمائی جب کہ
دوسرے بازاروں کے بارے میں "**شر البقاع**" فرمایا گیا۔

(25)

مدینہ منورہ کی منڈیوں میں باہر سے غلہ لانے والوں کو مجاہد فی سبیل اللہ کی طرح اجر و ثواب ملے گا۔

مدینہ منورہ کے اسماء مبارکہ

صاحب وفاء الوفاء فرماتے ہیں کہ

اعلم ان کثرة الاسماء تدل علی شرف المسمی ولم اجد اکثر من اسماء هذه البلدة الشریفه

(جان لو کہ کسی چیز کے ناموں کی کثرت اس کی فضیلت اور اہمیت کی دلیل ہوتی ہے اور مجھے اس برکت والے شہر کے علاوہ کسی شہر کے اتنی زیادہ تعداد میں نام نہیں ملے ہیں)

آپ نے اس شہر مبارک کے 95 کے قریب اسماء مبارکہ کا تفصیل سے ذکر کیا ہے۔

ہم بھی برکت کیلئے چند اسماء کا ذکر کرتے ہیں۔

(1) ارض الله (اللہ کی زمین)

یہ اسم قرآن پاک میں بھی استعمال ہوا ہے۔ جن لوگوں نے مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کیلئے ہجرت نہ کی قرآن پاک نے ان لوگوں کو تنبیہ کرتے ہوئے فرمایا۔

الم تکن ارض الله واسعة فتها جروا فیها

کیا اللہ تعالی کی زمین وسیع نہ تھی کہ تم اس کی طرف ہجرت کر جاتے۔

اس آیۃ مبارکہ میں اللہ تبارک وتعالی نے مدینہ منورہ کی سرزمین مقدس کو اپنی طرف منسوب فرمایا جو مدینہ منورہ کی فضیلت پر سب سے بڑی دلیل ہے

(2) ارض الهجرة (ہجرت کی زمین)

مدینہ منورہ ہجرت کے بعد اسلام محفوظ ہو گیا۔

(3) بیت الرسول ﷺ (رسول اللہ ﷺ کا گھر)

(4) حبیبه (محبوب ، محبت کرنے والی)

آپ ﷺ کو اس شہر مبارک سے انتہائی محبت تھی۔

(5) **حرم رسول الله ﷺ(رسول الله ﷺ کا حرم)**

اس شہر مبارک کو آپ ﷺ نے اپنا حرم قرار دیا اور ارشاد فرمایا

"حرم ابراهیم مکه، و حرمی المدینة"

(6) **دار الابرار (نیک لوگوں کا گھر)**

(7) **دار الایمان (ایمان کا گھر)**

(8) **دار السنه (سنت کا گھر)**

کیونکہ یہیں سے سنت نبی ﷺ کی اشاعت ہوئی

(9) **ذات النخل (کھجوروں والی بستی)**

مدینہ طیبہ میں کثرت سے کھجوریں ہوتی ہیں

(10) **سیدة البلدان (تمام شہروں کا سردار)**

(11) **شافیه (شفا والی بستی)**

حدیث مبارکہ ہے کہ اسکی مٹی میں ہر بیماری کی شفا ہے۔

(12) **طابه(پاکیزہ)**

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے حکم ملا ہے کہ میں اس بستی کا نام طابہ رکھوں۔

(13) **طیبة (پاکیزہ خوشبودار)**

اشبیلیؒ نے فرمایا کہ مدنیہ منورہ سے ایسی خوشبو آتی ہے کہ منفرد اور ممتاز حیثیت رکھتی ہے۔

(14) **قبه الاسلام(اسلام کی پناہ گاہ)**

آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ یہ اسلام کی پناہ گاہ ہے۔

(15) **قریه الانصار (انصار کی بستی)**

(16) **مبارکه (برکت والی بستی)**

(17) مختارة (چنا ہوا، پسند کیا ہوا)

اس لیے کہ جناب رسول ﷺ نے اللہ تبارک وتعالی سے اس بستی کو اختیار کر لیا۔

(18) مدینہ (شہر)

اس بستی کو کہا جاتا ہے جو بہت سے گھروں پر مشتمل ہو۔ مگر اس کا اطلاق صرف مدینۃ الرسول ﷺ پر ہی ہوتا ہے۔

حضرت براء بن عازبؓ فرماتے ہیں

قال رسول الله ﷺ من سمی المدینة بیثرب فلیستغفر الله ، هی طابه، هی طابه، هی طابه

کہ جو شخص مدینہ پاک کو یثرب کہے تو اسے چاہیے کہ وہ اللہ تبارک وتعالی سے استغفار کرے کیونکہ یہ تو طابہ ہے، طابہ ہے، طابہ ہے۔ (یعنی پاکیزہ)

(19) مقدسہ (مقدس)

یہ بستی مقدس اور مطہر ہے۔

(20) مهاجر رسول الله ﷺ (رسول ﷺ کی ہجرت گاہ)

کیونکہ اس بستی کی طرف آپ ﷺ نے ہجرت فرمائی آپ ﷺ کا ارشاد ہے "**المدینه مهاجری**" کہ مدینہ منورہ میری ہجرت گاہ ہے۔

انصار مدینہ کی فضیلت

انصار مدینہ منورۃ کے بے شمار فضائل ہیں اسلام میں انصار مدینہ کو جو مقام حاصل ہوا اس کی مثال نہیں ملتی۔ ذیل میں انصار مدینہ کی شان میں چند احادیث مبارکہ بیان کی جاتی ہیں، جن سے آپ خود انصار مدینہ کی فضیلت اور اہمیت کا اندازہ لگالیں کہ آپ ﷺ کو انصار سے کتنی محبت تھی۔

یہ تمام احادیث مبارکہ صحیح البخاری (کتاب فضائل الصحابہ، مناقب الانصار) سے لی گئی ہے۔

اللہ تعالی اس سے محبت کرتا ھے جو انصار سے محبت کرتے ھیں۔

ایک موقع پر نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

الانصار لا یحبھم الا مؤمن، ولا یبغضھم الا منافق، فمن احبھم احبہ اللہ و من ابغضھم ابغضہ اللہ

(صرف مومن ہی انصار سے محبت کرتے ہیں اور جو ان سے محبت کرتے ہیں اللہ تعالی ان سے محبت کرتے ہیں، اور صرف منافق ہی ان سے بغض رکھتے ہیں اور جو ان سے بغض رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ ان سے بغض رکھتے ہیں۔)

انصاری قبائل کی فضیلت

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

خیر دور الانصار نبو النجار، ثم نبو عبدالاشھل، ثم بنو الحارث بن الخزرج ثم بنوساعدہ و فی کل دور الانصار خیر

(انصاری قبائل میں افضلیت کے لحاظ سے پہلے قبیلہ بنی نجار، پھر قبیلہ بنوعبدالاشھل، پھر قبیلہ بنو الحارث بن الخزرج، پھر قبیلہ بنوساعدہ، اور پھر ہر انصاری قبیلہ میں خیر ہی خیر ہے)

لوگوں کیلئے مال غنیمت اور انصارؓ کے نبی اکرم ﷺ

فتح مکہ کے دن جب مال غنیمت تقسیم ہوا تو تقسیم مال پر انصار کو کچھ خیال گزرا، آپ ﷺ نے تمام انصار کو اکٹھا کر کے ان سے ارشاد فرمایا۔

اولا ترضون ان یرجع الناس بالغنائم الی بیوتھم وترجعون برسول اللہ الی بیوتکم

کیا آپ اس بات پر راضی نہیں ہیں کہ لوگ تو مال غنیمت لے کر اپنے گھروں کو لوٹیں اور تم اللہ کے رسول ﷺ کو ساتھ لیے گھروں کو واپس لوٹو)

مومن اور منافق کی نشانی

حضرت انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا

آیه الایمان حب الا نصار و آیه النفاق بغض الانصار

(کہ مومن کی نشانی انصار سے محبت ہے اور منافق کی نشانی انصار سے بغض ہے۔)

انصاری عورتوں اور بچوں کا احترام

ایک مرتبہ ایک انصاری عورت اپنے بچے کے ساتھ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی آپ ﷺ نے اس سے بات چیت کے بعد " **دو مرتبہ** " فرمایا

والذی نفسی بیده انکم احب الناس الی

(مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، بے شک میرے نزدیک سب سے پسندیدہ لوگ آپ ہی ہیں۔)

انصار و مہاجرین کی تکریم کیلئے آپ ﷺ کی دعا

حضرت انس بن مالکؓ روایت فرماتے ہیں کہ خندق والے دن انصار و مہاجرین یہ شعر پڑھ رہے تھے۔

نحن الذین بایعوا محمدا ﷺ

علی الجهاد ما حیینا ابداً

(کہ ہم وہ ہیں کہ جنہوں محمد ﷺ کے ساتھ جہاد اور شہادت پر بیعت کی ہے۔)

نبی اکرم ﷺ اس کے جواب میں ارشاد فرماتے۔

اللهم لا عیش ألا عیش الاخر ة
فأکرم الانصار و المهاجرة
(کہ اے اللہ اصل زندگی تو آخرت کی ہی زندگی ہے
پس ان انصار اور مہاجرین پر اپنا فضل وکرم فرما۔)

خاک مدینہ منورۃ

خاکِ طیبہ کی خاک ہونے کو
ہم بھی مستانہ وار جائیں گے

مدینہ منورہ کی ہر چیز متبرک اور مقدس ہے۔حتی کہ اس کے غبار میں بھی شفا رکھ دی گئی ہے ابن نجار ایک روایت نقل فرماتے ہیں کہ جب سرکار دوعالم ﷺ غزوہ تبوک سے واپس تشریف لائے تو چند احباب مدینہ منورۃ سے باہر آپ ﷺ کے استقبال کے لئے تشریف لائے، ان کے آنے سے غبار اڑی جس سے بچنے کیلئے چند اصحاب رسول ﷺ نے منہ پر کپڑا ڈال لیا، آپ ﷺ نے ان کے چہرہ سے کپڑا ہٹاتے ہوئے فرمایا

والذی نفسی بیده ان فی غبارها شفاء من کل داء
(اس ذات کی قسم ہے کہ جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے بے شک مدینہ منورۃ کی گرد و غبار میں بھی ہر بیماری کیلئے شفاء ہے۔)

گرد صحرائے مدینه بویت آمد یا رسول ﷺ
من سر خود را فدائے خاکِ آن صحرا کنم
(یا رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ کے صحرا کی گرد میں بھی آپ ﷺ کی خوشبو آتی ہے، میں اپنا سر اس صحرا کی خاک میں فدا کرتا ہوں۔)

ایک اور حدیث مبارکہ میں ہے کہ

غبار المدینہ شفاء من الجذام

مدینہ منورۃ کی غبار میں خصوصی طور پر جذام (کوڑھ) جیسی مہلک بیماری کیلئے بھی شفا ہے۔

تیرے ﷺ دربار سے ملتی ہے ہراک دُکھ کی دوا
تو ﷺ ہے ہر درد کا درمان مدینے والے

فضائل خاک شفاء

ابن نجار روایت فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ آپ ﷺ قبیلہ بنو حارث میں تشریف لے گئے دیکھا کہ وہ لوگ شدید جسمانی تکالیف میں مبتلا ہیں آپ ﷺ نے ان سے پوچھا کہ تم کو کیا ہوا ہے؟ عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ ﷺ ہم پر بخار نے شدید حملہ کیا ہوا ہے، جس پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم نے ابھی تک "**صعیب**" کی مٹی کو استعمال نہیں کیا، جواب ملا کہ نہیں، آپ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ وہاں سے کچھ مٹی لے کر اس کو پانی میں ڈال دو، پھر یہ دعا پڑھ کر اپنا لعاب اس پانی میں شامل کر کے اسے استعمال کرو

بسم اللہ تربہ ارضنا بریق بعضنا شفاء لمریضنا باذن ربنا

چنانچہ ان لوگوں نے آپ ﷺ کے حکم مبارک پر عمل کیا اور سب لوگ شفایاب ہو گئے۔

ہاتھ آئے اگر خاک تیرے ﷺ نقشِ قدم کی
سر پر کبھی رکھیں کبھی آنکھوں سے لگائیں

"**صعیب**" ایک جگہ کا نام تھا جو "**وادی بطحان**" میں قباء کے راستے میں تھی ایک عرصہ تک یہ مقام "**خاکِ شفاء کا میدان**" کے نام سے مشہور رہا۔ متقدمین اور متاخرین تمام حضرات اس مقام سے یہ بابرکت خاک لے جاتے رہے لیکن انتہائی افسوس کی ساتھ یہ لکھنا پڑ رہا ہے کہ آج اس مقام کو تقریباً ختم کر دیا گیا ہے، بلکہ اس مقام پر آنے کی بھی سخت پابندی ہے رمضان المبارک اور ایام حج میں تو یہاں پر باقاعدہ پہرہ لگا ہوتا ہے۔ افسوس کہ جس مقام سے ایک عالم شفایاب ہوتا رہا اب اس کو مختلف نام دے کر ختم کیا جا رہا ہے۔ عام ایام میں

اگر کسی اچھے جاننے والے کی وساطت سے یہاں پہنچنے کی کوشش کی جائے تو کامیابی ہو سکتی ہے کچھ عرصہ پہلے بندہ ناچیز بھی اس مقام پر پہنچنے میں کامیاب ہو گیا اور اس ''خاک شفا'' کو بھی حاصل کرنے کا شرف حاصل ہوا۔

جس خاک کے نیچے ہو نقش کفِ پائے محمد ﷺ
اس خاک کے نیچے ہے فضائل کا دفینہ

ابن نجار (643ھ) فرماتے ہیں کہ میں نے اس گڑھا کو دیکھا، لوگ اس میں سے مٹی لے جاتے اور اپنے بیماروں کو دیتے تو وہ شفایاب ہو جاتے، میں نے بھی وہاں سے مٹی اٹھائی ہے۔

مدینے کی گلیاں معطر معطر
معنبر معنبر، غبارِ مدینہ

حضرت علامہ سمھودیؒ (وفات 911ھ) فرماتے ہیں کہ یہ گڑھا آج بھی موجود ہے تمام لوگ اس کی مٹی کو علاج کیلئے لے جاتے ہیں ہم نے خود ان بیماروں کو دیکھا جن پر جذام نے حملہ کیا ہوا تھا، وہ قبا کے راستے میں واقع وادی میں جاتے، اس کی مٹی میں کروٹیں بدلتے، جس سے انکی بیماری ختم ہو جاتی۔ میں نے خود بھی اپنے بعض احباب کو یہ مٹی بھیجی ہے۔

جذب القلوب میں حضرت **شاہ عبدالحق محدث دہلوی** ''فرماتے ہیں کہ میں بھی اس خاک شفاء سے شفایاب ہوا۔ جس زمانہ میں مجھے مدینہ طیبہ میں قیام کا شرف حاصل ہوا تو میرے پاؤں پر ایسا شدید ورم آ گیا کہ اطبا نے بالاتفاق اس مرض کو موت کی علامت تجویز کیا مگر میں نے اس مبارک مٹی سے اپنا علاج شروع کر دیا اور تھوڑے ہی دنوں میں مجھے اس بیماری سے شفا حاصل ہوئی کیونکہ

خاکِ طیبہ از دو عالم خوشتر است

مروں تو خاکِ مدینہ میں جذب ہو جائیں
میرے وجود کے ذرات یارسول اللہ ﷺ

مدینہ منورۃ کے باغات

''حضرت جان قدسی مشھدیؒ'' مشہورِ زمانہ نعت ''مرحبا سید مکی مدنی العربی'' میں مدینہ منورۃ کے باغات کے بارے میں فرماتے ہیں۔

نخلِ بستانِ مدینہ ز تو سر سبز مدام
زاں شدہ شہرہِ آفاق بہ شیریں رطبی

باغ طیبہ کے رہیں، سبز یونہی سارے شجر
شہرہ آفاق ہے، واللہ تری شریں رطبی

نبی اکرم ﷺ نے ہجرت مدینہ منورۃ سے قبل جو رؤیا صادقہ (سچا خواب) دیکھا تھا اس میں آپ ﷺ کو مدینہ منورۃ کے ایک نخلستان اور پتھریلی زمین میں دکھایا گیا تھا۔

مدینہ منورۃ میں باغات کی کثرت تھی اب بھی کافی باغات موجود ہیں۔انصارِ مدینہ کا قدیم پیشہ ہی زراعت تھا جس کا بڑا جز یہی باغات ہوا کرتے تھے۔

نبی اکرم ﷺ نے مدینہ تشریف آوری کے بعد جب انصار اور مہاجرین کے درمیان مواخاۃ اور بھائی چاہ قائم کروایا، تو انصارِ مدینہ منورۃ نے اپنے باغات بھی آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیے کہ ان کو بھی برابر برابر تقسیم کر دیا جائے۔ ''**حضرت کعب بن سعد**ؓ'' کے دو باغ تھے جنہوں نے یہ باغ آپ ﷺ کے مہمانوں کیلئے وقف کر دیئے تھے۔اس کے علاوہ خود صحابہ کرامؓ نے بھی کافی باغات فقراء اور ضرورت مندوں کیلئے وقف کیے ہوئے تھے۔قباء ذوالحلیفہ اور عوالی کے علاقہ میں نہایت کثرت سے باغات تھے جن میں ہر قسم کے پھل اور سبزیاں ہوا کرتی تھیں لیکن اب جدید تعمیرات کی زد میں آہستہ آہستہ ہر چیز آرہی ہے۔

کیا شانِ احمدی ﷺ کا چمن میں ظہور ہے
ہر گل میں ہر شجر میں محمد ﷺ کا نور ہے

مدینہ منورہ کی کھجوریں

مدینہ منورۃ میں کھجوریں کثرت سے ہوتی ہیں بلکہ مدینہ منورہ کے اسماء مبارکہ میں ایک اسم مبارک "**ذات النخل**" بھی ہے یعنی کھجوروں والی بستی، مدینہ منورۃ میں بے شمار اقسام کی کھجوریں پائی جاتی ہیں، جن میں سرفہرست عجوہ، برنی، عنبر اور صیحانی ہیں۔

مدینہ منورہ میں جنتی کھجور

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے

ان العجوة من فاكهة الجنة

(کہ عجوہ کھجور جنت کے پھلوں میں سے ہے)

اسی وجہ سے آپ ﷺ کو عجوہ کھجور سب سے زیادہ محبوب و مرغوب تھی، ابن حبان، حضرت عباسؓ سے روایت کرتے ہیں۔

أحب ا لتمرا الى رسول ﷺ العجوة

کہ آپ ﷺ کو سب سے زیادہ عجوہ کھجور پسند تھی۔

خصوصیت کھجور مدینہ منورہ

آپ ﷺ نے عجوہ کھجور کی خصوصیت کے بارے میں ارشاد فرمایا

ان فی عجوة العاليه شفاء و انها ترياق اول البكره

(عجوہ کھجور میں شفا ہے اور اس کا نہار منہ کھانا تریاق ہے)

ایک اور حدیث کے مطابق

جو آدمی علی الصبح سات کھجوریں کھا لے تو اس پر نہ زہر کا اثر ہوگا اور نہ ہی جادو کا،

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔

كلوا التمر على الريق فانه يقتل الدود

(کہ نہار منہ کھجوریں کھانے سے پیٹ کے کیڑے مر جاتے ہیں۔)

حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں جب نیا پھل پیش کیا جاتا تو آپ ﷺ اس کو اپنی دونوں آنکھوں پر رکھ کر یہ دعا فرماتے۔

اللهم كما اطعمتنا اوله فاطعمنا آخره ثم يأمر به للمولودمن اهله

(اے اللہ جس طرح تو نے ہمیں شروع میں یہ پھل کھلایا اس کا آخری پھل بھی ہمیں کھلانا،
دعا کے بعد آپ ﷺ فرماتے کہ یہ خاندان کے چھوٹے بچوں میں تقسیم کر دیا جائے)

ایک مرتبہ آپ ﷺ نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا۔

یاعائشہؓ اذا جاء الرطب فهنئني

(کہ اے عائشہؓ جب تازہ کھجور (رطب) آ جائے تو ہم کو مبارکباد دینا آپ ﷺ ہمیشہ طاق عدد (7,5,3) میں کھجور تناول فرمایا کرتے تھے۔)

مدینہ منورہ میں فوت ہونے کے فضائل

آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ

من مات بالمدينه كنت له شفيعا يوم القيامة

(جو مدینہ پاک میں فوت ہوگا تو روز قیامت میں ﷺ اس کی شفاعت کروں گا۔)

ایک اور حدیث مبارکہ میں ہے۔

من استطاع ان يموت بالمدينه فليمت بها فانی اشفع لمن يموت بها

(تم سب میں سے کوئی مدینہ منورہ میں فوت ہو تو میں اس کی شفاعت کروں گا۔)

حضرت عمر فاروقؓ کی دعا

مذکورہ بالا ارشاد نبوی ﷺ کے بعد حضرت عمر فاروقؓ درج ذیل دعا فرمایا کرتے تھے۔

اللھم ارزقنی شہادۃ فی سبیلک واجعل موتی فی بلد رسولک ﷺ

(کہ اے اللہ مجھے اپنی راہ میں شہادت نصیب فرما اور میری موت
تیرے رسول ﷺ کے شہر پاک میں ہو۔)

چنانچہ حضرت عمر فاروقؓ کی دعا قبول ہوئی، مقام شہادت بھی نصیب ہوا اور پھر مدینہ طیبہ میں آپ ﷺ کے ساتھ دفن ہونے کا شرف حاصل ہوا۔

لہٰذا آپ بھی حضرت عمر فاروقؓ کی سنت پر عمل کرتے ہوئے دعا فرمایا کریں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سب کو مدینہ منورہ میں (گو کہ ہم اس قابل نہیں لیکن اپنے خصوصی فضل وکرم سے) تھوڑی سی جگہ نبی اکرم ﷺ کے طفیل عطا فرمادے۔ آمین

مدینہ منورہ میں تکالیف پر صبر کرنا

مدینہ منورہ قیام کے دوران اگر کوئی مصیبت یا تکلیف پیش آجائے تو آپ ﷺ نے اس پر صبر کرنے کی تلقین فرمائی ہے۔ اور بہتر سے بہتر اجر کا وعدہ بھی فرمایا ہے۔ اس ضمن میں بے شمار احادیث مبارکہ موجود ہیں، صرف دو احادیث کا ذکر کرتے ہیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا۔

من صبر علی لاوائھا و شدتھا کنت لہ شھیدا او شفیعا یوم القیامۃ

(کہ جس شخص نے مدینہ منورہ کی تکالیف پر صبر کیا تو میں روز قیامت اس کا گواہ اور شفیع بنوں گا)

ایک اور حدیث پاک میں یہ الفاظ بھی موجود ہیں۔

و حرها الا كنت له شفيعا و شهيداً

(مدینہ منورہ کی تکالیف اور خصوصاً اس کی گرمی پر جو صبر کرے گا،

میں اس کی شفاعت اور گواہی دوں گا)

مذکورہ بالا احادیث نبویہ ﷺ کی روشنی میں اس بندہ ناچیز کی معزز اور خوش نصیب زائرین مدینہ منورۃ سے درخواست ہے کہ قیام مدنیہ منورۃ کے دوران اگر انہیں کوئی ظاہری یا مادی تکلیف پہنچے تو خوش دلی سے اس پر صبر کریں اور ایسے الفاظ اپنے منہ سے ادا نہ کریں کہ جس سے بے ادبی کا کوئی پہلو نکلتا ہو۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ اس مقدس شہر کی وافر معلومات نہ ہونے کی وجہ سے ہمارے معزز زائرین چھوٹی چھوٹی باتوں پر جھگڑا شروع کر دیتے ہیں۔ اس سے بچنا چاہیے اور مدینہ منورہ کی کسی چھوٹی سے چھوٹی شے میں بھی کوئی نقص نہ نکالا جائے۔

مدینہ منورہ کی مٹی کو ناقص کہنے پر حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ کا فتویٰ

حضرت امام مالکؒ نے اس شخص کو 30 درے مارنے کا فتویٰ دیا تھا کہ جس نے کہا تھا کہ مدینہ منورہ کی مٹی ناقص ہے۔ اس کو قید کرنے کا بھی حکم دیا اور فرمایا کہ یہ شخص قتل کے قابل ہے۔ (وفاء الوفاء ج 1 صفحہ 57)

قارئین کرام حضرت امام مالکؒ کے مذکورہ فتویٰ کی روشنی میں آپ خود اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اس ارضِ مقدس کا کیا مقام ہے کہ جہاں پر اولیاء متقدمین حضرت جنید بغدادیؒ اور حضرت بایزید بسطامیؒ جیسے عظیم بزرگان اپنے آپ کو کھو بیٹھے۔

نفس گم کردہ مے آید جنیدؒ و با یزیدؒ این جا

لہٰذا معزز زائرین مدینہ منورۃ، ان چھوٹی چھوٹی باتوں کا بھی بہت زیادہ خیال رکھیں اور کسی لمحے بھی اس مقدس شہر میں ادب و احترام کا دامن نہ چھوٹنے پائے، اسی لیے تو حضرت مولانا رومؒ فرماتے ہیں۔

از خدا جوییم توفیقِ ادب

بے ادب محروم شد از لطفِ رب

سیدنا امام اعظم رضی اللہ عنہ کے قصیدۂ نعتیہ

کے پہلے پانچ اشعار

●

یَا سَیِّدَ السَّادَاتِ جِئْتُکَ قَاصِدًا ۔ اَرْجُو رِضَاکَ وَ اَحْتَمِیْ بِحِمَاکَ

اے سرداروں کے سردار میں خاص آپ ہی کا قصد کرکے حاضر ہُوا ہوں۔ آپکی خوشنودی کا طالب اور آپ کی حمایت کا اُمیدوار

وَاللّٰہِ یَا خَیْرَ الْخَلَائِقِ اِنَّ لِیْ ۔ قَلْبًا مَشُوْقًا لَا یَرُوْمُ سِوَاکَ

اے بہترین مخلوق! خدا کی قسم میرا قلب آپ ہی کا شیفتہ ہے اور آپکے سوا کسی کا ارادہ نہیں رکھتا

وَبِحَقِّ جَاہِکَ اِنَّنِیْ بِکَ مُغْرَمٌ ۔ وَاللّٰہُ یَعْلَمُ اِنَّنِیْ اَھْوَاکَ

آپکی عزّت کی قسم میں آپ کا فریفتہ ہوں اور خدا جانتا ہے کہ میں آپ ہی سے پیار کرتا ہوں

اَنْتَ الَّذِیْ لَوْلَاکَ مَا خُلِقَ امْرُءٌ ۔ کَلَّا وَلَا خُلِقَ الْوَرٰی لَوْلَاکَ

آپ وُہ ہیں کہ اگر نہ ہوتے تو کوئی شخص نہ پیدا کیا جاتا بلکہ اگر آپ نہ ہوتے تو کُل کائنات ہی نہ ہوتی

اَنْتَ الَّذِیْ مِنْ نُوْرِکَ الْبَدْرُ اکْتَسٰی ۔ وَالشَّمْسُ مُشْرِقَۃٌ بِنُوْرِ بَہَاکَ

آپ وُہ ہیں کہ آپ کے نُور سے چاند نے نُور حاصل کیا اور سُورج روشن ہے آپ ہی کے جمال سے

باب دوم

فضائل مسجد نبوی ﷺ

مسجد نبوی ﷺ کی تعمیر اور مرحلہ وار توسیعات

مسجد نبوی ﷺ کی تعمیر اور ترکوں کا عشق رسول ﷺ

مسجد نبوی ﷺ کے متبرک و تاریخی ستون

مسجد نبوی ﷺ میں محرابیں

منبرِ رسول ﷺ اور اس کے فضائل

گنبدِ خضراء ﷺ کی تاریخ

مسجد نبوی ﷺ کے مینار

فضائل مسجد نبوی ﷺ

مسجد نبوی ﷺ کے بے شمار فضائل وخصائص ہیں صرف برکت کیلئے چند ایک احادیثِ مبارکہ کا ذکر کرتے ہیں۔

☆ **خیر ما رکبت الیه الرواحل مسجد هذا والبیت العتیق**

وہ بہترین سواریاں ہیں جو میری مسجد اور بیت اللہ کا سفر کرتی ہیں۔

☆ **صلوٰة فی مسجدی هذا افضل من الف صلاة فی غیره الاالمسجد الحرام**

میری اس مسجد میں ایک نماز دوسری مساجد کی ہزار نمازوں سے بہتر ہے۔ سوائے مسجد حرام کے۔

☆ **رمضان بالمدینه خیر من الف رمضان فی ما سواها من البلدان وجمعه بالمدینه خیر من الف جمعه فیما سوا ها من البلدان**

مدینہ منورہ کا ایک رمضان المبارک دوسرے شہروں کے ایک ہزار رمضان سے افضل ہے اور مدینہ منورہ کا ایک جمعہ المبارک دوسرے شہروں کے ایک ہزار جمعہ سے افضل ہے

☆ **من صلى فى مسجدى اربعين صلاة كتب له براءة من النار و براءة من العذاب و برىء من النفاق**

جس شخص نے میری مسجد میں چالیس نمازیں تسلسل سے ادا کیں تو اسکو دوزخ کی آگ، عذاب آخرت اور نفاق سے براءت لکھ دی جائے گی۔

☆ **ان من حين يخرج احدكم من منزله الى مسجدى فرجل تكتب حسنه ورجل تحط عنه خطيئته**

جوشخص اپنے گھر سے میری مسجد کو آتا ہے ایک شخص وہ ہوتا ہے جس کیلئے نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور ایک وہ ہوتا ہے جس کے گناہ معاف کر دئے جاتے ہیں۔

☆ **من خرج على طهرا لا يريد الا مسجدى هذا يريد مسجد المدينه ليصلى فيه كانت بمنزله حجه**

جوشخص گھر سے باوضو ہو کر صرف میری اس مسجد کا ارادہ کر کے آ کر نماز ادا کرتا ہے تو اس کے لئے حج کا ثواب ہے۔

☆ **من دخل مسجدى هذا يتعلم فيه خيراً اويعلمه كان بمنزلة المجاهد فى سبيل الله**

جوشخص میری مسجد میں نیک بات سیکھنے یا سکھانے کیلئے آتا ہے تو وہ شخص اس شخص کی طرح ہے جو مجاہد فی سبیل اللہ ہے۔

تعمیر مسجد نبوی ﷺ

قباء کی بستی سے چل کر جب سرکارِ مدینہ ﷺ کا قافلہ مبارک مختلف مقامات سے گزرتا ہوا بامرِ الٰہی مدینہ شریف کے ایک محلّہ میں پہنچا تو آپ ﷺ کی اونٹنی مبارک ایک کھلے میدان میں بیٹھ گئی جس پر آپ ﷺ نے فرمایا۔

ھذا المنزل ان شاء اللہ

(اللہ تبارک وتعالیٰ کو منظور ہوا تو یہی ہماری منزل ہوگی)

اور جب اترنے لگے تو یہ آیت مبارکہ آپ ﷺ کی زبان مبارک پر تھی۔

رب انزلنی منزلاً مبارکاً و أنت خیر المنزلین

(اے میرے رب مجھے بابرکت جگہ اتار اور تو ہی بہتر اتارنے والا ہے)

اور اس آیۃ مبارکہ کو چار مرتبہ تلاوت فرمایا۔ اسی میدان کے ایک مقام پر آپ ﷺ کی مدینہ تشریف آوری سے قبل حضرت اسعد بن زرارہؓ مسلمانوں کو باجماعت نماز پڑھایا کرتے تھے۔ یہ جگہ دو یتیم بچوں کی ملکیت تھی جو حضرت اسعدؓ کی کفالت میں تھے۔ ان بچوں نے آپ ﷺ کی خدمت میں یہ زمین بطور نذرانہ پیش کی۔ لیکن آپ ﷺ نے ان سے یہ زمین بغیر قیمت قبول کئے لینے سے انکار فرمادیا۔ چنانچہ 10 مثقال یا 10 سنہری دینار قیمت طے پائی اور یہ رقم حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ادا فرمائی۔

اس میدان میں کھجوروں کو خشک کیا جاتا تھا، اس کے ایک حصہ میں مشرکین کی قبور تھیں۔ ان کو گرایا گیا اور ہڈیوں کو ایک گڑھے میں دبادیا گیا، کھنڈرات کو بھرا گیا اور اس میدان کو مکمل ہموار کرنے کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا۔

ابنوا لی عریشاً کعریش موسیٰ

(کہ میرے لئے حضرت موسیٰ کے چھپر کی طرح ایک چھپر تعمیر کردو)

ایک اور روایت کے مطابق جب سید دو عالم ﷺ نے مسجد کی تعمیر شروع کی تو فرمایا کہ

میرے لئے ایسا چھپر بناؤ جیسا کہ حضرت موسیٰؑ کا تھا۔ چند ٹہنیوں اور لکڑیوں کا سائبان ہو۔

جب اس عظیم الشان مسجد نبوی ﷺ کی تعمیر شروع ہوئی تو آپ ﷺ بنفس نفیس اپنے صحابہ کرامؓ کے ہمراہ اس کی تعمیر میں شریک رہے آپ ﷺ خود بھی صحابہؓ کے ساتھ اینٹیں اٹھا کر لاتے اور فرماتے۔

اللهم ان الأجر اجر الا خرة

فارحم الانصار والمهاجرة

(کہ اے اللہ اصل اجر تو وہ ہے جو آخرت میں ملے گا پس ان انصار اور مہاجرین پر رحم فرما)

اللهم لا خير الا خير الاخرة

فانصر الانصار والمهاجرة

(کہ اے اللہ اصل خیر تو آخرت کی ہی خیر ہے پس ان انصار اور مہاجرین کی مدد فرما)

یہ دونوں اشعار آپ ﷺ نے صحابہ کرامؓ کے ہمراہی میں ان کی ترغیب کیلئے ارشاد فرمائے کیونکہ صحابہ کرامؓ آپ ﷺ کے حکم اور آپ ﷺ کے ہر عمل پر اپنی جانوں کو نثار کرنا عین ایمان وعبادت سمجھتے تھے۔ اسی وجہ سے صحابہ کرامؓ نے پوری دل لگی سے مسجد کی تعمیر میں دیوانہ وار کام کیا۔ جیسا کہ ایک صحابیؓ نے یوں فرمایا

لئن قعدنا والنبی ﷺ یعمل

لذاک منا العمل المضللُ

(کہ اگر ہم آرام کرنے بیٹھ جائیں جبکہ آپ ﷺ کام میں مشغول ہوں تو ہمارا یہ عمل سراپا گمراہی ہے۔)

حضرت علیؓ بھی اینٹیں اور پتھر لا رہے تھے اور یہ شعر پڑھ رہے تھے۔ وہ آدمی جو مسجد کی تعمیر کر رہا ہو اور اس پر غبار پڑھ رہی ہو۔ یہ آدمی اور وہ آدمی جو اپنے کپڑوں اور چہرے سے غبار جھاڑ رہا ہو وہ کس طرح برابر ہو سکتے ہیں۔

ابن زبالہ نے حسن محمد التقی سے روایت کیا ہے کہ جب سرکار دو عالم ﷺ مسجد کی بنیاد

تیار کر رہے تھے تو آپ ﷺ کے ساتھ حضرت ابو بکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ اور حضرت عثمان غنیؓ بھی تھے تو وہاں سے گزرنے والے ایک شخص نے پوچھا کہ یارسول اللہ ﷺ آپ ﷺ کے ساتھ یہ کون سا گروہ ہے۔ جس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہی لوگ میرے بعد امیر امت ہوں گے۔

مسجد نبوی ﷺ کی تعمیر اللہ تبارک وتعالیٰ کے حکم سے ہوئی۔ ایک روایت کے مطابق حضرت جبرائیلؑ نے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی۔

ان الله يأمرك ان تبنى له بيتاً

(کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اس کا گھر (مسجد) بنانے کا حکم دیا ہے۔)

ابن شہاب فرماتے ہیں کہ مسجد نبوی ﷺ کے ستون کھجور کے تنوں کے تھے اور مسجد کا چھت ٹہنیوں اور گھاس کا تھا جس پر مٹی ڈالی گئی۔

عہد نبوی ﷺ میں مسجد نبویؐ کے دروازے

مسجد نبوی ﷺ کا قبلہ بیت المقدس کی جانب تعمیر کیا گیا اور مسجد کے تین دروازے رکھے گئے۔

۱۔ پہلا دروازہ عقبی دیوار میں رکھا گیا۔

۲۔ دوسرا دروازہ ''باب عاتکہ'' جو آجکل ''باب الرحمۃ'' کے نام سے مشہور ہے۔

۳۔ تیسرا دروازہ ''باب النبی ﷺ'' جس سے آپ ﷺ تشریف لایا کرتے تھے۔

حضرت سمہودیؒ کے زمانہ (911 ہجری) میں یہ دروازہ ''باب آل عثمانؓ'' کے نام سے یاد کیا جاتا تھا اور آجکل ''باب جبرائیل'' کے نام سے مشہور ہے۔

مذکورہ بالا دونوں دروازے تحویل قبلہ کے بعد بھی اپنی جگہ باقی رہے جبکہ پہلا دروازہ جو عقبی دیوار میں تھا، بند کر کے اس کے سامنے والی دیوار میں کھولا گیا۔

مسجد نبوی ﷺ کا رقبہ

مسجد نبوی ﷺ کی پیائش اور اس کے رقبہ کے بارے میں مختلف روایات ہیں اور پیائش کا جو پیانہ ''ذرع'' استعمال ہوا ہے۔ اس سے مراد عہد نبوی ﷺ کا گز ہے۔ آج کا گز مراد نہیں ہے۔

روایت نمبر 1	طول 70 گز	×	عرض 60 گز سے کچھ زیادہ
روایت نمبر 2	طول 100 گز	×	عرض 100 گز یعنی مربع
روایت نمبر 3	طول 100 گز سے کم	×	عرض 100 گز سے کم

اس لئے قطعی طور پر پیائش کو بیان نہیں کیا جا سکتا۔ امام نووی نے حضرت خارجہ ابن زید سے نقل فرمایا کہ سید دو عالم ﷺ نے اپنی مسجد مبارک کا طول 70 گز × عرض 60 گز مقرر فرمایا تھا۔

ابن نجار نے یقینی طور پر یہ رقبہ بیان فرمایا۔ کہ سید دو عالم ﷺ کی مسجد مبارک 4 دیواروں پر مشتمل تھی۔ قبلہ بیت المقدس کی طرف تھا۔ اور مسجد کا طول 70 گز × عرض 60 گز تھا۔

عہد نبوی ﷺ میں توسیع مسجد

ابن زبالہ روایت کرتے ہیں کہ سید دو عالم ﷺ نے اپنی حیات مبارکہ میں دو بار مسجد کی تعمیر فرمائی۔ پہلی مرتبہ جب آپ مدینہ منورہ تشریف لائے اور دوسری بار 7 ہجری میں فتح خیبر کے بعد۔

آپ ﷺ نے جب اس مسجد میں توسیع کا ارادہ فرمایا تو مسجد کے ساتھ ملحقہ زمین جو ایک انصاری کی تھی آپ ﷺ نے اس سے فرمایا۔

لک بها بیت فی الجنة

(کہ اس زمین کے بدلے تجھے جنت میں ایک گھر ملے گا۔)

مگر اس انصاری نے نہایت ادب سے معذرت کر لی۔ چنانچہ یہ سعادت عظیم حضرت عثمان غنیؓ کے حصہ میں آئی اور انہوں نے مذکورہ زمین دس ہزار درہم میں خرید کر آپ ﷺ کی

خدمت اقدس میں پیش کر دی اور مسجد کی توسیع کا کام شروع ہوا۔اس توسیع میں سرکار ﷺ نے سب سے پہلی اینٹ خود رکھی۔ پھر حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ اور حضرت عثمان غنیؓ نے اسی ترتیب سے اینٹیں رکھیں۔اس کے بعد بقیہ لوگوں نے آپ ﷺ کے حکم مبارک پر اینٹیں رکھیں۔کام مکمل ہونے پر اس میں 30 گز لمبائی اور 40 گز چوڑائی کا اضافہ ہوگیا تھا۔

مسجد نبوی ﷺ کی توسیع کیلئے آپ ﷺ کا فرمان مبارک

7 ہجری کی توسیع میں ایک حکمت یہ بھی پنہاں تھی کہ بوقت ضرورت اس مسجد میں توسیع کی جاسکتی ہے۔جیسا کہ آپ ﷺ نے خود اس کی توسیع فرمائی۔یعنی ایک طرح سے آپ ﷺ کی طرف سے اس کی توسیع کی اجازت ہے۔ورنہ خلفاء راشدین اور اسلاف اس کے رقبہ میں توسیع نہ فرماتے۔ایک حدیث مبارکہ کے الفاظ ہیں۔

لومد مسجدی ھذا الی صنعاء لکان مسجدی

(اگر میری اس مسجد کو صنعاء تک بھی بڑھا دیا جائے تو وہ بھی میری ہی مسجد میں شمار ہوگی)

طبری نے کتاب الاحکام میں بیان فرمایا ہے کہ سرکار ﷺ کی مسجد سے مراد وہ سارا رقبہ ہے جو آپ ﷺ کے زمانہ اقدس میں تھا اور وہ بھی جس کی بعد میں توسیع ہوئی یا ہوتی رہے گی

آپ ﷺ کی تعمیر کردہ مسجد شریف کا تقریبی رقبہ

تعمیری رقبہ	لمبائی 70 گز	×	چوڑائی 60 گز
توسیعی رقبہ	لمبائی 30 گز	×	چوڑائی 40 گز
کل رقبہ	لمبائی 100 گز	×	چوڑائی 100 گز

یہ رقبہ میٹروں میں تقریباً (2475) مربع میٹر ہے۔جدید کتب میں عہد نبوی ﷺ کا تعمیری رقبہ یہی ملتا ہے۔

مسجد نبوی ﷺ میں نمازیوں کی تعداد میں اضافہ کے پیش نظر حضرت عمر فاروقؓ سے مسجد کو وسیع کرنے کی درخواست کی گئی۔ آپؓ نے ارشاد فرمایا کہ اگر میں نے نبی اکرم ﷺ کا یہ ارشاد مبارک نہ سنا ہوتا تو کبھی بھی اس کی توسیع کا ارادہ نہ کرتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ

ھذا مسجدی وما زید فیہ فھو منہ

(یہ میری مسجد ہے اور اس میں جو بھی اضافہ ہوگا وہ اسی مسجد میں شمار ہوگا)

چنانچہ 17 ہجری میں مسجد نبوی ﷺ کی توسیع کی گئی۔ اس توسیع کے دوران جن اصحاب کے گھر آئے۔ ان کو قیمت ادا کی گئی۔ اسی توسیع میں حضرت عباسؓ بن عبدالمطلب کا گھر بھی آیا جس کو آپؓ نے مسجد نبوی ﷺ کیلئے ہدیتاً پیش کر دیا کچی اینٹوں کی نئی دیواریں بنائی گئیں اور لکڑی کے کئی نئے ستون نصب کئے گئے۔

عہد رسالت میں مسجد شریف کے 3 دروازے تھے۔ اس توسیع میں مزید تین دروازوں کا اضافہ کیا گیا اور اس طرح مسجد نبوی شریف کے 6 دروازے ہو گئے۔

حضرت عمر فاروقؓ نے جو توسیع کروائی اس کا رقبہ (1100) مربع میٹر بنتا ہے۔

حضرت عثمان غنیؓ کے دور حکومت میں ایک بار پھر توسیع کی ضرورت پیش آئی ایک دن نماز ظہر کے بعد آپؓ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور ارشاد فرمایا۔

ایھا الناس انی قد اردت ان اھدم مسجد رسول اللہ ﷺ و ازید فیہ

(اے لوگو میں نے مسجد نبوی ﷺ کی تعمیر و توسیع کا ارادہ کیا ہے)

کام کی ابتداء ربیع الاول 29 ھجری اور تکمیل محرم 30 ہجری کو ہوئی۔ حضرت عثمان غنیؓ نے اس تعمیر و توسیع میں اپنے مال خاص سے دس ہزار درہم خرچ کیئے۔

جانب قبلہ حضرت عثمان غنیؓ نے امام کے کھڑے ہونے کیلئے ایک مقام تعمیر کروایا جو بعد میں محراب عثمان سے مشہور ہوا۔ آپؓ نے جو توسیع کروائی اس کا رقبہ (496) مربع میٹر بنتا ہے۔

(بدست حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ)

ولید بن عبدالملک نے امور خلافت سنبھالنے کے بعد حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کو مدینہ منورہ کا گورنر مقرر کیا اور مسجد نبوی ﷺ اور حجرہ مبارکہ کی تعمیر کا کام آپؒ کے ذمے کیا گیا۔ اس توسیعی و تعمیری کام کی ابتداء 88 ہجری میں ہوئی اور تقریباً تین سال تک یہ کام جاری رہا۔ اس

توسیعی کام میں پہلی بار جانب مشرق بھی اضافہ کیا گیا اور امہات المؤمنین کے حجرات مبارکہ کو بھی توسیع میں شامل کیا گیا کیونکہ اس وقت امہات المؤمنین میں سے کوئی ام المؤمنین بھی بقید حیات نہ تھیں۔ دوسرا حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ "**حجرہ عائشہ**ؓ" کے ارد گرد حفاظت کیلئے ایک سنگین احاطہ بنوانا چاہتے تھے یہ احاطہ/عمارت اب تک موجود ہے۔

مسجد میں سنگ مرمر کے ستون لگوائے۔ چھتوں کو سنہری لیپ کیا گیا۔ دیواریں منقش پتھروں سے بنوائی گئیں انتہائی خوبصورت مینہ کاری کروائی گئی اور چھت کے لئے عمدہ قسم کی لکڑی استعمال کی گئی۔ اس کام کیلئے شاہِ روم نے بھی بہترین کاریگر اور سامان روانہ کیا۔

مسجد نبوی ﷺ میں پہلی بار محراب بنوائی گئی اور مسجد کے چاروں کونوں میں چار مینار بھی بنوائے گئے۔

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے ہاتھوں ہونے والی توسیع کا رقبہ (2369) مربع میٹر بنتا ہے۔

خلیفہ محمد المہدی عباسی 160 ہجری میں مناسک حج ادا کرنے کے بعد مدینہ شریف حاضر ہوا اور مسجد نبوی ﷺ کی توسیع کا فرمان جاری کیا 161 ہجری میں کام کی ابتدا ہوئی مسجد کے صحن کو بڑھایا گیا، برآمدے تعمیر کئے گئے اور کچھ ستونوں کا بھی اضافہ کیا گیا۔

اس مرتبہ (2450) مربع میٹر کا اضافہ ہوا۔

خلیفہ مہدی عباسی کی تعمیر و توسیع کے بعد مسجد نبوی ﷺ کی توسیع یا رقبے میں اضافہ نہیں ہوا۔لیکن وقتاً فوقتاً سلاطینِ وقت اسکی اصلاح و مرمت اور دوسرے کام کرواتے رہے۔

654 ہجری میں مسجد نبوی ﷺ میں آتشزدگی کا افسوسناک واقع رونما ہوا جس کے نتیجے میں کافی نقصان ہوا۔مسلمان حکمرانوں کے تعاون سے مسجد نبوی ﷺ کی تعمیر و مرمت کا کام ہوا۔ ان کاموں میں **الملک طاهر بیبرس، الملک ظاهر جقمق** اور **الملک ناصر** بھی شریک رہے۔

سلطان مصر الاشرف قایتبای نے مسجد نبوی ﷺ اور حجرہ مبارکہ میں کافی کام کروایا۔ 886 ہجری میں آتشزدگی کا دوسرا واقعہ ہوا۔جس کے نتیجے میں مسجد نبوی ﷺ کو کافی نقصان پہنچا لیکن آگ روضہ مبارکہ کے قریب پہنچتے ہی خود بخود بند ہوگئی۔سلطان کو جب خبر ہوئی تو اس نے مسجد نبوی ﷺ کو از سرِ نو تعمیر کروانے اور اس میں توسیع کا حکم بھی دیا اور ایک انتہائی خوبصورت منبر بنوا کر مسجد نبوی ﷺ کیلئے ارسال کیا۔اس سارے کام کی تکمیل پر سلطان خود 889 ہجری مدینہ منورہ زیارت کیلئے حاضر ہوا۔اور اپنے ساتھ مختلف علومِ اسلامی پر مشتمل کتب بھی مسجد نبوی ﷺ کی لائبریری کیلئے ساتھ لایا اور پھر یہاں خود خیرات و برکات اور ہدایا بھی تقسیم کئے۔

اس مرتبہ (120) مربع میٹر کا اضافہ کیا گیا۔

نبی ﷺ کے عشق میں گزری ہو زندگی جس کی
وہی تو شخص خدا کا حبیب ہوتا ہے

نبی اکرم ﷺ سے عشق و محبت بہت بڑی سعادت ہے اور پھر جس کو یہ دولت میسر آ جائے تو اسکا کیا کہنا، ترکوں کی آپ ﷺ سے عشق و محبت کا اگر اندازہ لگانا ہو تو آج بھی ترک سلاطین کی مسجد نبوی ﷺ میں تعمیرات سے اندازہ لگا سکتے ہیں۔

ترکوں نے اپنے دور خلافت کے دوران حجازِ مقدس میں آپ ﷺ کے مقامِ ولادت سے لے کر آپ ﷺ کے وصالِ مبارک تک کے ہر لمحہ سے وابستہ مقام کو آنے والی نسلوں کے لیے محفوظ کرنے کا اہتمام کیا۔

"**جبل ابوالقبیس**" پر واقع عظیم مسجد ہلال (بلال) عرصہ سے ویران تھی اس کو دوبارہ اسی قدیم طرز پر تعمیر کیا اور اس کی تعمیر میں اسی مواد کو قابل استعمال بنایا۔

مسجد نبوی ﷺ کی تعمیر و تجدید کو کافی زیادہ عرصہ گزر چکا تھا ایک بار پھر اسکی نئے سرے سے تعمیر کی ضرورت پیش آئی چنانچہ ترک سلاطین نے اس کام کو شروع کرنے کا ارادہ کر لیا۔ سلطانِ وقت نے قسطنطنیہ شہر سے باہر ایک بستی تعمیر کروائی جس میں دنیا بھر سے ماہرین تعمیرات، ماہرین فنون و نقوش کو اکٹھا کیا گیا۔ سلطان وقت خود اس بستی میں تشریف لائے اور انہیں اپنے مستقبل کے منصوبہ سے مطلع کیا کہ وہ رسولِ پاک ﷺ کی مسجد کی تعمیر کا ارادہ رکھتے ہیں اس لیے ہر ہنر مند اپنے بچے کو اپنا پورا فن سکھائے اور ساتھ ساتھ قرآن پاک بھی حفظ کروائے۔ چنانچہ ایک طویل عرصہ کے بعد حفاظ کی ایک اعلیٰ جماعت اپنے علوم و فنون کے ساتھ تیار ہو گئی۔ پھر یہ حفاظ و عاشقانِ رسول ﷺ کی جماعت تمام مطلوبہ ساز و سامان کے ساتھ مدینہ منورۃ کو روانہ ہوئی اور مدینہ منورۃ سے تقریباً 12 میل باہر ایک بستی میں قیام پذیر ہوئے، یہ اس ادب و تقدس کے پیش نظر کیا گیا کہ تعمیرات کا ذرا بھی شور و غل مدینہ طیبہ میں نہ پہنچے، تعمیر کے دوران بھی اگر کسی پتھر یا لکڑی کو

درست کرنے کی ضرورت پیش آئی تو اس کو اسی بستی میں لا کر ٹھیک کیا گیا، تمام کارکنوں اور ہنرمندوں کو یہ ہدایت دی گئی، کہ وہ اس تمام تعمیر کے دوران باوضو رہیں، اور کام کے دوران تلاوت کلام پاک جاری رہے اور یوں یہ عاشقان رسول ﷺ کی جماعت پورے خلوص سے تقریباً **15** برس مسجد نبوی ﷺ کی تعمیر و توسیع میں مصروف رہی۔ اس عاشقانہ تعمیر میں ترکوں کے جذبہ ایمانی اور عشق و محبت کی جھلک کے علاوہ یہ تعمیر آج بھی اہل ایمان کے دلوں کو ایسا سکون عطا کرتی ہے کہ جن کا الفاظ میں بیان ممکن نہیں۔

سلطنت عثمانیہ کی تعمیرات میں جن سلاطین نے حصہ لیا ان میں سلطان سلیم عثمانی، سلطان سلیمان عثمانی اور سلطان سلیم ثانی شامل ہیں، اہم اور یادگار دور سلطان محمود عثمانی اور سلطان عبدالمجید خان عثمانی کا ہے۔

سلاطین عثمانیہ کی نئی تعمیر کے علاوہ توسیعی رقبہ **(1293)** مربع میٹر بنتا ہے۔

مسجد نبوی ﷺ بعد از اول سعودی توسیع

سلاطین عثمانیہ کی تعمیر و توسیع کے بعد زائرین کی زیادتی کے باعث ایک بار پھر مسجد نبوی ﷺ میں توسیع کی ضرورت پیش آئی۔ چنانچہ شاہ عبدالعزیز کے ایک فرمان پر مسجد نبوی ﷺ میں توسیع کا کام شروع ہوا۔ ترک دور کی کچھ تعمیرات کو منہدم کروا کر نئے سرے تعمیر کیا گیا۔ یہ پہلی سعودی توسیع تھی جو ملک سعود کے دور حکومت میں مکمل ہوئی، بعد میں شاہ فیصل اور شاہ خالد نے بھی عارضی اضافے بصورت سایہ دار میدان (شیڈ) کروائے۔

پہلی سعودی توسیع کا رقبہ **(6024)** مربع میٹر بنتا ہے۔

مسجد نبوی ﷺ کی تعمیر وتوسیع ہر دور میں ہوتی رہی اور یہ سلسلہ یونہی قیامت تک جاری رہے گا۔اب تک مسجد نبوی ﷺ میں رقبہ کے لحاظ سے جتنی بھی توسیعات ہوئیں ان میں سب سے بڑی توسیعی شاہ فہد بن عبدالعزیز کے دور حکومت میں ہوئی۔اس توسیع سے قبل مسجد نبوی ﷺ کا تعمیری وتوسیعی کل رقبہ(16500)مربع میٹر تھا۔

''**شاہ فہد توسیعی منصوبہ**''میں مسجد کا رقبہ(82000)مربع میٹر بڑھا دیا گیا ہے۔

حالیہ مسجد کا رقبہ عہد نبوی ﷺ کا پورا شہر مدینہ

مسجد نبوی ﷺ کی تعمیر وتوسیعات اور اردگرد کے میدانوں کو شامل کر کے مجموعی رقبہ اتنا ہو گیا ہے جتنا عہد نبوی ﷺ میں شہر مدینہ ہوتا تھا۔

یعنی عہد نبوی ﷺ کا شہر مدینہ آج کی مسجد نبوی ﷺ۔

موجودہ توسیع کا ڈیزائن منفرد اور اسلامی فن تعمیر کا ایک نادر شاہکار ہے۔جسکی تفصیل بیان کرنے کے لیے ایک مستقل باب کی ضرورت ہے صرف چند اہم اعداد و شمار کا ذکر کرتے ہیں۔

(1) مسجد نبوی کا مجموعی رقبہ(بمع توسیع عثمانی و اول توسیع سعودی)

(16500)مربع میٹر۔

(2) ''شاہ فہد توسیعی منصوبہ'' کے رقبے کی تفصیل

☆تہہ خانے کا رقبہ **79,000**مربع میٹر

☆زمینی منزل کا رقبہ (توسیعی) **82,000**مربع میٹر

☆ پہلی منزل (چھت) کا رقبہ 67,0... مربع میٹر

(3) نمازیوں کیلئے گنجائش

☆ توسیعی منصوبے سے قبل نمازیوں کی گنجائش 28,000 نمازی

☆ زمینی منزل کی توسیع کے بعد نمازیوں کی گنجائش 137,000 نمازی

☆ پہلی منزل (چھت) پر نمازی کی گنجائش 90,000 نمازی

مسجد نبوی کے اردگرد کے رقبے کو شامل کر کے سات لاکھ سے زائد نمازیوں کیلئے جگہ ہو گئی ہے۔

(4) میناروں کی تعداد

☆ دور عثمانی کے مینار 2 عدد

☆ پہلی سعودی توسیع کے مینار 2 عدد

☆ نئے مینار 6 عدد

☆ میناروں کی کل تعداد 10 عدد

(5) ریموٹ کنٹرول سے حرکت کرنے والے گنبد (چھت) جو نہایت خوبصورت اور قابل دید ہیں۔

(6) مسجد کو ٹھنڈا کرنے کیلئے دنیا کا سب سے بڑا ائر کنڈیشنڈ پلانٹ۔

(7) دنیا کا بہترین صوتی نظام (ساؤنڈ سسٹم)۔

(8) برقی سیڑھیاں۔

(9) انڈر گراؤنڈ کار پارکنگ۔

(10) جدید سہولیات سے آراستہ وضو خانے، غسل خانے، پانی کے کولر............

مسجد نبوی میں بے شمار ستون ہیں چند ایک متبرک اور تاریخی ستونوں کا ذکر درج ذیل ہے۔

(1) ستون عائشہؓ

اس ستون کو "**ستون قرعہ**" بھی کہا جاتا ہے۔ طبرانی میں حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "کہ میری مسجد میں ایک ایسا مقام ہے کہ اگر لوگوں کو اسکی اہمیت کا پتہ چل جائے تو پھر اس مقام پر نماز پڑھنے کیلئے قرعہ اندازی کرنی پڑے۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ نے اس مقام کو مخفی رکھا اور بعد میں حضرت عبداللہ ابن زبیرؓ کو اس مقام کی نشاندہی کردی، ایک روایت کے مطابق اس مقام پر آپ ﷺ نے کئی بار امامت فرمائی ستون عائشہؓ نہایت متبرک مقام ہے آسانی سے اگر اس مقام پر جگہ مل جائے تو اس مقام پر ضرور حاضری دی جائے کیونکہ اس مقام پر مانگی ہوئی دعائیں قبول ہوتی ہیں۔

(2) ستون مخلقہ

مسجد نبوی ﷺ کو خوشبو سے معطر کرنے کی ابتداء اس مقام سے ہوئی۔ "خلوق" ایک قسم کی خوشبو ہے جس سے اس مقام کو معطر کیا گیا۔ اس مقام کی بھی بہت فضیلت ہے۔ آپ ﷺ اس مقام پر نماز پڑھنا پسند فرماتے تھے۔

(3) ستون سریر

اس ستون کے مقام پر آپ ﷺ اپنا بستر بچھا کر استراحت فرمایا کرتے تھے۔ اور یہی مقام آپ ﷺ کا مقام اعتکاف بھی تھا۔

(4) ستون توبہ

اس ستون کو ستون "ابی لبابہؓ" بھی کہتے ہیں یہ ہی وہ ستون مبارک ہے کہ جس کے ساتھ عظیم صحابی رسول ﷺ ابولبابہ الانصاریؓ نے اپنے آپ کو باندھ لیا تھا اور فرمایا تھا کہ میں اپنے آپ کو اس

وقت تک نہیں کھولوں گا جب تک اللہ تبارک تعالی میری توبہ قبول نہ فرمالیں گے۔ چنانچہ آپؓ کی توبہ قبول ہونے پر آپ ﷺ نے ان کو ستون سے کھول دیا۔

(5) ستون حرس

اس ستون کو "**ستون علیؓ**" بھی کہتے ہیں کیونکہ اس ستون کے قریب حضرت علیؓ نماز ادا فرمایا کرتے تھے قرآن پاک کی آیات مبارکہ (**والله يعصمك من الناس**) نازل ہونے سے پہلے اس مقام پر صحابہ کرامؓ حفاظت پر مامور تھے اس آیت مبارکہ کے نزول کے بعد آپ ﷺ نے حراس سے فرمایا کہ اب پہرہ کی ضرورت نہیں۔

وترك الحراس لما اخبرا بعصمة الله له خير الورى

(6) ستون وفود

اس ستون کے مقام پر آپ ﷺ مختلف اقوام و قبائل سے آنے والے وفود سے ملاقات کیا کرتے تھے، بعد میں اس ستون کے مقام پر صحابہ کرامؓ قیام فرمایا کرتے تھے۔

(7) ستون تہجد

اس ستون کے مقام پر آپ ﷺ نماز تہجد ادا فرمایا کرتے تھے۔

مرأة الحرمین کے مطابق مسجد نبوی ﷺ میں چھ محرابیں تھیں۔

(1) محراب النبی ﷺ

ان المسجد الشريف لم يكن له محراب فى عهده ﷺ ولا فى عهد الخلفاء بعده وان اول من احدثه عمر بن عبد العزيزؒ

(کہ مسجد نبوی شریف میں آپ ﷺ اور خلفاء کے زمانہ میں محراب نہ تھی سب سے پہلے حضرت

عمر بن عبدالعزیزؒ نے ایک محراب تعمیر کروائی)

یہ محراب منبر شریف کی بائیں طرف ہے اور اس مقام پر آپ ﷺ جماعت کروایا کرتے تھے۔ یہ محراب انتہائی خوبصورت اور فن نقاشی کا بہترین نمونہ ہے۔

موجودہ محراب سلطان مصر سلطان الاشرف قایتبای کی تجدید و توسیع کی یاد دلاتی ہے۔

(2) محرابِ عثمانی

آجکل جہاں پر امام حرم نبوی جماعت کرواتے ہیں اسے محراب عثمانی کہتے ہیں۔

(3) محرابِ حنفی یا محرابِ سلیمانی

یہ محراب منبر شریف کے دائیں جانب واقع ہے۔ اور آجکل محرابِ سلیمانی کے نام سے معروف ہے۔ اس کی تعمیر ''طوغان شیخ'' نے کروائی، یہاں پر حنفی امام جماعت کروایا کرتے تھے، جسکی وجہ سے یہ محراب ''حنفی محراب'' کے نام سے مشہور ہوئی۔ ترکی خلیفہ سلطان سلیمان نے اس محراب میں سفید اور کالا سنگ مرمر استعمال کروا کر اسے انتہائی خوبصورت بنوا دیا اور پھر یہ محرابِ سلیمانی کے نام سے مشہور ہوئی۔

(4) محرابِ تہجد

یہ محراب حجرہ مبارکہ سیدۃ فاطمہ الزہراؓ کے پیچھے تھی اور کہا جاتا ہے کہ رسول ﷺ کا یہ مقام تہجد تھا۔ اس محراب کی ترکی خلیفہ سلطان عبدالمجید نے اپنے زمانہ میں تجدید کروائی۔

(5) محرابِ فاطمہؓ

یہ محراب بھی حجرہ مبارکہ کے اندر واقع تھی اور کہا جاتا ہے کہ اس مقام سیدۃ فاطمہ الزہراؓ تہجد ادا کیا کرتی تھیں۔

(6) محرابِ مشائخ حرم

اس مقام پر شیوخ حرم تراویح ادا کیا کرتے تھے۔

منبرِ رسول ﷺ

شہر مدینہ منورہ، مسجد رسول ﷺ اور پھر مسجد میں موجود ہر شے اپنی اپنی جگہ منفرد اور نمایاں حیثیت رکھتی ہے یعنی حضور پاک ﷺ کے وجود مسعود سے ہر چیز بابرکت منفرد اور متبرک ہوگی۔ آپ ﷺ کا جسم اطہر اگر لکڑی کے ایک منبر سے مس ہوتا ہے تو وہ منبر پھر جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ پر ہوتا ہے ذیل میں اسی منبر شریف کی تاریخ، اس کے فضائل او راس کے متعلق احادیث مبارکہ بیان کی جاتی ہیں۔

ابتداء میں مسجد نبوی ﷺ میں کوئی منبر نہ ہوتا تھا صحیح بخاری کی روایت کے مطابق جسکو ابن عمر نے روایت کیا ہے۔

کلن النبی ﷺ یخطب الی جذ ع فلما اتخذ المنبر تحول الیه فحن الجذع فاتاه فمسح علیه

کہ نبی اکرم ﷺ خطبہ کے دوران درخت کے ایک تنے (جذع النخل) کے ساتھ ٹیک لگایا کرتے تھے۔ کچھ عرصہ بعد آپ ﷺ کی منظوری سے ایک انصاریہؓ نے منبر تیار کروا کر پیش کیا جس کے تین زینے (درجے) تھے۔ آپ ﷺ نے جب اس تنے کو چھوڑ کر منبر پر قدم رکھا تو اس تنے کی عجیب وغریب حالت ہوگی، اور اس نے بچوں کی طرح رونا شروع کر دیا، نسائی کی روایت کے مطابق اس تنہ سے اس اونٹنی کی طرح آواز آتی تھی جس کا بچہ گم ہوگیا ہو۔

آپ ﷺ منبر سے اترے اس کے قریب جا کر اس پر اپنا دست شفقت پھیرا۔ اس تنے اور آپ ﷺ کے درمیان ایک طویل گفتگو ہوئی جسکو حضرت مولانا جلال الدین رومیؒ نے "**مثنوی شریف**" میں نہایت محبت بھرے انداز اور خوبصورت پیرائے میں بیان فرمایا، چند اشعار یہاں بھی عشاقانِ رسول ﷺ کیلئے درج کر رہے ہیں۔ یہ تنا بعد میں "**استنِ حنانہ**" کے نام سے مشہور ہوا۔ مولانا فرماتے ہیں کہ

استنِ حنانه از هجرِ رسول ﷺ

ناله می زد همچو اربابِ عقول

حنانہ ستون نے آپ ﷺ کے فراق میں صاحب عقول کی طرح گریہ وزاری شروع کر دی۔

گفت پیغمبر ﷺ چه خواهی اے ستون

گفت جانم از فراقت گشت خون

آپ ﷺ نے اس سے پوچھا کہ تو کیا چاہتا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ آپ ﷺ کے ہجر میں میری جان خون ہوگئی ہے۔

مسندت من بودم از من تاختی

برسر منبر تو مسند ساختی

کیونکہ میں آپ ﷺ کی مسند تھا اور اب آپ ﷺ مجھ سے دور ہو کر منبر پر جلوہ افروز ہو گئے ہیں۔

گرمیخواهی ترا نخلی کنند

شرقی و غربی ز تو میوه چنند

آپ ﷺ نے اس سے فرمایا کہ اگر تو چاہتا ہے تو، تو ایک پھلدار درخت بن جائے گا۔ اور دنیا جہان کے لوگ تیرے پھل سے مستفید ہونگے۔

گفت آن خواهم که دائم شد بقاش

بشنو اے غافل کم ازچوبی مباش

اس نے جواب دیا کہ میں آپ ﷺ کے ساتھ دائمی زندگی کا طلب گار ہوں۔

اب مولانا نصیحت فرماتے ہیں کہ اے غافل انسان تو کم از کم اس لکڑی سے ہی سبق سیکھ لے، کہ اسکو آپ ﷺ سے کتنا پیار و محبت ہے۔

آن ستون را دفن کرد اندر زمین

تاچو مردم حشر گردد یوم دین

آپ ﷺ نے اس ستون کو زمین میں دفن کروادیا تاکہ یوم قیامت وہ بھی انسانوں کی طرح اٹھے۔

ایک روایت کے مطابق اس ستون کو منبر کے بالکل نیچے یا منبر کے ساتھ دفن کردیا گیا۔اور پھر آپ ﷺ منبر پر جلوہ افروز ہوا کرتے۔

آپ ﷺ کے وصال کے بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ اپنے دورِ خلافت میں اس کے دوسرے درجہ پر جہاں آپ ﷺ کے قدمین شریفین ہوا کرتے تھے۔ آپؓ وہاں تشریف فرما ہوتے اور آپؓ کے قدمین پہلے درجے پر ہوا کرتے۔

حضرت عمر فاروقؓ اپنے دور خلافت میں اس تیسرے درجہ پر جہاں حضرت ابوبکر صدیقؓ کے قدمین ہوتے آپؓ وہاں تشریف فرما ہوتے اور آپؓ کے قدمین زمین پر ہوا کرتے۔

حضرت عثمان غنیؓ اپنے دور خلافت میں حضرت عمر فاروقؓ والے مقام پر چھ سال تک تشریف فرما رہے اور بعد میں آپ ﷺ کے "**مقامِ جلوس**" پر تشریف فرما ہوئے اور جس دن اس درجہ پر بیٹھے تو فرمایا کہ ان دونوں درجات پر بیٹھنے سے شیخین حضراتؓ سے برابری کا خیال دل میں پیدا ہوسکتا تھا لیکن آپ ﷺ کے مقام پر بیٹھنے سے برابری کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔

غلاف منبر مبارک

اس منبر مبارک پر سب سے پہلے حضرت عثمان غنیؓ نے قبطی غلاف چڑھایا۔

حضرت امیر معاویہؓ اور منبر شریف

حضرت امیر معاویہؓ کے دورِ حکومت میں آپؓ کے حکم سے گورنر مدینہ مروان نے اس منبر کے نیچے کی طرف چھ زینوں (درجوں) کا اضافہ کروایا اور اس طرح اس منبر شریف کے نو زینے (درجات) ہوگئے۔

حریقِ منبرِ نبوی ﷺ

آپ ﷺ کے منبر مبارک میں مذکورہ تبدیلی کے بعد کوئی تبدیلی نہ کی گئی حتیٰ کہ سال 654 ہجری میں مسجد نبوی ﷺ میں آتش زدگی کے واقعہ میں لوگ اس متبرک اور عظیم منبر کی برکت سے محروم ہو گئے۔

حاکم یمن کا ارسال کردہ منبر

مسجد نبوی ﷺ کیلئے حاکم یمن ''الملک مظفر صاحب'' نے 656 ہجری میں ایک منبر بنوا کر ارسال کیا اور اس منبر کو عین اسی مقام پر نصب کیا گیا جہاں پر منبر نبوی ﷺ موجود تھا حاکم یمن کا یہ منبر تقریباً دس سال تک استعمال ہوتا رہا۔

الملک ظاہر بیبرس کا منبر

مذکورہ منبر کے بعد ''الملک ظاہر رکن الدین بیبرس'' نے 666 ہجری میں ایک منبر ارسال کیا، اس منبر کے نو زینے تھے اور منبر کی دائیں جانب اس کے بنانے والے خوش نصیب کا نام (ابوبکر بن یوسف النجار) لکھا ہوا تھا، یہ نیک طینت نجار (بڑھئی) خود اس منبر شریف کو لے کر مدینہ منورہ حاضر ہوا اور اپنی کمال کاریگری سے اس منبر کو نصب کیا، اس منبر پر 797 ہجری تک یعنی 132 سال تک خطبہ دیا جاتا رہا، بالآخر اس کو دیمک نے آ لیا۔

الملک الظاہر برقوق کا منبر

مذکورہ منبر کے بعد ''الملک ظاہر برقوق'' نے 797 ہجری میں ایک منبر بنوا کر ارسال کیا جس کو مسجد نبوی ﷺ میں نصب کر دیا گیا۔

سلطان مصر '' الملک المؤید شیخ '' کا منبر

سلطان مصر '' **الملک المؤید شیخ** '' نے 820 ہجری میں ایک منبر ارسال کیا، اور یہ منبر مسجد نبوی ﷺ کی دوسری آتش زدگی (886ھ) میں جل گیا۔

اہل مدینہ نے اس کی جگہ اینٹوں اور چونے کا ایک منبر تیار کیا جس پر تقریباً دس سال تک خطبہ ہوتا رہا۔

سلطان الاشرف قيتباى كا منبر

سلطان الاشرف قایتبائی نے رجب 888 ہجری میں ایک نہایت خوبصورت سنگ رخام کا منبر ارسال کیا۔

ترکی خلیفه سلطان مراد عثمانی کا منبر

ترک خلفاء کی مسجد نبوی ﷺ اوراس کے مقامات مقدسہ کے ضمن میں خدمات نا قابل فراموش ہیں ۔آج بھی اس ترک دور کی بنی ہوئی مسجد ان کی یادکو دلوں میں زندہ رکھے ہوئے ہے۔ترکی خلیفہ سلطان مراد بن سلطان سلیم عثمانی نے 998 ہجری میں سنگ مرمر کا ایک انتہائی خوبصورت بارہ زینوں والا منبر مسجد نبوی ﷺ کیلئے بنوا کر ارسال کیا۔یہ منبر جمالیاتی اصولوں کے تحت بنایا گیا اور سونے کے کام سے مزین تھا۔جنرل ابراہیم رفعت پاشا،مرأۃ الحرمین (صفحہ 471)میں بیان کرتے ہیں کہ

وهومن عجائب الدنيا لايوجد له مثيل

کہ اس منبر کا دنیا کے عجائبات میں شمار ہوتا ہے جسکی کوئی مثال نہیں ملتی۔

اس منبر کو سلطان الاشرف قایتبائی کے منبر کی جگہ نصب کیا گیا ہے۔اور سلطان الاشرف کا منبر مسجد قباء میں رکھوا دیا گیا۔ علی حافظ بیان کرتے ہیں کہ یہ دونوں منبر اسوقت موجود ہیں اور انکی زیارت کی جاسکتی ہے،سلطان مراد عثمانیؒ کا منبر مسجد نبوی ﷺ میں اور سلطان الاشرف قایتبائی کا منبر مسجد قباء میں موجود ہے۔

نبی پاک ﷺ کی مشہور زمانہ حدیث

ما بين بيتي و منبري روضة من رياض الجنة

(کہ میرے گھر اور منبر کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔)

بخاری شریف میں حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت کے مطابق

و منبری علی حوضی

(اور میرا منبر میرے حوض پر ہے۔)

ایک اور حدیث مبارکہ

و ان منبری هذا علی ترعة من ترع الجنة

(اور بے شک میرا یہ منبر جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ پر ہے۔)

اس طرح ایک اور حدیث مبارکہ ہے۔

قوائم منبری رواتب الجنة

(میرے منبر کے قوائم جنت کے درجات ہیں۔)

جنتی منبر

آپ ﷺ ایک مرتبہ اس مقدس و جنتی منبر پر جلوہ افروز تھے تو ارشاد فرمایا۔

ان قدمی علی ترعة من ترع الجنة

(میرا قدم جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ پر ہے۔)

روز قیامت باقی مخلوق کی طرح آپ ﷺ کے اس منبر مبارک کو بھی لایا جائے گا۔اور اسے آپ ﷺ کے حوض مبارک کے قریب رکھا جائے گا۔

دیکھی ہیں جب سے گنبدِ خضراء ﷺ کی جھلکیاں
کچھ اور دیکھنے کی ضرورت نہیں رہی

وفاءالوفاء میں گنبد حجرہ مبارکہ کے متعلق ہے کہ

فاعلم انه لم یکن قبل حریق المسجدالشریف الاول وما بعده

علی الحجره الشریفه قبه

(مسجد نبوی شریف میں آتشزدگی سے پہلے یا بعد میں کوئی گنبد نہیں ہوا کرتا تھا۔)

روضہ مبارکہ اور مسجد شریف کی چھت میں فرق یا امتیاز کیلئے حجرہ مبارکہ پر چند اینٹوں کا ایک حظیرہ بنایا ہوا تھا۔

حجرہ مبارکہ پر گنبد کی ابتداء

اے قافلے والے کہیں وہ گنبد خضراء

پھر آئے نظر ہم کو، تم کو بھی دکھائیں

حجرہ مبارکہ پر سب سے پہلے گنبد **678** ہجری میں الملک المنصور قلاون صالحی نے تعمیر کروایا۔ یہ گنبد نیچے کی طرف سے مربع اور اوپر کی طرف مثمن (آٹھ پہلو) تھا اسکی تعمیر میں لکڑی اور سیسے کے تختے استعمال کیے گئے اور اسکو "**القبته الزرقا**" (نیلا گنبد) کے نام سے یاد کیا جاتا رہا۔

"القبته الزرقا" کی تجدید

الملک الناصر حسن بن محمد قلاون کے زمانے میں اس گنبد مبارک کی ایک بار تجدید کی گئی۔ گنبد مبارک چونکہ لکڑی کا تھا اس لیے وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اور شدید بارشوں کے نتیجے میں گنبد مبارک کی لکڑی کے تختے خراب ہو گئے تو **765** ہجری میں "**الملک الاشرف شعبان بن حسین**" نے ایک بار پھر اس کی تجدید کروائی۔ اور دوسری آتش زدگی سے پہلے **881** ہجری میں عمارت مبارکہ کے متولی "الشمس بن الزمن" نے اس کی اصلاح و مرمت کروائی۔

دوسری آتشزدگی کے بعد گنبد کی تعمیر

886 ہجری کے آتشزدگی کے واقعہ میں گنبد مبارک بھی جل گیا۔ **888** ہجری میں "**سلطان مصر الاشرف قایتبای**" نے لکڑی کی بجائے مضبوط پتھروں سے ایک

گنبد تعمیر کروایا۔ اس کی تعمیر میں کالے اور سفید پتھروں کا استعمال ہوا۔ جسکی وجہ سے اس کا نام "**قبة البیضاء**" (سفید گنبد) مشہور ہوگیا۔

892 ھجری میں اس گنبد کے اوپر ایک اور گنبد بنایا گیا اور ابھی تعمیر مکمل نہ ہوئی تھی کہ اس کے اوپر والے حصے میں شگاف پڑ گیا جس کی وجہ سے مصر سے اعلیٰ تعمیراتی سامان منگوا کر دوبارہ تعمیر کی گئی اور اوپر نہایت خوبصورت مینا کاری بھی کروائی گئی۔

ترکی سلاطین اور " گنبد خضراء"

سبز گنبد پہ ہر دم نظر ہے
نہ سوزِ الم ہے نہ دردِ جگر ہے

ترکی خلیفہ "**سلطان سلیم ثانی**" نے 980 ھجری میں حجرہ مبارکہ پر ایک نہایت خوبصورت گنبد تعمیر کروایا۔ اس پر طلائی گل کاری کروائی گئی اور چھوٹے چھوٹے پتھر لگا کر اسکی خوبصورتی میں مزید اضافہ کیا گیا

میری زندگی کو یارب جو ملے تو وہ ٹھکانہ
وہی سبز سبز گنبد وہی اُن ﷺ کا آستانہ

موجودہ گنُبد مبارکہ

امتدادِ زمانہ اور موسمی اثرات کی وجہ سے "**سلطان سلیم ثانی**" کے تعمیر کردہ گنبد کے بالائی حصہ میں شگاف پڑ گئے جس پر "**سلطان محمود**" نے گنبد کو از سرِ نو تعمیر کروایا اور اس پر سبز رنگ کرنے کا حکم دیا جس کی وجہ سے یہ گنبد، "**گنبد خضراء**" کے نام سے مشہور ہوگیا موجودہ گنبد کی عمارت "**خلفاء عثمانیہ**" کی یادگار ہے۔

سبز گنبد کے مکین تجھ پر سلام
رحمۃ للعالمین تجھ پر سلام

مسجد نبوی ﷺ کے مینار

جب مسجد نبوی ﷺ کے مینار نظر آئے
اللہ کی رحمت کے آثار نظر آئے

عہد نبوی ﷺ اور خلفاء راشدین کے زمانہ تک مسجد نبوی ﷺ پر کوئی مینار نہیں تھا۔ سب سے پہلے حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے مسجد نبوی ﷺ پر چار مینار (چاروں اطراف میں) تعمیر کروائے۔

خلافت عثمانیہ کے دور میں مسجد نبوی ﷺ کی تجدید و توسیع کے وقت پانچ مینار تعمیر کروائے گئے۔

۱۔ **مناره شاميه**، یہ مینار مسجد کے شمال مغربی کونے میں بنایا گیا۔

۲۔ **مناره شرقيه**، اس کو **ميناره عزيزيه** بھی کہتے ہیں یہ مسجد کے شمال شرقی کونے میں بنایا گیا

۳۔ **مناره جنوبيه شرقيه**، یہ سب سے بڑا مینار تھا اور اب بھی **ميناره رئيسيه** کے نام سے مشہور ہے یہ گنبد خضراء سے متصل بنایا گیا۔

۴۔ **مناره غربيه جنوبيه**، اسکو **مناره باب السلام** بھی کہا جاتا ہے۔

۵۔ **مناره غربيه**، یہ **ميناره باب رحمت** کے نام سے مشہور ہوا۔

پہلی سعودی توسیع کے دوران تین مینار (مینار نمبر 1، نمبر 2، نمبر 5) منہدم کر کے ان کی جگہ 2 مینار تعمیر کئے گئے اس طرح پہلی سعودی توسیع میں مسجد نبوی شریف کے چار مینار ہو گئے۔

دوسری سعودی توسیع کے دوران مزید چھ میناروں کا اضافہ کیا گیا اور اسطرح اب مسجد نبوی ﷺ کے کل دس مینار ہو گئے ہیں جو اس وقت موجود ہیں اور ان کا نظارہ کیا جا سکتا ہے۔

باب سوم

الروضۃ النبویہ الشریفہ ﷺ

قصیدہ الحجرہ الشریفہ

حجرہ مبارکہ کا غلاف مبارک

مقبرہ والدِ رسول ﷺ حضرت عبداللہؓ

جنت البقیع اور قبور پر قبوں (گنبدوں) کی تاریخ

شہداء اُحد کی زیارت

شیرِ خدا اور شیرِ رسول ﷺ حضرت امیر حمزہؓ کا مقام

الروضه النبویه الشریفه ﷺ

وہ قلب ہی کیا جس نے وہ روضہ نہیں دیکھا
وہ آنکھ ہی کیا جس نے مدینہ نہیں دیکھا

مسجد نبوی ﷺ کی تعمیر کے وقت ازواج مطہراتؓ کیلئے حجرے بھی تعمیر کئے گئے انہی میں سے ایک حجرہ مبارکہ حضرت عائشہ صدیقہؓ کیلئے تعمیر ہوا، حجرہ مبارکہ کی دیواریں کچی اینٹوں سے اور چھت میں کھجور کے تنوں کو استعمال کر کے اوپر مٹی کا گارا لگایا گیا بعد میں اسی حجرہ مبارکہ میں نبی اکرم ﷺ نے وصال فرمایا اور اس مقام مقدس کو تا قیام قیامت آپ ﷺ کی آرامگاہ کا شرف حاصل ہوا۔

جو ہے پیوست محبوبِ خدا کے جسم اطہر سے
زمین کا، عرش اعظم سے بھی وہ ممتاز ہے ٹکڑا

یہ وہی حجرہ مقدسہ ہے جہاں پر آپ ﷺ کو غسل مبارک دیا گیا۔ اور پھر دس دس صحابہ کرامؓ اندر داخل ہو کر آپ ﷺ پر سلام پیش کرتے رہے۔ اب یہی وہ حجرہ شریفہ ہے جہاں پر ہر وقت ملائکہ کا نزول اور انوار و برکات کی بارش ہوتی رہتی ہے۔

ہے تمنا تیرے ﷺ روضے پر پہنچ کر دیکھوں
تیرے جلوے ﷺ تیرے انوار رسولِ عربی

مختصر یہ، کہ یہ مقام، تمام کائنات بلکہ عرشِ اعلیٰ سے افضل اور اللہ تبارک وتعالیٰ کے ہاں سب سے بہترین بقعۂ مبارکہ ہے یعنی (**عنداللہ خیر البقاع**)

يَا خَيْرَ مَنْ دُفِنَتْ فِي التُّرْبِ أَعْظُمُهُ
فَطَابَ مِنْ طِيْبِهِنَّ الْقَاعُ وَالأَكَمُ
نَفْسِي الْفِدَاءُ لِقَبْرٍ أَنْتَ سَاكِنُهُ
فِيْهِ الْعَفَافُ وَفِيْهِ الْجُوْدُ وَالْكَرَمُ

اے بہتر ﷺ ان سب سے جن کے جسم مبارک خاک میں مدفون ہوئے ہیں
اور ان ﷺ کی خوشبو سے جنگل اور پہاڑ مہک گئے ہیں
میری جان اس پاک قبر پر فدا جس میں آپ ﷺ سکونت فرما ہیں
اس قبر شریف میں پرہیزگاری ہے اور اسی میں بخشش و سخاوت و کرم و مہربانی ہے

نبی اکرم ﷺ کے بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ کو اسی رشک فردوس حجرہ مبارکہ میں دفن ہونے کا شرف حاصل ہوا، بعد میں حضرت عائشہ صدیقہؓ کی اجازت سے حضرت عمر فاروق کو بھی کائنات کے سب سے افضل مقام میں دفن ہونے کا اعزاز نصیب ہوا۔

رہیں گے رہتی دنیا تک محمد ﷺ کی معیت میں
ابو بکرؓ و عمرؓ کی خوش نصیبی کا بھی کیا کہنا

قبور مبارکہ کی ترتیب

اس ترتیب کے بارے میں آٹھ سے زائد نظریات ہیں لیکن اکثریت اس ترتیب پر متفق ہے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کا سر مبارک آپ ﷺ کے سینہ مبارکہ کے برابر ہے اور حضرت

عمر فاروقؓ کا سر مبارک حضرت ابو بکر صدیقؓ کے سینہ کے برابر ہے اس کے علاوہ ایک قبر کی جگہ حضرت عیسیٰؑ کیلئے بتائی جاتی ہے۔ واللہ اعلم!

حجرہ مبارکہ کے اطراف میں حظار مزور

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے 88 ھجری میں اس مقدس حجرہ مبارکہ کو ایک مخمس نما (پانچ پہلو) عمارت "**حظار مزور**" کے اندر محفوظ کر دیا یہ عمارت نہایت قیمتی پتھروں سے تعمیر کی گئی، چودہ صدیاں گزرنے کے بعد بھی سرکار دو عالم ﷺ اور شیخین حضرات کی قبور مبارکہ اور آپ ﷺ کا حجرہ مبارکہ اب تک اسی اصلی صورت وحالت میں موجود ہے۔ شاہان وسلاطین نے جو بھی سرکار ﷺ کی خدمت میں اپنی خدمات وتعمیرات پیش کیں وہ سب کی سب اسی حجرہ مبارکہ کے بیرونی اطراف میں ہیں۔

اساسِ بزمِ ہستی ہے جو ذات اس کا یہ مرقد ہے
ادب گاہ ہیست زیر آسمان از عرش نازک تر

حظار مزور پر غلاف کی ابتداء

خلیفہ ہارون الرشید کی والدہ خیزران 170 ھجری میں حج کی سعادت حاصل کر کے مدینہ شریف پہنچی تو سب سے پہلے اسی خاتون نے اس عمارت پر ریشمی غلاف چڑھائے بعد میں شاہانِ مصر و بغداد بھی غلاف ارسال کرتے رہے۔

شیخ عمر النسائیؒ اور حجرہ مبارکہ کی زیارت کا شرف

548 ھجری کا واقعہ ہے کہ حجرہ مبارکہ کے اندر سے ایک آواز سنی گئی اس امر کی اطلاع **امیر قاسم الحسینی** کو دی گئی خلیفہ نے منظوری دی کہ کسی نیک اور بزرگ شخصیت کو حجرہ شریف کے اندر اتار کر اس امر کا پتہ لگایا جائے، چنانچہ یہ سعادتِ عظیم **حضرت شیخ الشیوخ عمر النسائی الموصلیؒ** جو ایک مدت سے مدینہ منورہ میں قیام پذیر تھے ان کے حصہ میں آئی، آپؒ کو رسیوں کے ساتھ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے تعمیر کردہ حظیرہ میں اتارا گیا اور وہاں سے آپ حجرہ مبارکہ میں داخل ہوئے، روشنی کیلئے آپؒ کے ساتھ شمع بھی تھی

آپؒ نے دیکھا کہ حجرہ مبارکہ کی چھت سے کوئی چیز قبور مبارکہ پر گر گئی ہے، آپ نے اسے ہٹا دیا اور قبور پر پڑی مٹی کو اپنی داڑھی مبارکہ سے صاف کر دیا۔ (وفاء الوفاء جلد 1 ص 407)

چومنا قدموں کا تیرے ﷺ اے حبیب
پھر بھی ہوجائے غریبوں کو نصیب
السلام اے چارہِ بیچارگان
اے سکونِ دردمندان السلام

سلطان نور الدین زنگی کی تعمیر

557 ہجری کا واقعہ ہے کہ سلطان نور الدین زنگیؒ کو نبی اکرم ﷺ بار بار خواب میں آئے اور فرمایا

ان رسول الله ﷺ یشیر الی رجلین اشقرین و یقول انجدنی انقذنی

(کہ رسول اللہ ﷺ نے دو آدمیوں کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ ان کو اپنے ارادے میں کامیاب نہ ہونے دیا جائے۔)

آپ ﷺ کے اس حکم مبارک پر سلطان روز و شب کی مسافتیں طے کر کے مدینہ منورہ پہنچا اور ان دو نصرانیوں کو اسی مقام پر قتل کروا دیا جہاں سے وہ سرکار ﷺ کے روضہ اقدس میں سرنگ بنائے ہوئے تھے۔ اور خفیہ طور پر روضہ اقدس کو نقصان پہنچانے اور آپ ﷺ کے جسم اطہر کو نکالنے کا منصوبہ بنائے ہوئے تھے مگر خدائے بزرگ و برتر نے نور الدین زنگیؒ کے ذریعے ان کو اپنے اس ناپاک ارادے میں کامیاب نہ ہونے دیا۔

سلطان نور الدین زنگی نے ان نصرانیوں کا کام تمام کرنے کے بعد روضہ مبارکہ کے اردگرد پانی کی تہہ تک خندق نکلوا کر سیسہ کی دیواریں بنوا دیں جو اب تک قائم ہیں دنیا میں کسی اور نبی اور رسول کے گھر اور قبر کی حفاظت کا انتظام اس طرح نہ ہوا۔ لیکن قربان جائیں اپنے آقا و مولیٰ ﷺ پر کہ اللہ تبارک تعالیٰ نے کس طریقے سے آپ ﷺ کے حجرہ مبارکہ اور قبر مبارک کی حفاظت کا انتظام کیا ہوا ہے کیونکہ

تو ﷺ زندہ ہے واللہ تو ﷺ زندہ ہے واللہ

میرے چشم عالم سے چھپ جانے والے

سلطان نورالدین زنگیؒ نے جب اللہ تعالیٰ کی یہ عنایت دیکھی کہ روئے زمین کے تمام بادشاہوں میں سے اس سے یہ کام لیا گیا ہے تو سلطان نے اپنی اس خوش نصیبی پر خوشی اور شرف کے آنسو بہائے۔ سلطان نورالدین زنگیؒ کے پاس حضور پاک ﷺ کا موئے مبارک تھا وصال سے پہلے وصیت کی کہ یہ موئے مبارک میرے لبوں میں رکھ دینا۔

اسی مناسبت سے آپکو اس عظیم عاشق رسول ﷺ سلطان کے مزار مبارک کا بھی تعارف کروادیتے ہیں تاکہ قارئین میں سے اگر کسی کو وہاں جانے کا موقع میسر آجائے تو سلطانؒ کی خدمت میں ضرور حاضری کا شرف حاصل کریں اور اس بندہ ناچیز کا بھی سلام پیش کریں۔

سلطان نورالدین زنگیؒ کا مزار مبارک شام کے دارالحکومت دمشق میں ہے۔ دمشق شہر کا مشہور زمانہ بازار بنام ''سوق حمیدیہ'' ختم ہونے سے پہلے دائیں طرف ایک چھوٹا بازار بنام '' **سوق الخیاطین**'' ہے اس بازار کے عین درمیان میں دائیں جانب ایک کمرے میں سلطان نورالدین زنگیؒ آرام فرما ہیں۔ مزار مبارک کے ساتھ ایک چھوٹی سی مسجد بھی ہے۔

سلطان نورالدین زنگیؒ نے سیسہ سے بھری ہوئی دیوار کے اوپر ایک جنگلہ نصب کروادیا جس سے ''حظار مزور'' صاف نظر آتا تھا۔

السلطان بیبرس اور حجرہ مبارکہ کی جالی

668 ھجری میں السلطان رکن الدین بیبرس نے حجرہ مبارکہ کی تعظیم اور تقدس کے پیش نظر لکڑی کا ایک جالی دار جنگلہ حجرہ مبارکہ کے اطراف میں نصب کروایا جس کی اونچائی

3 میٹر تھی۔اس جنگلہ میں تین دروازے بھی رکھے گئے ایک دروازہ جانب قبلہ،ایک مشرق اور ایک مغرب میں،اس طرح حجرہ مبارکہ اب ایک جنگلہ کے اندر مقصور ہوگیا۔بعد میں یہ ساری عمارت ''مقصورہ شریف'' کے نام مشہور ہوئی ان مذکورہ دروازوں سے زائرین اندر بھی حاضر ہوا کرتے تھے۔

694 ہجری میں الملک زین الدین نے لکڑے کے جنگلے کو چھت تک بلند کروادیا۔

732 ہجری میں جب الملک ناصر حج سے فارغ ہونے کے بعد مدینہ شریف حاضر ہوا تو اس نے ''مقصورہ شریف'' کے اندر عورتوں اور بچوں کا رش دیکھا جو اس مقام کے تقدس کے خلاف تھا۔چنانچہ اب ''مقصورہ شریف'' ایام حج میں بند کیا جانے لگا۔

830 ہجری میں الملک الاشرف برسبائی نے اس مقام کی عظمت اور تقدس کی خاطر تمام دروازوں کو زائرین کیلئے بند کروادیا اور لوگ جالیوں کے باہر کھڑے ہو کر سلام پیش کرتے۔ اور سوائے مخصوص لوگوں کے عام زائرین کے لئے اندر داخلے پر پابندی ہوگئی۔

حضرت علامہ نورالدین السمہودیؒ اور حجرہ مبارکہ کی زیارت کا شرف عظیم

سلطان مصر الملک الاشرف قایتبائی کے دور حکومت میں مسجد نبوی کی تجدید وتعمیر پر خصوصی توجہ دی گئی اسی دور میں ہی حجرہ مبارکہ کی مرمت کی ضرورت پیش آئی۔حضرت علامہ سمہودیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے اس متبرک مقام کی تعمیر ومرمت کو خود مشاہدہ کیا اور جس وقت اس مقام مقدس کی تجدید کیلئے بعض مقامات گرا جارہے تھے اگر چہ میں اس وقت دور ہی رہا لیکن تعمیر کے وقت مجھے خدمت کرنے کا شرف حاصل ہوا۔

25 شعبان 881 ہجری صبح کے وقت عمارت مقدس کے متولی نے مجھے پیغام بھیجا کہ حجرہ مبارکہ کی زیارت کا شرف حاصل کرلیا جائے۔

لا تبرک بمشاهدة الحجرة الشريفه

چنانچہ میں نے اس عظیم اور مقدس مقام میں داخل ہونے سے پہلے اس مقام کے ادب اور تعظیم بجالانے کی دعا کی اور پھر اس حاضری مبارک کی قبولیت کیلئے دعا کی، اس کے بعد میں نے اجازت طلب کی

و دخلت من مؤخر الحجرة ولم اتجاوز ذلک المحل فشممت رائحه ما شممت فی عمری رائحه اطیب منها

اور نہایت ادب و احترام سے حجرہ مبارکہ میں داخل ہوا اور ابھی اس مقام مقدس تک پہنچ بھی نہ پایا تھا کہ ایسی خوشبو آئی کہ اس جیسی مبارک اور معطر خوشبو میں نے ساری زندگی نہ پائی ہوگی۔

بِطِيْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ طَابَ نسيمُهَا
فَمَا الْمِسْکُ مَا الکا فُوْر مَا الْمَنْدَلُ الرطب

آپ ﷺ کی خوشبو سے مدینہ منورہ کی ساری فضا معطر ہوگی جس کے سامنے کستوری کافور اور عنبر کی کیا حیثیت ہے۔

پھر میں نے آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں سلام پیش کیا۔

السلام اے مظہر انوار حق
السلام اے مظہر اسرار حق
لطف نے تیرے ﷺ بلایا ہے یہاں
ورنہ اپنی ایسی تھی قسمت کہاں

گڑگڑا کر دعائیں کیں

تونی سلطان عالم یا محمد ﷺ

ز روئے لطف سوئے من نظر کن

وتناولت من ترابها بیدی

پھر میں نے اس خاک مقدس و مبارک سے کچھ خاک اٹھائی۔اور اس خاک مقدس کو آنکھوں کا سرمہ بنانے کی سعادت حاصل ہوئی۔

سلطان مصر الاشرف قایتبای اور ادب نبی ﷺ

830 ہجری میں " **مقصورہ شریف** " کے تمام دروازے زائرین کے لئے بند کر دیئے گئے علامہ سمھودیؒ فرماتے ہیں کہ سلطان مصر 884 ہجری میں مدینہ منورہ تشریف لائے اور ریاض الجنت میں ان سے میری ملاقات ہوئی میں نے دل میں ارادہ کیا کہ میں سلطان سے بات کروں گا کہ موسم حج کے علاوہ " **مقصورہ شریف** " کے بعض دروازوں کو زائرین کیلئے کھولا جایا کرے لیکن جب سلطان کو " **مقصورہ شریف** " کی عمارت کے اندر تشریف لانے کو کہا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ اگر ممکن ہوتا تو آپ ﷺ کے ادب اور اس مقام کی عظمت کے پیش نظر اس مقام سے بھی دور کھڑا ہوتا ہے۔

سنہری جالی مبارک

دمکتے رہیں تیرے ﷺ گنبد کے جلوے

چمکتی رہے تیرے ﷺ روضے کی جالی

886 ھجری میں مسجد نبوی ﷺ میں دوسری آتشزدگی سے حجرہ مبارکہ محفوظ رہا مگر جالی مبارک کو کافی نقصان پہنچا۔

سلطان کے حکم سے نئی آہنی جالی تین اطراف میں اور **"مواجه شریف"** میں پیتل کی جالی بنوا کر نصب کروائی گئی۔ اس جالی مبارکہ میں بھی پہلے کی طرح دروازے رکھے گئے۔ انتہائی مضبوط اور خوبصورت جالی میں قرآنی آیات، اسماء الٰہی اور حضور ﷺ کا اسم مبارک ڈھلے ہوئے الفاظ میں لکھوایا گیا۔

حجرہ کے مغربی دروازہ کی جالی پر سلطان قاتیبای کا نام ڈھلے ہوئے لفظوں میں لکھا ہوا ہے۔

وہ جالی سنہری و محراب و منبر
کبھی جا کے سینے سے ہم بھی لگائیں

(آمین)

اسی حجرہ نبویہ ﷺ کی بیرونی دیواروں پر ایک قصیدہ بنام **"قصیده الحجرة النبویه الشریفه"** قصیدہ، درج ہے جو سولہ اشعار پر مشتمل ہے اور اس کو ترکی خلیفہ سلطان عبدالحمید خان غازیؒ نے روضہ مبارکہ کی بیرونی دیواروں پر نقش کروایا۔ ان اشعار میں مؤلف کی نبی اکرم ﷺ سے محبت اور عقیدت کا واضح اظہار ہوتا ہے۔ اور اسی عشق و محبت کے نتیجہ میں ان اشعار مبارکہ کو روضہ شریف پر نقش ہونے کا شرف حاصل ہوا۔

یہ قصیدہ مبارکہ ایک نادر و نایاب و قیمتی تحفہ ہے جسکا بہت کم افراد کو علم ہے۔ چنانچہ اس قصیدہ مبارکہ کی اہمیت کے پیش نظر اسے کتاب میں شامل کیا جا رہا ہے۔ تا کہ عشاق حضرات اسے پڑھ کر اپنے دل میں عشق نبی ﷺ کی شمع روشن کریں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قَصِیدَۃُ الْمُعْجِزَۃِ النَّبَوِیَّۃِ الشَّرِیْفَۃِ

یَا سَیِّدِی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ خُذْ بِیَدِی

اے میرے سردار اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میرا ہاتھ تھام لیجئے۔

مَالِیْ سِوَاکَ وَلَا اَلْوِیْ عَلٰی اَحَدِ

آپ کے سوا میرا کوئی نہیں اور نہ ہی میں آپ کے علاوہ کسی طرف رغبت کرتا ہوں۔

فَاَنْتَ نُوْرُ الْھُدٰی فِیْ کُلِّ کَائِنَۃٍ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی اس ساری کائنات میں نورِ ہدایت ہیں۔

وَاَنْتَ سِرُّ النَّدٰی یَا خَیْرَ مُعْتَمَدِیْ

اور آپ ہی ساری التجاؤں کا راز ہیں اور آپ ہی کی ذات بہترا عتماد کے لائق ہے۔

وَاَنْتَ حَقًّا غِيَاثُ الْخَلْقِ اَجْمَعُهُمْ

اور آپؐ بے شک ساری مخلوق کی فریاد کو پہنچنے والے ہیں۔

وَاَنْتَ هَادِی الْوَرٰی لِلّٰہِ ذِی الْمَدَدِ

اور اے سب سے بہتر رہنمائی فرمانے والے آپؐ ہی اللہ کی طرف ساری مخلوق کے ہادی ہیں۔

یَا مَنْ یَقُوْمُ مَقَامَ الْحَمْدِ مُنْفَرِدًا

اے وہ ذاتؐ جو منفرد شان سے مقام محمود پر جلوہ افروز ہو گی

لِلْوَاحِدِ الْفَرْدِ لَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَلِدِ

اس منفرد یکتا ذات کے سامنے کہ نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور نہ اس کی کوئی اولاد۔

یَا مَنْ تَفَجَّرَتِ الْاَنْهَارُ نَابِعَةً

اے وہ ذات کہ جن کی مبارک اُنگلیوں سے

مِنْ اِصْبَعَیْهِ فَرَوّٰی الْجَیْشَ بِالْمَدَدِ

نہروں کے چشمے پھوٹ پڑے اور پورے لشکر کی مدد کرتے ہوئے اسے خوب سیر فرمایا......

اِنِّیْ اِذَا سَامَنِیْ ضَیْمٌ یُرَوِّعُنِیْ
جب بھی میرا سامنا ظلم سے ہوا اور اس نے مجھے خوف زدہ کر دیا۔

اَقُوْلُ: یَاسَیِّدَ السَّادَاتِ یَا سَنَدِیْ
میں پکارتا ہوں یا سید السادات یا سندی۔

کُنْ لِیْ شَفِیْعًا اِلَی الرَّحْمٰنِ مِنْ زَلَلِیْ
آپ مہربان رب کی بارگاہ میں میری خطاؤں پر میرے شفیع بن جائیں۔

وَامْنُنْ عَلَیَّ بِمَا لَا کَانَ فِیْ خَلَدِیْ
اور مجھ پر وہ احسان فرمائیں جو میرا دل کبھی سوچ بھی نہ سکے۔

وَانْظُرْ بِعَیْنِ الرِّضَا لِیْ دَائِمًا اَبَدًا
اور آپ ہمیشہ ہمیشہ مجھ پر نگاہِ لطف و رضا فرمائیں

وَاسْتُرْ بِفَضْلِکَ تَقْصِیْرِیْ مَدَی الْاَمَدِ
اور اپنے فضل و کرم سے ہمیشہ میری کوتاہیوں پر پردہ پوشی فرمائیں۔

وَاعْطِفْ عَلَيَّ بِعَفْوٍ مِنْكَ يَشْمَلُنِيْ

اور آپ مجھ پر اپنی بارگاہ سے ایسی نگاہِ شفقت فرمائیں جو میری کوتاہیوں کمزوریوں کو ڈھانپ دے۔

فَاِنَّنِيْ عَنْكَ يَا مَوْلَايَ لَمْ اَحِدِ

بے شک اے میرے آقا آپ کے سوا میں کسی اور کی طرف توجہ نہیں کروں گا۔

اِنِّيْ تَوَسَّلْتُ بِالْمُخْتَارِ اَشْرَفُ مَنْ

بے شک میں نے ایسی مختار ہستی کا وسیلہ پکڑا جو

رَقَى السَّمٰوٰتِ سِرُّ الْوَاحِدِ الْاَحَدِ

ساتوں آسمانوں پر بسنے والی مخلوق سے بھی زیادہ شرف رکھتے ہیں اور اللہ واحد کا ایک راز ہیں۔

رَبُّ الْجَمَالِ تَعَالَى اللّٰهُ خَالِقُهٗ

تمام حسن کا رب اللہ تعالیٰ اُن کا خالق ہے

فَمِثْلُهٗ فِيْ جَمِيْعِ الْخَلْقِ لَمْ اَجِدِ

پوری مخلوق میں اُن کی مثل میں نے نہیں پایا

خَيْرُ الْخَلَائِقِ أَعْلَى الْمُرْسَلِيْنَ ذُرًى
آپؐ ساری مخلوق سے بہتر اور تمام رسولوں سے مرتبے میں اعلیٰ ہیں۔

ذُخْرُ الْأَنَامِ وَهَادِيْهِمْ إِلَى الرَّشَدِ
مخلوق کے لئے ذخیرہ اور سیدھے راستے کی طرف ان کے ہادی ہیں۔

بِهِ الْتَجَأْتُ لَعَلَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ لِيْ
انہیؐ کے وسیلے سے میں نے فریاد کی ہے۔ اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بخش دے گا۔

هٰذَا الَّذِيْ هُوَ فِيْ ظَنِّيْ وَ مُعْتَقَدِيْ
یہی میرا اعتقاد اور گمان ہے۔

فَمَدْحُهُ لَمْ يَزَلْ دَأْبِيْ مَدَى عُمُرِيْ
جب تک میری عمر ہے ہمیشہ اُن کی تعریف ہی میرا طریق رہے

وَحُبُّهُ عِنْدَ رَبِّ الْعَرْشِ مُسْتَنَدِيْ
اور اُن کی محبت ہی عرش کے مالک کے ہاں میرا قابل اعتماد سرمایہ ہے۔

عَلَيْهِ أَزْكَى صَلَاةٍ لَمْ تَزَلْ أَبَدًا
اُنؐ پر ہمیشہ اعلیٰ درود ہو

مَعَ السَّلَامِ بِلَا حَصْرٍ وَّلَا عَدَدِ
ساتھ سلام کے بے حد بے حساب

وَالْآلُ وَالصَّحْبُ اَهْلُ الْمَجْدِ قَاطِبَةً
اور تمام آلؑ اور اصحابؓ پر جو بڑی فضیلت والے ہیں

بَحْرُ السَّمَاحِ وَأَهْلُ الْجُوْدِ وَالْمَدَدِ
سخاوت و عطا کا اور ایثار و مدد کا منبع ہیں۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حجرہِ مبارکہ کا غلاف مبارک

خلیفہ ہارون الرشیدؒ کی والدہ سیدہ خیزران 170 ہجری میں جب حج کر کے نبی اکرم ﷺ کے روضہ مبارک کی زیارت کو آئی تو پوری مسجد نبوی ﷺ میں عطر لگوایا اور سب سے پہلے اسی خاتون کو یہ شرف حاصل ہوا کہ اس نے حجرہ مبارکہ پر غلاف چڑھایا۔ بعد میں مختلف شاہانِ مصر و بغداد کو غلاف چڑھانے کی سعادت حاصل ہوتی رہی۔

حضرت علامہ السمہو دی وفاء الوفاء (ج ا، ب ۴، صفحہ 415) میں غلافِ حجرہ مبارکہ کے متعلق بیان کرتے ہیں کہ **حسین بن الهيجاء** نے مال کثیر صرف کر کے ایک ریشمی غلاف تیار کروایا اور عراق سے **امام المستضئ بأمر الله** کی اجازت سے اس غلاف کو حجرہ مبارک پر چڑھایا جو تقریباً دو سال تک رہا۔ پھر خلیفہ کی طرف سے غلاف آیا اور پرانے غلاف کو اتار کر کوفہ میں حضرت امام علیؓ کے مقام شہادت کیلئے ارسال کر دیا گیا۔ بعد میں اسی غلاف پر ایک اور غلاف مبارک **امام الناصر لدين الله** نے چڑھایا اور کچھ عرصہ بعد خلیفہ کی والدہ کی طرف سے ایک اور غلاف چڑھایا گیا۔ علامہ سمہو دیؒ جن کا تاریخ وصال 911 ہجری ہے۔ بیان کرتے ہیں کہ آج ہمارے زمانے میں حجرہ مبارکہ پر تین غلاف اوپر نیچے چڑھے ہوئے ہیں یہ سلسلہ اسی طرح چلتا رہا اور **سلطان اسماعيل بن الملک الناصر قلاون** نے مصر میں ایک گاؤں خرید کر غلاف بنوانے کے لئے وقف کر دیا۔ جہاں پر خانہ کعبہ کیلئے غلاف ہر سال اور ہر پانچ سال بعد حجرہ شریفہ اور منبر شریف کیلئے غلاف تیار ہوتا رہا۔ جب نیا غلاف چڑھایا جاتا۔

اذا وودت کسوۃ جدیدہ قسم شیخ الخدام الکسوۃ العتیقہ علی الخدام و من یراہ من غیرھم

(تو شیخ الحرام پرانا غلاف خدام کو اور جن کو مناسب خیال کرتے ان میں تقسیم کر دیتے)

بندہ ناچیز کو کچھ عرصہ پہلے ایک صاحب نے بتایا کہ ان کے پاس حجرہ شریفہ کے غلاف کا ایک ٹکڑا ہے تفصیل پوچھنے پر معلوم ہوا کہ کسی مدنی شخصیت نے انہیں عطا کیا ہے جو ان کے پاس نسل در نسل چلتا آ رہا ہے۔ بندہ نے اس کی زیارت کا شرف حاصل کیا۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے جب سلاطین عثمانیہ کو حرمین شریفین کی خدمت کا شرف بخشا تو ان کا یہ معمول تھا کہ ہر بادشاہ کی تخت نشینی کے وقت نیا غلاف مبارک حجرہ مبارکہ پر پیش کیا جاتا۔ سلطنت عثمانیہ کا آخری سبز رنگ کا غلاف **سلطان عبدالحمید خان ثانی**ؒ کی تخت نشینی کی یادگار ہے۔

مقبرہ والد رسول ﷺ حضرت عبداللہؓ بن عبدالمطلبؓ

نبی اکرم ﷺ کی عمر مبارک جب چھ سال کی ہوئی تو آپ ﷺ کی والدہ ماجدہ سیدۃ آمنہؓ نے حضرت عبدالمطلبؓ سے اجازت لے کر مدینہ منورہ کی طرف سفر اختیار کیا اور آپ ﷺ کے ننھیال "**بنو عدی بن نجار**" کے ہاں ایک ماہ تک قیام کیا اس دوران آپ ﷺ کی والدہ ماجدہ آپ ﷺ کو ساتھ لے کر حضرت عبداللہؓ کی قبر مبارک پر بھی حاضر ہوئیں۔ نبی اکرم ﷺ جب مدینہ تشریف لا کر مقیم ہو گئے تو اکثر آپ ﷺ اس زمانہ کی یادوں کو ان الفاظ میں تازہ فرمایا کرتے تھے۔

ھا ھنا نزلت بی امی وفی ھذہ الدار قبر ابی عبداللہؓ

(کہ اس مقام پر میں اپنی والدہ ماجدہ کے ساتھ قیام پذیر رہا اور اس گھر میں
میرے والد ماجد حضرت عبداللہؓ کی قبر مبارک بھی تھی)

یہ مقام مبارک چودہ صدیوں تک محفوظ رہنے کے ساتھ ساتھ مرجع خلائق بھی رہا اور ''دارالنابغۃ'' کے نام سے مشہور ہوا۔ بعد میں زقاق آمنہؓ (آمنہؓ کی گلی) سے مشہور ہوا۔ سلاطین عثمانیہ نے آپؓ کے مزار مبارک پر قبہ بنوایا۔ بعد کے دور میں قبہ مسمار کر کے دروازے کو بند کروا دیا گیا۔ اس دروازے پر ایک پتھر نصب تھا جس پر درج ذیل قطعہ تاریخ کندہ تھا جس سے تعمیر مقبرہ کی تاریخ نکلتی ہے۔

قبر پاک والد شاہ رسل ﷺ در بو مقام
فضل حق سلطان محمودک بو خیر برترے
وصف اعماء زندہ پر تو ھجری تاریخ در
قبر پاکیزہ مقام والد پیغمبرے

1245 ہجری

سعودی توسیع کے دوران آپ کی قبر مبارک کا بھی مقام آ گیا۔ آپؓ کا جسم مبارک جب باہر نکالا گیا تو بالکل صحیح و سالم اور تروتازہ تھا۔ بعد ازاں آپؓ کے جسم مبارک کو جنت البقیع میں دفن کر دیا گیا۔

جنت البقیع

بقیع پاک ، اہل حق کا مدفن
یہ ہے اک گوشہ گلزار جنت
یہاں مدفون ہیں اصحاب ذی شان
محمد ﷺ کی جلیل القدر عترت

مدینہ منورۃ کا عظیم ومتبرک قبرستان "**جنت البقیع**" جس میں دس ہزار کے قریب آپ ﷺ کے صحابہؓ کرام، تابعین کرام، کبار المسلمین، امہات المؤمنین، اہل بیت اطہار، رضوان اللہ علیہم اجمعین آرام فرما ہیں۔ اسمیں وہ ہستیاں مدفون ہیں جنھوں نے دین اسلام کی سربلندی کیلئے اپنے مقدس خون سے ایسی ناقابل فراموش داستانیں رقم کیں، جو آئندہ نسلوں کیلئے مشعل راہ ہیں۔

روز محشر اسی قبرستان سے ستر ہزار افراد ایسے اٹھیں گے جن کے چہرے چودہویں کے چاند کی طرح روشن ہوں گے اور ان کو بغیر حساب جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔

یہ ہی وہ عظیم قبرستان ہے کہ جہاں پر دفن ہونے کی ہر مسلمان عاشق رسول ﷺ تمنا لیے نہایت شوق سے موت کا انتظار کرتے رہتے ہیں۔

جنت البقیع کو عربی میں "**بقیع الغرقد**" کہتے ہیں غرقد ایک درخت کا نام ہے جو اس مقام پر ہوا کرتا تھا۔ اسی وجہ سے بقیع الغرقد کہتے ہیں، نبی اکرم ﷺ اکثر بقیع کی زیارت کیلئے تشریف لاتے اور اہل بقیع کیلئے دعا فرمایا کرتے، ایک موقع پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے حکم ہوا ہے کہ

ان ربک یأمرک ان تأتی اھل البقیع فتستغفر لھم

(آپ ﷺ کا رب آپ ﷺ کو حکم فرماتا ہے کہ آپ ﷺ جنت البقیع میں آئیں اور ان کے لیے دعا فرمائیں۔)

ایک اور حدیث کے مطابق جس کو حضرت عائشہ صدیقہؓ نے روایت کیا ہے۔

انی بعثت الی اھل البقیع لاصلی علیھم

(کہ مجھے اہل بقیع کی طرف بھیجا گیا ہے کہ ان پر سلام پیش کروں)

جنت البقیع کے اولین مدفون

مہاجرین میں سب سے پہلے جنت البقیع میں دفن ہونے کی سعادت حضرت عثمان بن مظعونؓ اور انصار مدینہ میں سب سے پہلے دفن ہونے کی سعادت حضرت اسعد بن زرارہؓ کے حصہ میں آئی۔

حضرت عثمان بن مظعونؓ ان عظیم شخصیات میں سے ہیں جنہوں نے قبل از اسلام شراب کو اپنے اوپر حرام کیا ہوا تھا، آپؓ کے وصال کے بعد نبی اکرم ﷺ نے آپؓ کی پیشانی پر بوسہ دیا اور جب اپنے صاحبزادے سیدنا ابراہیمؑ کا وصال ہوا تو ان کو بھی حضرت عثمانؓ بن مظعونؓ کے پاس دفنایا گیا

جنت البقیع میں قبوں (گنبدوں) کی تاریخ

تمام والیانِ مدینہ منورۃ اپنے اپنے دور میں اس عظیم قبرستان کی اچھے طریقے سے دیکھ بھال کا اہتمام کرتے رہے۔ اہل بیت کرام، عظیم و نامور صحابہؓ کی قبور پر ضریح اور قبے بنوائے گئے یہ خیال غلط ہے کہ سلطنت عثمانیہ کے دور حکومت میں ان قبور مبارکہ پر گنبد بنوائے گئے۔ بلکہ اس کا اہتمام شروع سے ہی ہر وقت کے مطابق ہوتا رہا۔

ذیل میں چند مورخین متقدمین کا ذکر کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنی اپنی کتب میں جنت البقیع کے بارے میں کیا یادیں رقم کیں۔

(1) ابوالحسن علی بن حسین مسعودی (وفات 345ھ) کتاب ''مروج الذہب و معادن الجوہر'' میں فرماتے ہیں کہ

جنت البقیع میں قبور مبارکہ پر پتھر لگے ہوئے ہیں جن پر اسماء مبارک درج ہیں۔

(2) محمد بن ابی بکر تلمسانی اپنی کتاب ''**وصف مکه شر فها الله وعظمها**'' و ''**وصف المدینه الطیبه کرمها الله**'' میں فرماتے ہیں کہ

حضرت امام حسنؓ کی قبر مبارک تھوڑی سی اونچی ہے اور اس پر آپؓ کا اسم گرامی لکھا ہوا ہے

3) مشہور سیاح ابن جبیرؒ (وفات 614ھ) اپنے سفرنامہ '' **رحله ابن جبیر**''

میں فرماتے ہیں کہ حضرت امام مالکؒ کی قبر پر عمارت اور گنبد بنا ہوا ہے، حضرت سیدنا ابراہیمؑ کی قبر مبارک پر ایک سفید گنبد ہے، اسی طرح باقی قبور پر بھی عمارات اور قبوں کا ذکر کیا ہے

(4) حافظ محمد نجار (وفات 643ھ) کتاب "**اخبار مدینه الرسول**ﷺ" میں فرماتے ہیں۔

قبر ابراهیمؑ بن النبی ﷺ و علیه قبه

(کہ حضرت سیدنا ابراہیمؑ کی قبر مبارک پر ایک گنبد بنا ہوا۔)

و قبر عثمان بن عفانؓ و علیه قبه عالیه

(اسی طرح حضرت عثمان بن عفانؓ کی قبر مبارک پر بھی ایک اونچا گنبد ہے۔)

(5) مشہور مسلمان سیاح "**ابن بطوطه**" جس نے 726 ہجری میں مدینہ منورۃ کی زیارت کا شرف حاصل کیا اپنے سفر نامہ میں بیان کرتے ہیں کہ

حضرت عثمان بن عفانؓ کی قبر مبارک پر ایک بڑا گنبد ہے حضرت ابراہیمؑ کی قبر مبارکہ پر سفید گنبد ہے۔

(6) حضرت علامہ نورالدین سمھودیؒ (وفات 911ھ) اپنی کتاب "**وفاء الوفاء با خبار دار المصطفی** ﷺ" میں فرماتے ہیں کہ حضرت عباسؓ اور حضرت حسن مجتبیٰؓ کی قبور مبارکہ پر ایک گنبد بنا ہوا ہے۔ حضرت عثمان غنیؓ کی قبر مبارک پر بھی ایک گنبد بنا ہوا ہے جسکو سلطان السعید صلاح الدین یوسف نے 601 ہجری میں تعمیر کروایا اسی طرح بعد کے مؤرخین نے بھی جنت البقیع میں عمارات اور قبوں (گنبدوں) کا ذکر کیا ہے۔

محمد لبیب البتونی کتاب "**الرحلة الحجازیه**" میں فرماتے ہیں کہ

و کان بالبقیع قباب کثیرة

کہ جنت البقیع میں بے شمار قبے ہیں

جنرل ابراہیم رفعت پاشا کتاب "**مرأة الحرمین**" میں لکھتے ہیں کہ اہل مدینہ ہر جمعرات کو بقیع کی زیارت کیلئے آتے ہیں اور قبور پر پھول اور خوشبو پیش کرتے ہیں۔

نبی اکرم ﷺ جنت البقیع کی طرح شہداء احد کی زیارت کو بھی باقاعدگی سے تشریف لایا کرتے اور ان کو بھی سلام پیش کیا کرتے۔

السلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار

حضرت فاطمۃ الزہراؓ ہر دوسرے تیسرے دن شہداء احد کی زیارت کو تشریف لاتیں آپؓ یہاں نماز پڑھتیں اور شہداء کے لئے دعاؤں اور آنسوؤں کا نذرانہ پیش کرتیں اور یہ سلسلہ آپؓ نے اپنے وصال تک جاری رکھا۔

خلفاء راشدین بھی آپ ﷺ کے نقش قدم پر ہمیشہ شہداء اُحد کی زیات کو تشریف لاتے رہے۔

فضیلت شہداء أحد

نبی اکرم ﷺ نے شہداء اُحد کی فضیلت بیان کر کے فرمایا

ھؤ لاء شھداء فاتوھم و سلموا علیھم ولن یسلم علیھم احد ما قامت السموات والارض الا ردوا علیه

(ان شہداء کی زیارت کو آؤ اور ان پر سلام پیش کرو اور جب تک زمین و آسمان قائم ہیں یہ سلام کا جواب دیتے رہیں گے۔)

حضرت العطاف بن خالد روایت کرتے ہیں کہ میری خالہ جو ایک نیک خاتون تھیں، انہوں نے بیان کیا، کہ ایک دن میں حضرت امیر حمزہؓ کی قبر مبارک پر حاضر ہوئی

فقلت السلام علیکم و اشرت بیدی

(میں نے ان پر سلام پیش کیا اور اپنے ہاتھ سے اشارہ بھی کیا)

فسمعت رد السلام تحت الارض

تو میں نے زمین کے نیچے سے اپنے سلام کا جواب سنا

حضرت امام بیہقی نے ایسے بے شمار واقعات کا ذکر کیا ہے کہ جنہوں نے شہداء اُحد کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام پیش کیا تو انہوں نے باقاعدہ جواب سنا۔

لہذا قیام مدینہ منورہ کے دوران کوشش کریں کہ ایک سے زاہد مرتبہ ان شہداء کی خدمت میں حاضری کا شرف حاصل کریں۔ اور اس کامل یقین کے ساتھ آئیں کہ اگر ہم ان کا جواب سننے کے قابل نہیں، تو کم از کم وہ عظیم ہستیاں ہم گناہ گاروں کا سلام سن رہی ہیں۔ اس مقام پر بھی نہایت ادب و محبت سے حاضری دینی چاہیے۔

شیر خدا اور شیر رسول ﷺ سیدنا امیر حمزہ کا مقام

حضرت امیر حمزہؓ کی شہادت کے بعد نبی اکرم ﷺ آپؓ کے مقام شہادت پر تشریف لائے آپ ﷺ حضرت امیر حمزہؓ کا جسم مبارک دیکھ رہے ہیں چشمانِ مبارک اتنی اشکبار ہیں کہ روتے روتے آپ ﷺ کی ہچکی بندھ گئی، کچھ دیر بعد آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

جاء نی جبریل و أخبر نی أن حمزه مکتوب فی السموات السبع

" حمزه بن عبدالمطلبؓ ،أسدالله و أسد رسوله ﷺ

(کہ جبریل تشریف لائے ہیں اور انہوں نے مجھے اطلاع دی ہے کہ حضرت امیر حمزہؓ کا اسم مبارک ساتوں آسمانوں میں اسطرح لکھا ہوا ہے)

"حمزة بن عبدالمطلبؓ شیرِ خدا اور شیرِ رسول ﷺ"

المدينة المنورة

مسجد نبوی شریف و گنبد خضراء کا ایک قدیمی منظر (تصویر 1326ھ)

مسجد نبوی کے سائے میں اس مقام پر کبھی بستان فاطمہؓ اور بئر رسول ﷺ ہوا کرتا تھا۔
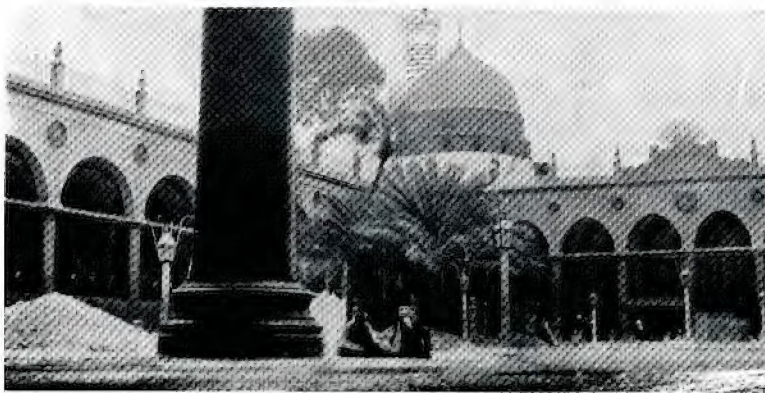
مسجد نبوی شریف کے صحن مبارک کا ایک منظر

المدينة المنورة

حجرہ نبویہ ﷺ کا غلاف مبارک

مسجد نبوی ﷺ کے صحن مبارک میں کبوتروں کا ایک جھنڈ

مسجد نبوی ﷺ کا دروازہ "باب رحمت" (تصویر 1320ھ)
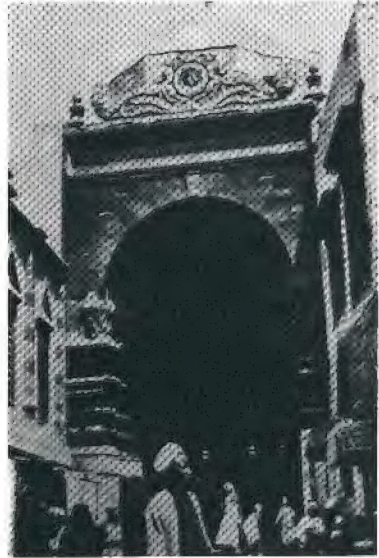
مسجد نبوی ﷺ کا دروازہ "باب السلام" (تصویر 1320ھ)

المدينة المنورة

مدینه الرسول ﷺ کی قدیم و نادر تصویر

شہر مدینہ منورہ کا دروازہ "باب عنبریہ"

مسجد قبا کا اندرونی منظر (تصویر 1325ھ)
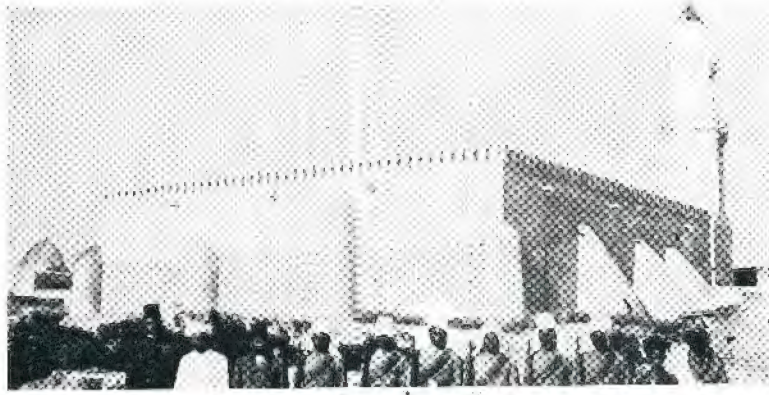
مسجد قبا کا بیرونی منظر (تصویر 1321ھ)
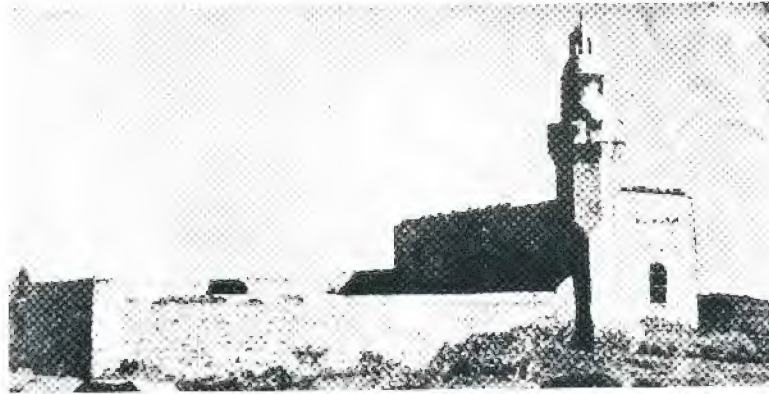
مسجد عروہ کی قدیم تصویر
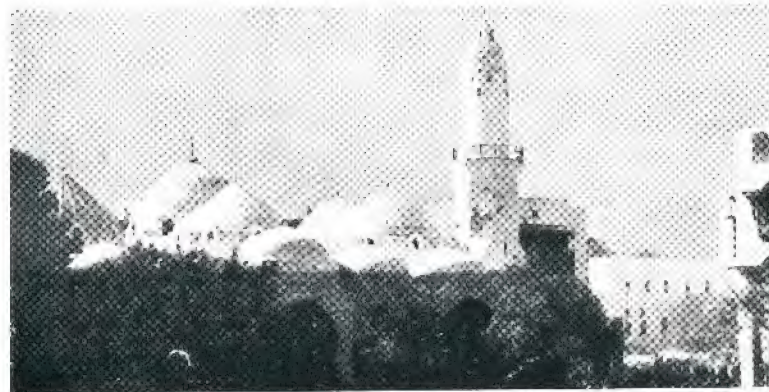
مسجد غمامہ (تصویر 1326ھ)

المدينة المنورة
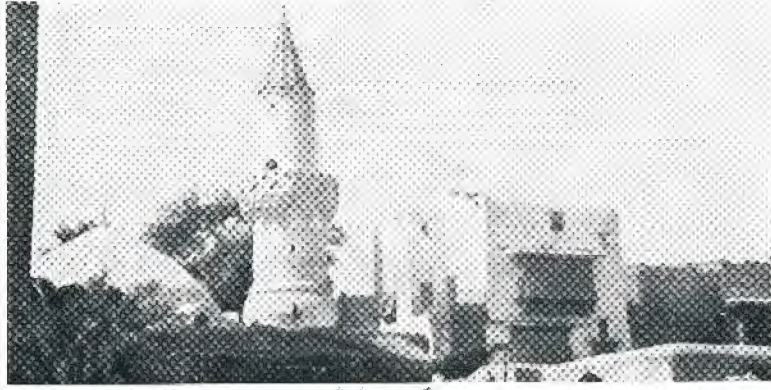
مسجد سیدنا ابوبکر صدیقؓ (تصویر 1326ھ)
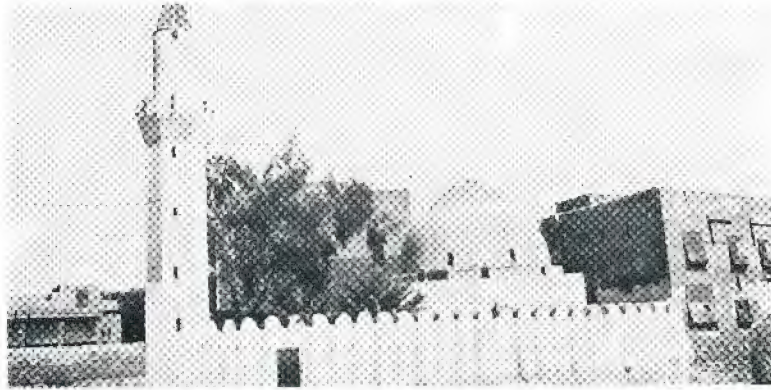
مسجد سیدنا علیؓ (تصویر 1326ھ)
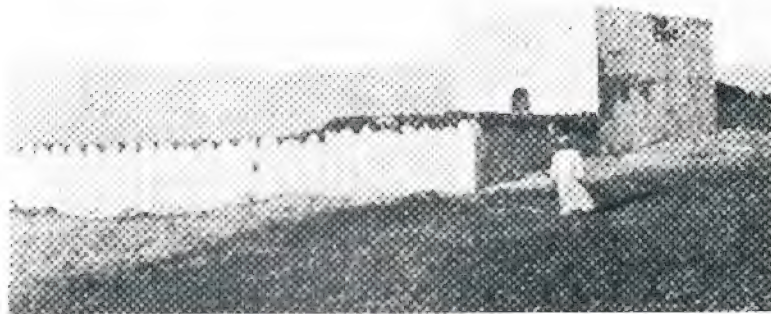
مسجد قبلتین کی قدیمی تصویر

المدينة المنورة

جنت البقیع میں تمام مزارات مقدسہ پر قبے نظر آ رہے ہیں

جنت البقیع کا ایک عمومی منظر

باغ حضرت سلمان فارسیؓ کے وہ درخت جو آپ ﷺ نے لگائے تھے

المدينة المنورة
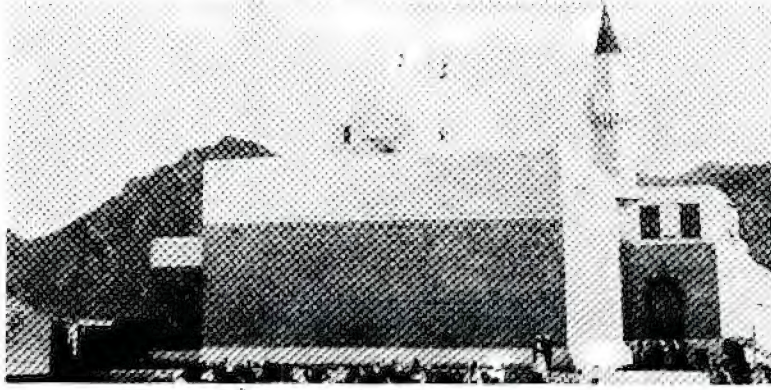
مقام احد پر مزار و مسجد سیدنا امیر حمزہؓ
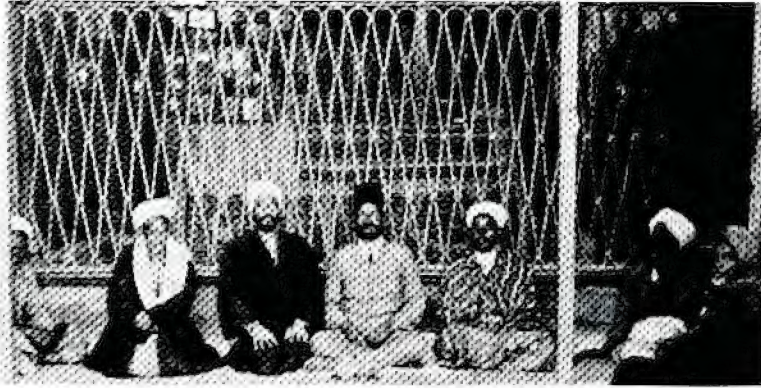
مزار مبارک سیدنا امیر حمزہؓ کا اندرونی خوبصورت منظر
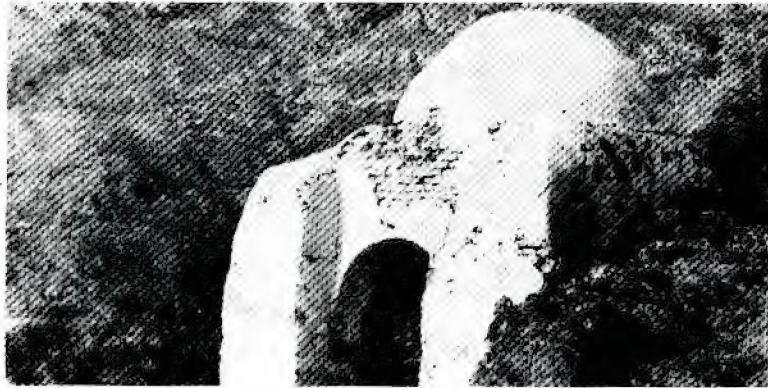
جبل سلع پر غار سجدہ (کہف نبی حرام)

المدينة المنورة

میزبان رسول ﷺ حضرت ابوایوب انصاریؓ کا مکان مقدس

حضرت سیدنا خالد بن الولیدؓ کے گھر کا دروازہ

باب چہارم

مدینہ منورہ کی متبرک و تاریخی

مساجد

مدینہ منورہ کے متبرک و تاریخی

مکانات

آنحضرت ﷺ کی مدینہ تشریف آوری سے قبل جو مساجد تعمیر ہوئیں انکی تعداد 9 ہیں۔ ان کی تعمیر مدینہ منورہ کے ان مسلمانوں نے کی جنہوں نے مکہ مکرمہ آکر حضور ﷺ کے دستِ مبارک پر بیعت کا شرف حاصل کیا۔ جسے تاریخِ اسلام میں بیعتِ عقبہ اولیٰ اور بیعتِ عقبہ ثانیہ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

نبی اکرم ﷺ کی مدینہ تشریف آوری کے بعد ان تمام مساجد میں اس وقت تک اذان نہ ہوتی تھی جب تک مسجد نبوی ﷺ میں اذان نہ ہو جاتی اب تو ان میں سے اکثر مساجد کے صرف نام ہی تاریخ میں محفوظ ہیں۔ ان کے آثار کا کچھ پتہ نہیں چلتا۔

ان مساجد کے اسماء درج ذیل ہیں۔

۱۔ مسجد بنی عمرو بن مبذول من بنی النجار

۲۔ مسجد بنی ساعدۃ

۳۔ مسجد بنی عبید

۴۔ مسجد بنی سلمۃ

۵۔ مسجد بنی راتج من بنی عبد الاشہل

۶۔ مسجد بنی زریق

۷۔ مسجد بنی غفار

۸۔ مسجد بنی اسلم

۹۔ مسجد بنی جھینہ

ب۔ مساجد جو آپ ﷺ کے عہد مبارک اور خلفائے راشدین کے زمانہ میں تعمیر ہوئیں
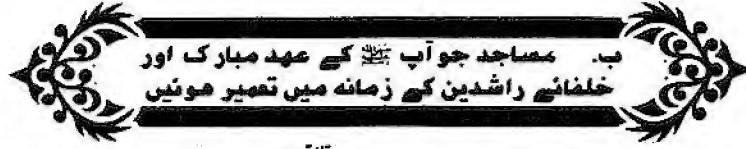
ہجرت مدینہ منورہ کے بعد جو مساجد آپ ﷺ کے عہد مبارک اور خلفائے راشدین کے زمانہ میں تعمیر ہوئیں یا بعد میں انہی مساجد کی تجدید و تعمیر ہوئی۔ ان کا تذکرہ درج ذیل ہے۔

(1) تاریخ اسلام کی پہلی مسجد (مسجد قباء)

اولین مسجد اہلِ ایمان کی
جس کی سرکار ﷺ نے بناء رکھی
خاص ہے اس کو مرتبہ حاصل
اہمیت اس مقام کی ہے بڑی
اجر پائے گا ایک عمرے کا
اس میں جس شخص نے نماز پڑھی

سفر ہجرت میں نبی اکرم ﷺ جب قبا کی بستی میں رونق افروز ہوئے تو یہاں قیام کے دوران آپ ﷺ نے جو سب سے اہم کام تکمیل فرمایا وہ مسجد قبا کی تعمیر تھی۔ حضرت کلثوم بن الہدمؓ کا ایک میدان جس میں کھجوریں خشک کی جاتی تھیں۔ اس پر اس عظیم مسجد کی تعمیر ہوئی۔ حضرت کلثومؓ نے یہ ٹکڑا زمین مسجد کی تعمیر کیلئے آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں پیش فرمایا تھا۔ تاریخ اسلام کی یہ پہلی مسجد جسکی بنیاد آپ ﷺ نے اپنے دستِ مبارک سے رکھی اور بالا جماع یہی وہ مسجد ہے کہ جسکی بنیاد کے بارے میں قرآن پاک کی ایک آیۃ مبارکہ نازل ہوئی۔

لمسجدأ سس على التقوى ....

(وہ مسجد جسکی بنیاد ہی تقویٰ پر رکھی گئی ہے۔ اس عظیم مسجد کے معمار خود نبی اکرم ﷺ اور اس کے مزدور، مہاجر و انصار بنے)

حضرت شموس بنت النعمانؓ فرماتی ہیں۔

کہ میں نے خود حضور اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ خود پتھر اٹھاتے ہیں اور ان

سے گرتی ہوئی مٹی آپ ﷺ کے شکم مبارک پر پڑتی ہے۔ ایک صحابیؓ آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کرتے ہیں کہ یا رسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں کہ پتھر مجھے دے دیں کہ میں اسے اٹھا کر لے جاؤں آپ ﷺ ان سے فرماتے ہیں نہیں بلکہ تم اِس جیسا کوئی اور پتھر اٹھالو حتیٰ کہ اِسی طرح اِس مسجد کی تعمیر مکمل ہو جاتی ہے۔

حضرت عبداللہ بن رواحہؓ جو ایک شاعر بھی ہیں، اس عظیم مسجد کی تعمیر میں وہ بھی شریک ہیں وہ دورانِ کام اشعار پڑھتے جاتے اور آپ ﷺ بھی ان کے ساتھ آخر میں آواز ملاتے ہیں۔

افلح من یعالج المساجدا

و یقرأ القرآن قائماً وقاعدا

(وہ کامیاب و کامران ہے جو تعمیر کرتا ہے اور اٹھتے بیٹھتے قرآن پاک کی تلاوت کرتا ہے)

فضیلت مسجد قبا

اس مسجد کی اہمیت اور فضیلت کا اندازہ آپ اس بات سے لگالیں کہ حضرت ابن عمرؓ کی روایت کے مطابق

کان النبی ﷺ یأتی مسجد قبا کل سبت ماشیاء و راکبا

(آپ ﷺ ہر ہفتے کے دن کبھی پیدل اور کبھی سواری پر مسجد قبا کی زیارت کیلئے تشریف لایا کرتے تھے۔)

ایک اور روایت کے مطابق

کان النبی ﷺ یأتی مسجد قباء راکبا و ماشیا فیصلی فیه رکعتین

(نبی اکرم ﷺ مسجد قبا کبھی پیدل اور کبھی سواری پر تشریف لایا کرتے اور اس میں دو رکعت نماز ادا فرماتے۔)

مسجد حرام، مسجد نبوی ﷺ اور بیت المقدس کے بعد مسجد قباء دنیا بھر کی مساجد سے افضل ہے۔

آئیے اور شہر مدینہ میں بھی عمرے کا ثواب حاصل کریں

ایک مرتبہ اہل مدینہ نے آپ ﷺ کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ مکہ مکرمہ میں بسنے والوں کیلئے کتنی آسانی ہے کہ وہ تین میل کے فاصلہ پر جا کر مسجد تنعیم (مسجد عائشہؓ) سے احرام باندھ کر عمرہ ادا کر کے ثواب حاصل کر لیتے ہیں لیکن ہمارے لئے کوئی ایسی سہولت نہیں تو قربان جائیں اپنے آقا و مولی ﷺ پر کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:۔

من تطهر فى بيته ثم أتى مسجد قباء فصلى فيه ركعتين كان له كأجر عمرة

(کہ جو شخص گھر میں اچھی طرح طہارت و پاکیزگی کے ساتھ مسجد قبا آیا اور اس میں دو رکعت نماز ادا کی تو اس کیلئے **عمرے کا ثواب** ہے۔)

(حدیث صحیح) روایت حضرت سہل بن حنیفؓ، اس کو "سنن ابن ماجہ" نے بھی روایت کیا ہے۔

ایک اور حدیث مبارکہ جسکو امام ترمذی نے بھی نقل کیا ہے اور جس کے راوی حضرت اسید بن حضیر الانصاریؓ ہیں آپؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

الصلاة فى مسجد قباء كعمرة

(کہ مسجد قباء میں نماز کا ثواب عمرہ کے ثواب کے برابر ہے۔)

سبحان اللہ! انصار و مہاجرین مکہ والوں سے بڑھ گئے کہ نہ احرام کی ضرورت نہ سعی و طواف کی ضرورت اور نہ حلق و قصر کی ضرورت دو رکعت مسجد قباء میں ادا کریں اور عمرے کا ثواب حاصل کریں۔

آپ بھی مدینہ منورہ قیام کے دوران مکہ مکرمہ کی طرح جتنی بار عمرے کا ثواب حاصل کرنا چاہیں تو آپ اتنے عمروں کا ثواب بآسانی حاصل کر سکتے ہیں اس لئے جب بھی ممکن ہو اس عظیم مسجد کی زیارت کو تشریف لاتے رہیں۔

(2) مسجد الجمعه

اس مسجد مبارک کو بیشار ناموں سے یاد کیا جاتا ہے چند ایک کا تذکرہ کرتے ہیں۔

مسجد جمعه: اس لئے کہتے ہیں کہ اس مسجد کے مقام پر آپ ﷺ نے نماز جمعہ ادا فرمایا تھا۔ جب آپ ﷺ قبا کی بستی مدینہ منورہ تشریف لے جارہے تھے۔

مسجد بنی سالم: اس لئے کہتے ہیں کیونکہ یہ مسجد بنی سالم کے محلّہ میں واقع تھی۔

مسجد الوادی: اس لئے کہتے ہیں کیونکہ یہ وادی رانوناء میں واقع تھی۔ اسی طرح اس مسجد کو مسجد عاتکہ اور مسجد القبیب بھی کہتے ہیں۔

یہ وہ عظیم مسجد ہے جو ابھی تک نبوی ﷺ دور کی یاد تازہ کرتی ہے۔

قباء کی بستی میں قیام اور پھر مسجد قباء کی تعمیر کے بعد بروز جمعۃ المبارک آپ ﷺ جب شہر مدینہ کی طرف روانہ ہوئے تو عاشقان رسول ﷺ کا اتنا زیادہ ہجوم تھا کہ **قصوی اونٹنی** کیلئے بھی چلنا دشوار ہو رہا تھا۔ یہ قافلہ عشاق جب قبیلہ بنی سالم میں پہنچا تو نماز کا وقت ہو چکا تھا۔ آپ ﷺ نے یہاں نماز ادا فرمانے کا حکم فرمایا۔ صحابہ کرامؓ نے اپنی صفیں درست فرمالیں۔ آپ ﷺ نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اس خطبہ کی فصاحت و بلاغت نے صحابہ کرامؓ اور سامعین حضرات پر ایک عجیب کیفیت طاری کر دی۔ اس خطبہ مبارک کے کلمات مبارکہ کتب تاریخ میں ابھی تک محفوظ ہیں۔ آپ ﷺ کی یہ سب سے پہلی اجتماعی نماز جمعہ اور سب سے پہلا خطبہ تھا۔ جس مقام پر آپ ﷺ نے نماز جمعہ ادا فرمایا اس مقام پر بعد میں ایک مسجد تعمیر کر دی گئی۔ جسکو آجکل مسجد جمعہ کے نام سے یاد کرتے ہیں اور مسجد نبوی شریف سے قباء کی طرف جاتے ہوئے بائیں جانب یہ مسجد واقع ہے اور اسکی زیارت کی جاسکتی ہے۔

(3) مسجد الاجابة

اس مسجد کو مسجد بنی معاویہ بھی کہتے ہیں کیونکہ اسی مقام پر انصاری قبیلہ بنی معاویہ آباد تھا۔ اس مسجد میں آپ ﷺ نے ایک طویل دعا فرمائی تھی۔ اور رب تعالیٰ سے اپنی امت کیلئے تین

درخواستیں پیش فرمائی تھیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے ان میں سے دو قبول فرمائیں اسی قبولیت اور اجابت کی وجہ سے اس مسجد کو ''مسجد الا جابۃ'' کہتے ہیں۔

نبی اکرم ﷺ کی نماز اور دعا: حضرت عامر بن سعدؓ اپنے والد محترم سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن آپ ﷺ اس مسجد میں تشریف لائے دو رکعت نماز ادا فرمائی اور ہم نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ نماز ادا فرمائی اس کے بعد آپ ﷺ نے اس مقام پر ایک طویل دعا فرمائی فارغ ہونے کے بعد آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے تین چیزوں کا سوال کیا تھا۔ دو تو مجھے عطا کر دی گئیں اور ایک سے منع کر دیا گیا۔

۱۔ میں نے اپنے رب سے درخواست کی تھی کہ میری امت کو اجتماعی قحط سالی سے تباہ نہ کرنا۔

۲۔ میں نے اپنے رب سے درخواست کی تھی کہ میری امت کو اجتماعی طور پر غرق نہ کرنا۔

۳۔ میں نے اپنے رب سے درخواست کی تھی کہ میری امت کو باہمی اختلافات اور خانہ جنگی میں مبتلا نہ کرنا۔

سو میرے رب نے میری دو درخواستوں کو قبول فرمالیا اور تیسری سے منع کر دیا گیا۔

شارع الستین پر قصر الطائف کے ساتھ یہ مسجد موجود ہے۔ مسجد نبوی ﷺ سے 580 میٹر کے فاصلہ پر ہے۔ اسکی زیارت کا شرف حاصل کیا جاسکتا ہے۔

(4) مسجد بنی أنیف

اس مسجد کو مسجد بنی انیف اس لئے کہتے تھے کیونکہ یہ قبیلہ بنی اُنیف میں واقع تھی لیکن بعد میں اس مسجد کو ''**مسجد مصبح**'' کے نام سے بھی پکارا جانے لگا۔ روایت کے مطابق اس مسجد میں آپ ﷺ نے دو مرتبہ نماز ادا فرمائی ایک مرتبہ صبح کی نماز جب آپ ﷺ قبا سے مدینہ شریف کی طرف روانہ ہوئے اور دوسری مرتبہ جب حضرت طلحہ بن البراءؓ کی تعزیت کیلئے تشریف لائے تو اسی مقام پر آپ ﷺ نے نماز ادا فرمائی تھی۔

یہ مسجد قبا کی بستی سے قریب واقع تھی علامہ محمد الیاس عبدالغنی کی تحقیق کے مطابق 1418 ہجری تک اس مسجد کے کچھ آثار بصورت پتھر باقی تھے۔ اس بندہ ناچیز نے رجب 1421ھ میں اس مسجد کے مقام کو کافی تلاش کیا لیکن اس عظیم مسجد کی زیارت کا شرف حاصل نہ ہو سکا۔

(5) مسجد بنی حرام

یہ مسجد چونکہ جبل سلع پر قبیلہ بنی حرام کے قریب واقع تھی اس وجہ سے اس کو مسجد بنی حرام کے نام سے یاد کیا جاتا ہے رسول اللہ ﷺ نے اس قبیلہ کے لوگوں کو اجازت فرمائی تھی کہ وہ شعب جبل سلع پر جا کر قیام کریں وہاں پر اس قبیلہ نے یہ مسجد تعمیر کی یہ مسجد بھی مدینہ منورہ کی تاریخی اور قدیم مساجد میں سے ایک ہے۔

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے اپنے دور حکومت میں اسکی توسیع کروائی، ابوسالم العیاشیؒ نے اپنے سفر نامہ 1662ء میں اس مسجد کا ذکر کیا ہے۔ اسی طرح ابراہیم عباسی المدنی (متوفی 1300 ہجری) نے اس مسجد کا اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے۔ چودہویں صدی ہجری کے نصف میں ابراہیم العیاشی نے اس تاریخی مسجد کے آثار تلاش کئے اور دوبارہ اس کی تعمیر کروائی۔ علامہ الخیاری (متوفی 1380 ہجری) ذکر کرتے ہیں کہ اب شاید ہی اس مساجد کے کوئی آثار باقی ہوں۔

غار بنی حرام: یہ مبارک غار جبل سلع پر شعب بنی حرام کے قریب واقع تھی روایات سے معلومات ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے غزوہ خندق کے موقع پر رات کے وقت اس غار میں قیام فرمایا اور بعد میں بھی اس مقام پر تشریف لائے ایک مرتبہ اسی غار کے مقام پر آپ ﷺ نے اتنا طویل سجدہ فرمایا کہ حضرت معاذ بن جبلؓ کو خیال ہوا کہ کہیں آپ ﷺ کی روح مبارک پرواز نہ کر گئی ہو اس مبارک غار کا بھی اب پتہ نہیں چلتا۔

(6) مسجد بنی دینار

اس مسجد کو **مسجد الغسالین / مسجد المغسلة اور مسجد المغيسلہ** بھی کہتے ہیں۔ اس عظیم مسجد کے متعلق حضرت یحیٰ بن النضر الانصاریؒ روایت

فرماتے ہیں کہ

ان النبی ﷺ صلی فی مسجد بنی دینار

(کہ آپ ﷺ نے مسجد بنی دینار میں نماز ادا فرمائی)

ایک اور روایت کے مطابق

ان النبی ﷺ کان کثیراً ما یصلی فی مسجد بنی دینار الذی عند الغسالین

(کہ نبی اکرم ﷺ نے مسجد بنی دینار جو الغسالین کے قریب واقع تھی کافی نمازیں اس مسجد میں ادا فرمائیں۔)

(7) مسجد بنی ظفر

اس مسجد کو **مسجد المائدہ اور مسجد البغلة** کے نام سے بھی یاد کرتے ہیں۔ روایات سے پتہ چلتا ہے کہ آپ ﷺ نے اس مسجد میں بھی نماز ادا فرمائی اور اسی مقام پر حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ سے قرآن پاک کی تلاوت سماعت فرمائی۔ جس سے آپ ﷺ پر کافی دیر تک رقت کی کیفیت طاری رہی۔ یہ مسجد جنت البقیع سے مشرقی جانب ''الحرہ الشرقیہ'' میں بنی ظفر کے مکانات کے قریب واقع تھی ایک روایت کے مطابق آپ ﷺ اس مقام کے ایک پتھر پر رونق افروز ہوئے تھے اس پتھر کے بارے میں یہ مشہور ہوا کہ جو بانجھ عورت اس پتھر پر آ کر بیٹھتی تھی تو اللہ تبارک وتعالیٰ اسے اپنے فضل و کرم سے اولاد سے نوازدیتے تھے۔ لیکن اب نہ یہ پتھر موجود ہے اور نہ ہی اس مسجد کے کوئی آثار ملتے ہیں۔

(8) مسجد بنو حارثه

اس مسجد کو مسجد المستراح بھی کہتے ہیں کیونکہ ایک روایت کے مطابق

ان النبی ﷺ جلس فیه للاستراحة اثناء رجوعه من غزوه احد

آپ ﷺ نے غزوہ احد سے واپسی پر اس مسجد میں کچھ دیر کیلئے استراحت یا آرام فرمایا جسکی وجہ سے اسے مسجد المستراح یا مسجد الاستراحہ کہتے ہیں۔ مسجد بنو حارثہ اس لئے کہتے ہیں کیونکہ یہ مسجد قبیلہ بنی حارثہ کی آبادی میں واقع تھی اور وہ لوگ اس مسجد میں نمازیں ادا کیا کرتے تھے

حضرت حارث بن سعیدؓ فرماتے ہیں کہ

ان النبی ﷺ صلی فی مسجد بنی حارثه

(آپ ﷺ نے مسجد بنی حارثہ میں نماز ادا فرمائی)

الحمد اللہ یہ مسجد اب بھی اچھی حالت میں موجود ہے اور جبل احد جاتے ہوئے اسکی زیارت کی جاسکتی ہے۔

(9) مسجد السیدة فاطمه صغریٰؓ

یہ تاریخی مسجد حضرت فاطمہ صغریٰؓ جو حضرت امام حسینؓ کی صاحبزادی تھیں، ان کے مقام گھر کی جگہ تعمیر ہوئی اس وقت یہ مسجد اور گھر مسجد نبوی ﷺ کی توسیع میں شامل ہو چکے ہیں۔

(10) مسجد السقیاء

اس مسجد میں بھی آپ ﷺ نے اپنے صحابہ کرامؓ کے ساتھ نماز ادا فرمائی۔ حضرت علامہ السمہودیؒ کی تحقیق کے مطابق حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے اس مقام پر مسجد تعمیر کروائی تھی لیکن اب یہ مسجد ویران اور اس کے آثار بھی ختم ہو رہے ہیں۔ یہ مسجد مدینہ ریلوے اسٹیشن کے اندر ایک بند فصیل کے اندر واقع تھی۔ اسی مسجد کو "**قبة الرؤوس**" کے نام سے بھی یاد کیا جاتا رہا۔

نبی اکرم ﷺ نے ایک غزوہ پر تشریف لے جاتے وقت یہاں نماز ادا فرمائی تھی اور مدینہ منورہ اور اہل مدینہ منورہ کیلئے خیر و برکت کی دعا فرمائی تھی۔

(11) مسجد الفضیح

نبی اکرم ﷺ نے جب یہودی قبیلہ بنی نضیر کا محاصرہ فرمایا تو آپ ﷺ نے اس مسجد کے مقام پر اپنا خیمہ نصب فرمایا تھا، اسی کے مقام پر محاصرہ کے دوران نمازیں ادا فرماتے رہے۔

یہ مسجد چونکہ ایک اونچے مقام پر تھی۔ اور قریب کے مقامات سے پہلے اس پر سورج کی کرنیں پڑتی تھیں اس وجہ سے اس مسجد کو مسجد الشمس بھی کہا جاتا ہے۔

جیسا کہ مشہور ہے کہ جب حرمت شراب کا حکم آیا تو اس مسجد میں بیٹھے چند اصحاب فضیح نامی شراب استعمال کر رہے تھے اور جیسے ہی انکو حکم ملا تو انہوں نے ساری شراب اس مسجد میں گرا دی یہ غلط ہے۔ حقیقت حال یہ ہے کہ جب حرمت شراب کا حکم آیا تو اس مسجد کے مقام پر (تعمیر مسجد سے پہلے) چند احباب شراب استعمال کر رہے تھے۔

یہ مسجد اب بھی موجود ہے اور مسجد الفضیح کے نام سے مشہور ہے اور وہ مقام جہاں پر شراب گرائی گئی تھی۔ صحن مسجد میں اس مقام کا معائنہ بھی کیا جا سکتا ہے۔ المطریؒ کے قول کے مطابق اس کے اندر 16 ستون تھے۔ جو مرور زمانہ سے بوسیدہ ہوتے گئے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے اس مسجد کو از سر نو تعمیر کروایا یہ مسجد بھی مدینہ منورہ کی قدیم تاریخی اور متبرک مسجد ہے قیام مدینہ کے دوران اس کی زیارت کا شرف ضرور حاصل کریں۔ بندہ ناچیز اکتوبر 2000 میں اس مسجد کے مقام پر حاضر ہوا تصاویر بنائیں

(12) مسجد مشربہ ام ابراھیم

ان النبی ﷺ صلی فی مشربة ام ابراھیم

(آپ ﷺ نے مقام مشربہ ام ابراہیم میں نماز ادا فرمائی۔)

مشربہ باغ یا اس زمین کو کہتے ہیں جو ہمیشہ سرسبز و شاداب رہتی ہے۔ اس مقام پر سیدہ ماریہ قبطیہؓ کے باغات تھے اور یہیں پر سیدنا ابراہیمؓ کی ولادت باسعادت ہوئی تھی اس مقام پر بعد

میں مسجد بنادی گئی جو مسجد مشربہ ام ابراہیم کے نام سے مشہور ہوئی۔ یہ مسجد العوالی کے قریب الحرہ الشرقیہ میں واقع تھی۔لیکن اب اس کے آثار بھی ختم ہو چکے ہیں۔

(13) مسجد ابو ذر غفاری ؓ

اس مسجد کو کافی ناموں سے یاد کیا جاتا ہے۔جن میں چند درج ذیل ہیں۔

۱۔ مسجد السجدہ:- اس مسجد میں آپ ﷺ نے ایک طویل سجدہ فرمایا

۲۔ مسجد الشکر:- اس مسجد میں آپ ﷺ نے سجدہ شکر ادا فرمایا۔

۳۔ مسجد البحیری:- کھجوروں کا ایک باغ جو "البحیر" کے نام سے مشہور تھا اس کے قریب واقع تھی۔

۴۔ مسجد السافلہ:- طریق السافلہ جو سافلہ باغات کو جاتی تھی اس کے قریب واقع تھی۔

اور اب یہ عظیم مسجد "مسجد ابوذر غفاریؓ" کے نام سے مشہور ہے یہ مسجد اب بھی موجود ہے اور اس کی زیارت کی جا سکتی ہے یہ شارع ابی ذرؓ پر واقع ہے جو شارع المطار سے جا ملتی ہے۔

حضرت علی عبدالرحمٰن بن عوفؓ روایت فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ آپ ﷺ اس مسجد کے مقام پر تشریف لائے اور ایک طویل سجدہ فرمایا اس کے بعد آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

ان جبریل أتٰنی فبشرنی، فقال، ان الله عز و جل یقول من صلی علیک صلیت علیه و من سلم علیک سلمت علیه فسجدت لله عزو جل شکرا

(حضرت جبرائیلؑ میرے پاس تشریف لائے مجھے خوشخبری دی اور فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو شخص آپ ﷺ پر ہدیہ درود پیش کرے میں اس پر رحمت نازل کرونگا اور جو آپ ﷺ پر سلام پیش کرے میں اس پر سلامتی نازل کروں گا پس میں اللہ تبارک وتعالیٰ کیلئے سجدہ شکر بجالایا۔)

فضیلتِ درود و سلام اور اس کی اہمیت

مذکورہ بالا حدیث مبارک سے آپ خود درود و سلام کی اہمیت کا اندازہ لگالیں لہٰذا اس کو وظیفہ جان بنالیں تو انشاء اللہ سارے معاملات ٹھیک ہوتے جائیں گے۔

قیام مدینہ منورہ کے دوران ضرور اس مسجد کی زیارت کا شرف حاصل کریں۔

نا قبولِ بارگاہ حق کبھی ہوتا نہیں
غور کے قابل ہے یہ تخصیص و تفرید درود
بڑھ رہی ہے دن بدن توقیر و تقدیسِ سلام
اوج پر ہر روز ہے تجلیل و تمجید درود
اسکی برکت سے عطا ہوتی ہے ہر غم سے نجات
مشکلیں آسان ہوتی ہیں یہ تائید درود
دائمی لطف خدا و مصطفیٰ ﷺ پائیگا وہ
بھا گیا جس دیدہ ور کو حسن جاوید درود

(14) مسجد الرایہ

اس مسجد کو "مسجد ذباب" بھی کہتے ہیں کیونکہ یہ جبل ذباب پر واقع تھی غزوہ خندق کے وقت پر اس مقام پر آپ ﷺ کا خیمہ مبارک نصب تھا اور ان ایام میں آپ ﷺ نے اسی مقام پر نمازیں ادا فرمائیں۔ علامہ السمہودیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے اپنے دور خلافت میں آپ ﷺ کی جائے نماز کی جگہ مسجد تعمیر کروادی تھی۔

(15) مسجد المنارتین

آپ ﷺ نے اس مسجد میں بھی نماز ادا فرمائی یہ مسجد وادی عقیق کے راستے میں واقع تھی۔ بندہ ناچیز نے اس مسجد کے آثار کو کافی تلاش کیا لیکن کامیابی نہ ہوئی۔ علامہ احمد یاسین الخیاری (متوفی 1380 ہجری) بیان کرتے ہیں کہ اس مسجد کے آثار میں چند پتھروں کے علاوہ کچھ بھی باقی نہیں رہا۔

(16) مسجد عروہ

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ وادی عقیق میں میرے پاس آنے والا آیا اور کہا کہ مبارک وادی میں نماز ادا کرو۔

آتنی اللیلة آت فقال صل فی ھذا الوادی المبارک

اس عظیم شرف کے پیش نظر بعد میں اس مقام پر مسجد تعمیر کر دی گئی۔

(17) مسجد ابی بن کعبؓ

حضرت ابی بن کعبؓ مشہور صحابی رسول ﷺ اور مشہور قاریوں میں سے تھے۔ آپ ﷺ ان کے گھر اکثر تشریف لایا کرتے اور آپ سے قرآن پاک کی تلاوت سنا کرتے۔ آپ ﷺ نے یہاں پر کئی نمازیں ادا فرمائیں۔ مدینہ شناسی میں ہے کہ

مسجد ابی ابن کعب در تاریخ مدینہ مکان و منزلی خاص داشته

(تاریخ مدینہ منورہ میں مسجد ابی بن کعبؓ کا ایک خاص مقام ہے۔)

اس مسجد کو مسجد البقیع بھی کہا جاتا تھا۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ یہ مسجد خراب ہوتی گئی۔ سلاطین عثمانیہ نے اسکو دوبارہ تعمیر کروایا۔ لیکن اب اس عظیم مسجد کا کوئی نام و نشان نہیں ملتا۔

(18) مسجد معرّس

حضرت ابوعبداللہ الانصاریؓ فرماتے ہیں کہ مقام ذوالحلیفہ میں دو مسجدیں ہیں بڑی مسجد میں لوگ احرام باندھتے ہیں اور دوسری مسجد (**مسجد معرّس**) کے مقام پر آپ ﷺ نے رات کو کچھ دیر کیلئے قیام فرمایا اور اسی مقام پر صبح کی نماز ادا فرمائی۔

(19) مسجد بنات النجار

یہ عظیم مسجد قبا کے راستے میں مسجد الجمعہ کے بالمقابل واقع تھی ۔ بنی نجار کی بچیاں آنحضرت ﷺ کی مدینہ تشریف آوری کے وقت آپ کی آمد کی خوشی اس مقام پر مشہور اشعار (**طلع البدر علینا**) گا رہی تھیں بعد میں اس مقام پر مسجد بنا دی گئی لیکن اب اس مسجد کے تمام آثار مٹ چکے ہیں۔

اس مسجد کو **مسجد عتبان بن مالک** بھی کہتے ہیں گو کہ اس نام کی کسی مسجد کا "**تاریخ معالم المدینہ المنورہ قدیما و حدیثا**" میں ذکر نہیں ملتا لیکن فارسی کتاب "**مدینہ شناسی**" اور "**المساجد الاثریۃ فی المدینہ المنورۃ**" میں اور دوسری تاریخی کتب میں اس مسجد کے احوال کا تذکرہ ملتا ہے۔

عظیم صحابی رسول ﷺ حضرت عتبان بن مالکؓ کے گھر کے ایک کونہ میں آپ ﷺ نے نماز ادا فرمائی جسکو بعد میں حضرت عتبانؓ نے اپنا مصلٰی بنا لیا۔ ابن شبہ (متوفی 262 ہجری) المطری (متوفی 741 ہجری) اور حضرت علامہ السمہودیؒ (متوفی 911) نے بھی اپنی کتب میں اس مسجد کا تفصیل سے ذکر کیا ہے۔

(20) مسجد الشیخین

یہ مسجد چونکہ موضع شیخین میں واقع تھی اس لئے مسجد الشیخین کے نام سے مشہور ہوئی، موضع شیخین مدینہ منورہ اور جبل احد کے درمیان طریق شرقیہ میں واقع ہے۔ اس مسجد کو **مسجد البدائع اور مسجد الدرع** کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔ آپ ﷺ نے اس مسجد کے مقام پر نماز عصر، نماز مغرب اور نماز عشاء ادا فرمائیں۔

(21) مسجد المصرع

اس مسجد کو مسجد العسکر اور مسجد الوادی کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔ یہ مسجد جبل رماۃ کے ایک طرف واقع تھی۔ لیکن اب اس مسجد کا کچھ پتہ نہیں چلتا اس مسجد میں بھی آپ ﷺ نے نماز ادا فرمائی۔

(22) مسجد الفسح

اس مسجد کو مسجد اُحد بھی کہتے ہیں کیونکہ یہ جبلِ اُحد کے بالکل ساتھ ملی ہوئی ہے اور مسجد الفسح اس لئے کہتے ہیں کہ مختلف روایات کے مطابق اس مقام پر درج ذیل آیت نازل ہوئی تھی۔

یا ایھا الذین آمنوا اذا قیل لکم تفسحوا فی المجالس فافسحوا......

اس مسجد کے مقام پر بھی آپ ﷺ نے یہاں نماز ظہر اور نماز عصر ادا فرمائیں۔

المطری، السمہودی، احمد العباسی اور ابن شبہ نے بھی اپنی کتاب میں اس مسجد کا ذکر کیا ہے۔

بندہ ناچیز جب اس عظیم مسجد کی زیارت کیلئے حاضر ہوا تو دیکھا کہ مسجد عرصہ دراز سے ویران ہو چکی ہے۔ اور سوائے چند ایک پتھروں کے اور کوئی بھی چیز وہاں نہ ملی، ہوسکتا ہے کہ اب وہ پتھر بھی وہاں سے اٹھا لئے گئے ہوں۔

(23) مسجد بنی ساعدۃ

اس مسجد میں بھی آپ ﷺ نے نماز ادا فرمائی یہ مسجد بنی ساعدۃ کے اس مکان کے قریب واقع تھی جہاں پر آپ ﷺ کے وصال کے بعد مسلمانوں نے حضرت ابو بکر صدیقؓ کے خلیفہ منتخب ہونے پر آپکی بیعت واطاعت کی تھی۔ اس مسجد کے آثار کا بھی اب کچھ پتہ نہیں چلتا۔

(24) مسجد فیفاء الخیار

ایک مرتبہ آپ ﷺ فیفاء الخیار کی بستی میں تشریف لائے اور اس مقام پر نماز ادا فرمائی بعد میں اس عظیم مقام پر مسجد تعمیر کر دی گئی۔

(25) مسجد النور

اس مسجد کو "**مسجد العصبہ**" بھی کہتے ہیں کیونکہ یہ مسجد **مقام العصبہ** میں واقع تھی۔ اس مسجد میں بھی آپ ﷺ نے نماز ادا فرمائی۔ یہ مسجد قباء کی جانب غرب ایک باغ میں واقع تھی لیکن اب اس مسجد کے بھی آثار نہیں ملتے۔

(26) مسجد دار سعد بن خیثمہؓ

قیام قبا کے دوران آپ ﷺ لوگوں سے ملاقات کیلئے حضرت سعد بن خیثمہؓ کے گھر رونق افروز ہوتے اور اس گھر میں آپ ﷺ نے کافی نمازیں ادا فرمائیں اسی اہمیت کے پیش نظر بعد میں اس مقام پر مسجد تعمیر کر دی گئی۔ اس مقام کی اس وجہ سے بھی انتہائی اہمیت وفضیلت ہے کہ آپ ﷺ کی مدینہ تشریف آوری سے قبل مسلمانوں نے اس گھر میں نماز جمعہ ادا فرمائی اور حضرت معصب بن عمرؓ نے خطبہ ارشاد فرمایا۔

15 دیں صدی ہجری کی ابتدا تک تو یہ مسجد موجود تھی بعد میں اس مسجد اور حضرت کلثوم بن الہدمؓ کے گھر مبارک کو بھی گرا کر مسجد قباء کی توسیع میں شامل کر دیا گیا۔

مسجد قبا کی زیارت کرنے والو

زائرین دیار حبیب ﷺ جب آپ مسجد قبا کی زیارت اور پھر عمرے کا اجر وثواب حاصل کرنے کیلئے اس مسجد میں تشریف لائیں تو یہ بات بھی آپ کے ذہن میں ضرور رہنی چاہئے کہ مسجد قبا کی اپنی فضیلت اور اہمیت سے قطع نظر اس مسجد کی توسیع میں وہ دو اہم مقامات بھی شامل ہو گئے ہیں جن میں آپ ﷺ نے قیام فرمایا اور نمازیں ادا فرمائیں۔ لہٰذا ان دونوں مقامات کا تصور بھی آپ کے ذہن میں ہونا چاہئے۔ ان دونوں مقامات کا مقام موجودہ مسجد قباء کی ابتدائی صفوں میں مسجد کی دائیں طرف ہے۔ لہٰذا اس مقام کی بھی زیارت کا شرف حاصل کریں اور بندہ ناچیز کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

(27) مسجد الشجرہ

یہ مسجد ذوالحلیفہ کے علاقے میں کیکر کے ایک درخت سے منسوب ہے آپ ﷺ اس کی چھاؤں میں تشریف فرما ہوا کرتے تھے اور جب آپ ﷺ مکہ مکرمہ تشریف لے جایا کرتے تو اسی مسجد میں نماز ادا فرمایا کرتے۔ اسی مقام سے نبی اکرم ﷺ اور صحابہ کرامؓ نے احرام باندھا تھا یہی مسجد مدینہ منورہ کی میقات ہے اس مسجد کو آبیار علیؓ کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔

(28) مسجد القبلتین

آپ ﷺ تھے حالتِ نماز میں جب
یہ ہدایت خدا نے فرمائی
اپنا منہ پھیر لیں سوئے کعبہ
اب ہے وہ قبلہ آپ کا یا نبی ﷺ

اس مسجد کو مسجد بنی سلمہ بھی کہا جاتا تھا کیونکہ یہ قریۂ بنی سلمہ میں واقع تھی۔ تحویل قبلہ کے بعد اس کا نام مسجد القبلتین اور سرکار دو عالم ﷺ امام القبلتین ہو گئے۔

امام بخاری حضرت البراء بن عازبؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے سولہ یا سترہ ماہ تک بیت المقدس کی جانب نمازیں ادا فرمائیں اور پھر اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کی خواہش اور رغبت کی خاطر بذریعہ وحی کعبہ شریف کی طرف نماز ادا کرنے کا حکم نازل فرمایا۔

اکثر مؤرخین کی تحقیق کے مطابق آپ ﷺ ظہر کی نماز ادا فرما رہے تھے پہلی دو رکعتوں میں آپ ﷺ کا چہرہ انور بیت المقدس کی جانب تھا۔ اسی دوران تحویل قبلہ کی آیت نازل ہوئی تو آپ ﷺ نے بقیہ دو رکعت جانب بیت اللہ شریف ادا فرمائیں اور مسجد نبوی ﷺ میں آپ ﷺ نے قبلہ رخ جو پہلی نماز ادا فرمائی وہ نماز عصر تھی۔

(29) مسجد بنی عدی بن النجار

اس مسجد کو "**مسجد دار النابغة**" بھی کہا جاتا تھا۔ روایات میں ہے کہ **ان النبی ﷺ صلی فی مسجد دار النابغه** آپ ﷺ نے مسجد دار النابغہ میں بھی نماز ادا فرمائی۔ اسی مقام کے قریب آپ ﷺ کے والد گرامی حضرت سیدنا عبداللہؓ کی قبر مبارک موجود تھی۔ اب ان دونوں مقامات کی زیارت ممکن نہیں کیونکہ یہ مقامات توسیع میں شامل ہو چکے ہیں۔

(30) مسجد العجوز

یہ مسجد قبیلہ بنی خطمی میں واقع تھی روایات سے معلومات ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے بنی خطمی کی مسجد العجوز میں جو کہ حضرت البراء بن معرورؓ کی قبر مبارک کے پاس تھی نماز ادا فرمائی، اس مسجد کے آثار کا بھی اب کچھ پتہ نہیں چلتا۔

مذکورہ بالا 30 مساجد کے علاوہ بھی بے شمار ایسی مساجد تھیں کہ جن میں آپ ﷺ نے نمازیں ادا فرمائیں لیکن اب ان کے آثار ختم ہو چکے ہیں اور ان کے اسمائے گرامی صرف تاریخ کی کتابوں میں محفوظ ہیں، برکت کیلئے چند اسماء یہاں درج کئے جا رہے ہیں۔

۱.	مسجد الخربة	۲.	مسجد بنی مازن
۳.	مسجد بنی الحارث	۴.	مسجد بنی واقف
۵.	مسجد بنی وائل	۶.	مسجد بنی بیاضة
۷.	مسجد جهین وبلی	۸.	مسجد عتبان بن مالک
۹.	مسجد بنی عبدالاشهل	۱۰.	مسجد بنی امیة
۱۱.	مسجد صدقة الزبیر	۱۲.	مسجد القرصة
۱۳.	مسجد راتج	۱۴.	مسجد بقیع الزبیر

مساجد الفتح

خندق کے مقام پر جو مساجد تھیں وہ ابتداء میں "**مساجد الفتح**" کے نام سے مشہور ہوئیں اور بعد میں خمسة مساجد، ستة مساجد، یا سبعة مساجد کے نام سے مشہور ہوئیں۔

حضرت معاذ بن سعدؓ روایت فرماتے ہیں کہ

ان رسول الله ﷺ صلی فی مسجد الفتح فی الجبل وفی المساجد التی حوله

رسول اللہ ﷺ نے مسجد فتح اور اس کے ارد گرد مساجد میں نمازیں ادا فرمائیں۔

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے اپنے دور خدمت میں ان مقامات پر مساجد تعمیر کروائیں، قبل اس کے کہ ہم ان مساجد کا تفصیلی تذکرہ کریں، سب سے پہلے ان کی تعداد، ان کے اسماء مبارکہ اور ان پر المساجد السبعہ (سات مسجدیں) کا جو اطلاق ہوتا ہے اس کی تفصیل بیان کریں۔

نمبر 1 : جبل سلع پر موجود مساجد کی تعداد

قدیم حوالہ جات سے معلوم ہوتا ہے کہ اس مقام پر چار مساجد تھیں۔

۱۔ مسجد الفتح ۲۔ مسجد سلمان الفارسیؓ

۳۔ مسجد سیدنا علیؓ ۴۔ مسجد ابوبکر صدیقؓ

دوسری دو مساجد، مسجد عمر الخطابؓ، اور مسجد سعد بن معاذؓ کا کتب تاریخ میں حوالہ نہیں ملتا۔

☆ تاریخ المدینہ لابن شبہ (متوفی 262ہجری) نے اس مقام پر مساجد کا ذکر کیا ہے مگر ان کی تعداد کا ذکر نہیں کیا۔

☆ ابن جبیر نے اپنے سفر نامہ (578ہجری) میں اس مقام پر صرف تین مساجد کا ذکر کیا ہے۔ (مسجد علیؓ، مسجد الفتح، مسجد سیدنا سلمان الفارسیؓ)

☆ اخبار مدینہ الرسول ﷺ لابن النجار (متوفی 643ہجری) اس مقام پر چار مساجد کا ذکر کرتے ہیں۔

☆ المطری (متوفی 741ہجری) نے بھی اس مقام پر چار مساجد کا ذکر کیا ہے۔ مشہور مسلم سیاح ابن بطوطہ (متوفی 779ہجری) نے اس مقام پر تین مساجد کا ذکر کیا ہے۔

☆ الفیر وزآبادی (متوفی 817ہجری) الخوارزمی (متوفی 827ہجری) ابوالبقا المکی (متوفی 853ہجری) حضرت علامہ السمہودیؒ (متوفی 911ہجری) نے بھی اس مقام پر چار مساجد کا ذکر کیا ہے۔

☆ ابن جبیر، المطری اور ابن بطوطہ نے جو تین مساجد کا ذکر کیا ہے ان میں مسجد سیدنا ابوبکر صدیقؓ شامل نہیں لیکن ابن النجار اور علامہ السمہودی کی تحقیق سے معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت میں مسجد سیدنا ابوبکر صدیقؓ کی دیواریں گری ہوئی تھیں جسکی وجہ سے ان حضرات نے مسجد سیدنا ابوبکر صدیقؓ کا ذکر نہیں کیا۔

☆ 1947ء میں مدینہ منورہ سے ایک گائیڈ نقشہ شائع ہوا جس میں اس مقام پر ان چار مساجد کے علاوہ دو اور مساجد، مسجد سیدنا عمر الخطابؓ اور مسجد سیدنا سعد ابن معاذؓ کا بھی ذکر ملتا ہے۔

☆ علامہ السید احمد یاسین الخیاریؒ (متوفی 1380 ہجری) نے اپنی کتاب "تاریخ معالم المدینۃ المنورۃ قدیماً وحدیثاً" میں اس مقام پر چھ مساجد کا ذکر کیا ہے۔ لیکن انہوں نے مسجد سعد بن معاذؓ کی جگہ مسجد سیدۃ فاطمۃ الزہراؓ کا ذکر کیا ہے۔

☆ سعودی "ادارۃ الاوقاف والمساجد" کی سال 1409 ہجری کی رپورٹ میں بھی چھ مساجد کا ذکر ملتا ہے۔

نمبر -2 : ان مساجد کے اسماء مبارکہ

مذکورہ بالا تحقیق یا معلومات سے یہ ہی ظاہر ہوتا ہے کہ تمام مؤرخین متقدمین نے اس مقام پر چار مساجد کا ذکر کیا ہے۔ لیکن 1947ء کے نقشے کے مطابق اس مقام پر چھ مساجد کا ذکر ملتا ہے۔ جن کے اسماء مبارکہ اور ترتیب کچھ اس طرح سے ہے۔

۱۔	مسجد الفتح	۲۔	مسجد سیدنا سلمان فارسیؓ
۳۔	مسجد سیدنا علیؓ	۴۔	مسجد سیدنا عمر الفاروقؓ
۵۔	مسجد سیدنا سعد بن معاذؓ	۶۔	مسجد سیدنا ابوبکر الصدیقؓ

لیکن ان میں مسجد سیدتنا فاطمۃ الزہراؓ کا ذکر نہیں ہے۔ اور موقع پر اس وقت جو ترتیب ہے یہ اس سے مطابقت نہیں رکھتی۔ علامہ الخیاری (متوفی 1380 ہجری) تاریخ مدینہ منورہ میں بیان کرتے ہیں کہ تین مساجد کے ناموں میں کچھ اختلاف ہے۔

مسجد الفتح ترتیب میں سب سے پہلی مسجد، نیچے مسجد سلمان الفارسیؓ ان کے اسماء میں کوئی اختلاف نہیں اس کے بعد ترتیب میں مسجد سیدنا علیؓ جو آخری دور میں مسجد سیدنا ابوبکر صدیقؓ کے نام سے مشہور ہوئی۔

اس کے بعد ترتیب میں مسجد سیدنا عمر الفاروقؓ پھر مسجد سیدنا سعد بن معاذؓ جو بعد میں مسجد فاطمہ الزہراؓ کے نام سے مشہور ہوئی اور مسجد سیدنا ابوبکر الصدیقؓ جو بعد میں مسجد سیدنا علیؓ سے مشہور ہوئی۔

یہ ساری تحقیقی اور تاریخی اشکال اپنی جگہ لیکن یہ امر مسلم ہے کہ یہ تمام مساجد تاریخی حیثیت کی حامل ہیں اور اکثر مساجد میں آپ ﷺ نے نمازیں ادا فرمائیں۔

نمبر 3:- ان پر سبعة مساجد (سات مسجدیں) کا اطلاق

یہ مساجد "سبعۃ مساجد" کے نام سے کیوں مشہور ہوئیں حالانکہ یہ چھ مساجد ہیں۔ کچھ کا خیال ہے کہ اسی جبل سلع پر مسجد بنی حرام کی وجہ سے "سبعۃ مساجد" مشہور ہوئیں اور کچھ کے خیال کے مطابق "مسجد الرایہ" کو ساتویں مسجد شمار کرتے ہیں کیونکہ وہ بھی غزوہ خندق کے قریب واقع تھی۔

زمانہ قدیم میں انہیں "مساجد الفتح" کے نام سے یاد کیا جاتا تھا اور چودھویں صدی ہجری کی ابتداء سے "سبعۃ مساجد" پھر "ستۃ مساجد" اور بعد میں ایک طویل عرصہ تک "خمسہ مساجد" (پانچ مساجد) کے نام سے یاد کیا جانے لگا۔ واللہ عالم اب ان مساجد کا تذکرہ کرتے ہیں۔

(1) مسجد الفتح

یہ مسجد جبل سلع کے اس مقام پر بنائی گئی ہے جہاں پر آپ ﷺ غزوہ خندق کے دوران دعا فرمائی اور اس مقام پر اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کی دعا کو قبول فرمایا۔

اس مسجد کو "مسجد الاحزاب" بھی کہتے ہیں کیونکہ اس مقام پر آپ ﷺ نے جو دعا فرمائی تھی اس میں لفظ "احزاب" بھی شامل ہے جسکو امام بخاریؒ نے بھی روایت کیا ہے۔

اللهم اهزم الاحزاب

اس مسجد کو ''مسجد الاعلیٰ'' کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے کیونکہ یہ ایک اونچے یا اعلیٰ مقام پر واقع ہے۔

اس مسجد کی تعمیر حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے کروائی پھر 575 ہجری میں امیر سیف الدین نے اس کی تجدید کروائی اور 1270 ہجری میں عثمانی خلیفہ سلطان عبدالمجیدؒ نے اس کی تعمیر کروائی۔ 1411 ہجری میں حکومت سعودیہ نے بھی اس کی مرمت کروائی۔

نبی اکرم ﷺ کی دعا مبارک

آپ ﷺ نے اس مسجد کے مقام پر تین دن دعا فرمائی (سوموار، منگل اور بدھ) اور بروز بدھ آپ ﷺ کی دعا قبول ہوئی۔ (دعا مبارک)

اللهم منزل الكتب سريع الحساب اللهم اهزم الاحزاب اللهم اهزمهم وزلزلهم لا اله الا الله وحده أعز جنده و نصر عبده و غلب الاحزاب وحده، فلا شئ بعده

(2) مسجد سیدنا سلمان الفارسیؓ

حضرت سلمان الفارسیؓ عظیم صحابی رسول ﷺ جن کے نام پر یہ مسجد ہے آپ کا تعلق فارس (ایران) سے تھا، آپؓ کی آخری آرامگاہ بغداد شریف (عراق) سلمان پاک میں بنی۔ اس بندہ ناچیز کو آپؓ کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام پیش کرنے کا شرف حاصل ہو چکا ہے۔

مسجد الفتح سے تھوڑا سا نیچے اتریں تو سامنے مسجد سیدنا سلمان الفارسیؓ ہے حضرت سلمان الفارسیؓ نے ہی آپ ﷺ کو اس مقام پر خندق کھودنے کی تجویز پیش کی تھی اور بعد میں اس غزوہ کا نام بھی غزوہ خندق پڑ گیا۔ روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ غزوہ خندق کے دوران اس مقام پر بھی آپ ﷺ نے نماز ادا فرمائی تھی۔ جیسا کہ حضرت حارث بن فضل کی روایت ہے۔

ان النبي ﷺ بدأ فصلى أسفل من الجبل يوم الاحزاب ثم صعد فدعا على الجبل

(3) مسجد سیدنا علی بن ابی طالبؓ

مسجد سیدنا سلمان الفارسیؓ سے نیچے اتریں تو سب سے پہلے مسجد سیدنا علیؓ آتی تھی جو بعد میں مسجد ابوبکر صدیقؓ کے نام سے مشہور ہوئی، لیکن پتہ نہیں اس مسجد کو کیوں گرادیا گیا، ایک عرصہ تک اس کا ملبہ پڑا رہا اور بعد میں وہ بھی اٹھوادیا گیا۔

(4) مسجد عمر الفاروقؓ

امیر المومنین المقلب بالفاروقؓ، عشرہ مبشرہ میں شامل شخصیت 23 ہجری میں وصال فرمایا اور آپ ﷺ کے ساتھ دفن ہونے کا عظیم شرف حاصل ہوا۔ مسجد سیدنا عمر الفاروقؓ بھی انہی مساجد کے مقامات پر واقع ہے۔

(5) مسجد سعد بن معاذؓ/مسجد السیدۃ فاطمہؓ

مسجد عمر الخطابؓ کی جانب غرب یہ مسجد واقع ہے۔ حضرت سعد بن معاذؓ نے غزوہ خندق میں انتہائی اہم کردار ادا کیا۔ اسی مسجد کو بعد میں مسجد سیدۃ فاطمۃ الزہراؓ کے نام سے یاد کیا جانے لگا اس مسجد کا مختصر سا حدود اربعہ ہے لیکن اس مسجد کو بھی باہر سے دیوار بنا کر بند کر دیا ہے۔

(6) مسجد سیدنا ابو بکر صدیقؓ

آپ ﷺ کے یار غار، و یار قبر، اول خلیفہ، عشرہ مبشرہ میں شامل شخصیت، سب سے پہلے مسلمان ہونے والے اور سب سے پہلے واقعہ معراج کی تصدیق کرنے والے، آپ ﷺ کی بارگاہ اقدس سے صدیق کا لقب حاصل ہوا، 13 ہجری میں وصال فرمایا مسجد سیدنا ابوبکر صدیقؓ چند سیڑھیاں چڑھ کر آتی ہے جو بعد میں مسجد علیؓ کے نام سے مشہور ہوئی۔ یہ مسجد اب بھی موجود ہے۔

(7) مسجد سیدنا عثمان بن عفانؓ

اس مسجد کے مقام پر بھی آپ ﷺ نے نماز عید ادا فرمائی۔ یہ مسجد بھی بقیہ مساجد کے قریب تھی لیکن توسیعات کے نام پر اس مسجد کے آثار بھی ختم کر دیئے گئے ہیں۔ ''مرآۃ الحرمین'' میں ''ابراہیم رفعت پاشا'' نے بھی اس مسجد کا ذکر کیا ہے کہ یہ مسجد سیدنا علیؓ کے قریب واقع تھی۔

اس وقت جو مسجد مسمی بمسجد عثمان ذی النورین جو کہ باب السلام سے 425 میٹر کے فاصلہ پر واقع ہے۔ اس مسجد کا مذکورہ بالا مسجد سے کوئی واسطہ یا ربط نہیں اور نہ ہی اس مسجد کا شمار متبرک مساجد میں ہوتا ہے، سوائے اس کے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا گھر برائے عبادت ہے۔

(1) مسجد التاجوری بحوش التاجوری

حوش التاجوری ایک بہت بڑا باغ تھا جو ایک عظیم عالم دین جن کو ''الشیخ التاجوری'' کے لقب سے یاد کیا جاتا تھا۔ ان کی ملکیت تھا۔ آپ علمائے ازہر میں سے تھے اور 1000 ہجری میں آپ نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی اور اس باغ کو خریدا۔ آپ حرم نبوی ﷺ میں درس و تدریس کے فرائض سرانجام دیتے تھے۔ آپؒ نے اس باغ میں مسجد تعمیر کی جو گیارہویں صدی ہجری میں ہوئی۔ آپ تیونس کے رہنے والے تھے۔

عثمانی دور میں اس مسجد کی ترتیب و مرمت ہوئی اور ایک مینار بھی بنایا گیا، اور ایک بار پھر سعودی دور حکومت میں اس کو گرا کر ایک نئی اور خوبصورت مسجد قائم کر دی گئی۔ جس کو اب مسجد ''ذی النورین'' کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

(2) مسجد القازانیہ

اس خوبصورت مسجد کی تعمیر "شیخ عبدالستار بن جابر القازانیؒ" نے 1211 ہجری میں کروائی۔ یہ مسجد محلہ جعفر میں "باب الکومۃ" کے قریب واقع ہے۔

(3) مسجد السنوسیۃ

اس مسجد شریف کی تعمیر "محمد بن علی السنوسیؒ" نے 1250 ہجری میں کروائی اس مسجد کا مینار اور محراب قابل دید ہے۔ اس مسجد کے احاطہ میں ایک صحابی رسول ﷺ اور شہید اُحد "رافع بن مالک الزراقیؓ" کی قبر مبارک بھی ہے۔

(4) مسجد بهرام آغا

اس مسجد کی تعمیر سلطنت عثمانیہ کے دور میں "بہرام آغا" نے کروائی۔ اور ساتھ ہی تعلیم کیلئے ایک مدرسہ بھی تعمیر کروایا۔ اس مسجد کی دوبارہ تعمیر کی گئی اور یہ مسجد شارع عنبریہ پر ٹریفک سگنل سے پہلے واقع ہے۔

(5) مسجد العنبریہ یا مسجد سلطان عبدالحمید خانؒ

جب عثمانی خلیفہ سلطان عبدالحمید خانؒ مدینہ منورہ میں حجاز ریلوے سٹیشن کی تعمیر سے فارغ ہوا تو اس نے چاہا کہ اس کے ساتھ ایک مسجد بھی تعمیر کی جائے۔ چنانچہ اس نے عثمانی ترکوں کے بہترین انجینئروں کو بلوا کر اس مسجد کی تعمیر شروع کروائی جس میں کالے رنگ کا پتھر استعمال کیا گیا۔ اس مسجد کی ساری کی ساری تعمیر ایک گنبد کے نیچے ہوئی ہے۔ یہ مسجد اب بھی موجود ہے اور دیکھی جا سکتی ہے۔

(6) مسجد قبا کے راستے میں مسجد "خلیل آغا"

اس چھوٹی سے مسجد کی تعمیر ایک عالم عظیم جناب "محمد خلیل آغا" جو عثمانی دور حکومت میں حرم نبوی ﷺ کے علماء میں سے تھے۔ انہوں نے اپنے ذاتی مال سے یہ مسجد تعمیر کروائی۔

وہ مقامات/مساجد جہاں پر نبی اکرم ﷺ نے نماز عیدین اور نماز استسقاء ادا فرمائیں

شاید کچھ لوگ حیران ہوتے ہوں گے کہ مسجد نبوی ﷺ سے قریب مختصر سی مسافت پر خلفاء راشدین کی موجود مساجد کی تعمیر کیوں کر ممکن ہوئی لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ تمام مساجد عہد نبوی ﷺ میں موجود نہ تھیں۔ اس مقام پر ایک انتہائی کھلا میدان (میدان المناخہ) ہوا کرتا تھا اور آپ ﷺ نے اس مقام پر تعمیرات کی پابندی بھی لگائی ہوئی تھی کیونکہ آپ ﷺ اس میدان کے مختلف مقامات پر نماز عید اور نماز استسقاء ادا فرمایا کرتے تھے۔ بعد میں اسی مقام پر مسجد نبوی شریف سے قریب میدان میں ''مسجد المصلیٰ'' جس کو مسجد الغمامہ بھی کہتے ہیں، تعمیر کی گئی۔ جہاں پر آپ ﷺ آخری سالوں میں نماز عید ادا فرماتے رہے۔

حضرت ابو بکر صدیقؓ کا زمانہ خلافت آیا تو آپؓ نے ان مقامات میں سے چند مقامات پر عید کی نماز کروائی، بعد میں جس مقام پر حضرت ابو بکر صدیقؓ نے نماز ادا فرمائی وہ مسجد سیدنا ابو بکر صدیقؓ سے مشہور ہوگئی اور اسی طرح بقیہ مساجد تعمیر ہوتی گئیں۔

علامہ السمہودیؒ کی تحقیق کے مطابق آپ ﷺ نے اس میدان میں پہلی عید 2 ہجری میں ادا فرمائی۔

ابن شبہ (متوفی 262 ہجری) بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے اس میدان کے جن جن مقامات پر نماز عید ادا فرمائی وہ کچھ اس طرح ہیں۔

۱۔ ''دار الشفاء'' کے پاس
۲۔ محلہ ''الدوس'' میں
۳۔ ''دار الحکیم'' کے گھر کے صحن میں
۴۔ مقام ''آل درۃ'' میں
۵۔ حضرت ''کثیر بن الصلت'' کے گھر کے مقام پر
۶۔ مقام ''احجار حناطین'' کے پاس
۷۔ ''أطم بن زریق'' کے پاس

مذکورہ مقامات میں چند گھروں اور محلوں کا ذکر ہے یہ اس وقت موجود نہ تھے بلکہ آپ ﷺ کے وصال کے بعد تعمیر ہوئے۔

اسی ''میدان المناخہ میں آپ ﷺ نماز استسقاء بھی ادا فرمایا کرتے تھے۔ اب ان مساجد کا تذکرہ کرتے ہیں۔

(1) مسجد المصلیٰ

اسے ''مسجد الغمامہ'' بھی کہتے ہیں۔اور ''باب السلام'' سے نصف کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔اس مقام پر آپ ﷺ عیدین کی نماز ادا فرمایا کرتے تھے۔ایک مرتبہ آپ ﷺ اس مقام پر نماز استسقاء ادا فرما رہے تھے کہ ایک بادل نے آ کر آپ ﷺ پر سایہ فرمالیا تھا۔بادل کو عربی میں غمام کہتے ہیں اسی وجہ سے اس مسجد کو ''مسجد الغمامہ'' بھی کہتے ہیں۔

(2) مسجد ابو بکر صدیقؓ

یہ مسجد بھی اس مقام پر بنائی گئی جہاں پر آپ ﷺ نے نماز عید ادا فرمائی تھی۔مسجد ابوبکر صدیقؓ مسجد غمامہ سے 40 میٹر کے فاصلے پر ہے۔یہ مسجد ایک محلّہ ''العریفیۃ'' میں واقع تھی۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اپنے دور خلافت میں اس مقام پر نماز عید ادا فرمائی جس کی وجہ سے یہ مسجد ابوبکر صدیق کے نام سے مشہور ہوگئی۔موجودہ عمارت کی تعمیر عثمانی خلیفہ سلطان محمود خان کے زمانہ میں ہوئی۔

(3) مسجد سیدنا علیؓ

اس مسجد کے مقام پر بھی نبی اکرم ﷺ نے نماز عید ادا فرمائی یہ مسجد نبوی ﷺ سے 290 میٹر اور مسجد غمامہ سے 122 میٹر کے فاصلہ پر واقع ہے۔حضرت علیؓ نے اس مسجد کے مقام پر نماز عید کی امامت فرمائی۔بعد ازاں پرانی عمارت گرادی گئی اور توسیع کے ساتھ نئی عمارت تعمیر ہو چکی ہے۔

علامہ السمہودیؒ بیان کرتے ہیں کہ سب سے پہلے حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے اس مسجد کی تعمیر کروائی پھر گورنر مدینہ منورہ ''زین الدین ضیغم'' نے اس کی تعمیر کروائی،تمام مؤرخین نے اپنی کتب میں اس عظیم مسجد کا تفصیل سے ذکر کیا ہے۔

(4) مسجد سیدنا عمر الفاروقؓ

حضرت سیدنا عمر الفاروقؓ کی نسبت سے اس کو مسجد عمرؓ کہا جاتا ہے۔ یہ مسجد غمامہ سے 133 میٹر کے فاصلہ پر واقع ہے۔ موجودہ عمارت عثمانی خلیفہ ''سلطان عبدالمجیدؒ'' کی تعمیر کردہ ہے۔ بعض مؤرخین کا خیال ہے کہ یہ مسجد ''مقام آل درہ'' جہاں پر آپ ﷺ نے نماز عید ادا فرمائی تھی۔ اس مقام پر بنائی گئی ہے۔ حضرت عمر فاروقؓ نے اپنے دورِ خلافت میں اس مقام پر نماز ادا فرمائی۔

(5) مسجد سیدنا بلال ابن رباح الحبشیؓ

اس مسجد کے مقام پر بھی آپ ﷺ نے نماز عید ادا فرمائی۔ حضرت بلال حبشیؓ اس مسجد میں نوافل ادا کیے کرتے تھے۔ جس کی وجہ سے یہ مسجد آپؓ کے نام سے منسوب ہوگئی۔ یہ مسجد اس وقت موجود نہیں ہے۔ کیونکہ اس کو شہر مدینہ کی توسیع میں شامل کر دیا گیا ہے۔

موجودہ مسجد مسمی بلال الحبشیؓ جو شارع الامیر عبدالمحسن (شارع قربان) پر باب السلام سے 610 میٹر کے فاصلہ پر ہے اس کا مذکورہ بالا متبرک و تاریخی مسجد سے کوئی تعلق نہیں۔ اس کی تعمیر بالکل قریبی دور میں ہوئی ہے اور اس کو شیخ محمد حسین ابوالعلا نے تعمیر کروایا ہے۔ اس مسجد کا کوئی تاریخی پس منظر نہیں سوائے اس کے کہ یہ مسجد برائے عبادت ہے۔ کچھ زائرین کو اس مسجد کی طرف بھی بغرض زیارت جاتے دیکھا گیا ہے۔ لہٰذا اس بات کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے کیونکہ اصل مساجد جن کا آپ ﷺ سے تعلق تھا ان کو تو گرا دیا گیا ہے۔ لیکن اسی نام سے دوسرے مقامات پر نئی مساجد تعمیر کروا دی گئی ہیں۔

(6) مسجد القشلہ یا مسجد العسکر

روایات اور کتب تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ اس مسجد کے مقام پر بھی نبی اکرم ﷺ نے نماز عید ادا فرمائی لیکن اب اس مسجد کے آثار بھی شہر مدینہ کی توسیع میں گم ہو چکے ہیں۔

متبرک و تاریخی مکانات

مدینہ منورہ کے متبرک اور تاریخی آثار میں اس کے مکانات بھی ایک عظیم اور اہم مقام رکھتے ہیں۔ "تاریخ معالم المدینہ المنورہ قدیماً وحدیثاً" کے مطابق ان متبرک و تاریخی مکانات کی تعداد (11) تھی، مرور زمانہ سے اور مناسب دیکھ بھال نہ ہونے کے نتیجہ میں یہ مکانات بھی اپنی حیثیت برقرار نہ رکھ سکے۔ اکثر مکانات مسجد نبوی ﷺ کے قریب واقع تھے۔ اس لئے رفتہ رفتہ وہ مسجد کی توسیع میں شامل ہوتے رہے اور جو باقی رہ گئے وہ بھی ماضی قریب کی عظیم توسیعات کے دوران مسجد نبوی ﷺ میں شامل کر دیئے گئے۔

ان متبرک مکانات کی یادیں اب صرف کتابوں میں ہی محفوظ ہیں۔ گو کہ ان کی زیارت تو ممکن نہیں لیکن ان کا تذکرہ خیر و برکت سے کم نہیں کیونکہ ان میں سے اکثر مکانات وہ تھے جن میں آپ ﷺ تشریف لائے اور قیام فرمایا۔ اب ان مکانات کا ترتیب وار تذکرہ کرتے ہیں۔

(1) حضرت ابو ایوب انصاریؓ کا مبارک گھر

جب آئے طیبہ، محبوب کریم حضرت باری
بنا مسکن مکان حضرت ایوب انصاریؓ
وہ گھر جس میں رہائش رکھتے تھے ایوب انصاریؓ
حقیقت یہ ہے، وہ ملکیت تھی سرور دیں کی
بلندی آسمانوں کی فدا اس گھر کی عظمت پر
مکین سدرہ کو بھی رشک ہے اس کی سعادت پر

یہ وہ مبارک گھر ہے کہ جس میں نبی اکرم ﷺ مدینہ تشریف آوری کے وقت قیام پذیر ہوئے اس گھر کی تعمیر شاہ یمن (تبع) نے کروائی تھی۔ جسکا پورا نام **"تبان اسعد کلکیکرب"** تھا شاہ یمن کا جس وقت مدینہ منورہ سے گزر ہوا تو اس کے لشکر کے ساتھ چار سو علماء پر مشتمل ایک جماعت بھی تھی۔ کچھ عرصہ قیام کے بعد بادشاہ نے جب مدینہ منورہ سے کوچ کا

جائیں گے۔ یہ بات آپ ﷺ کی ولادت باسعادت سے ایک ہزار سال پہلے کی ہے۔ بادشاہ نے ان سے جب اس کی وجہ دریافت کی تو انہوں نے کہا کہ ہماری کتابوں میں جس نبی کا ذکر اور جسکا نام ''محمد ﷺ'' یا ''احمد ﷺ'' ہوگا یہ عظیم شہر انکی ہجرت گاہ بنے گا۔ اسلئے ہم یہاں پر ہی قیام کریں گے شاید ہماری ان سے ملاقات ہوجائے، ہم انکی زیارت کا شرف حاصل کریں اور ان پر ایمان لائیں یا پھر ہماری آئندہ نسلوں میں کوئی بھی ان کا زمانہ پائے تو ان پر ایمان لے آئے، اس سارے واقعہ کو سننے کے بعد بادشاہ نے بھی ارادہ کرلیا کہ وہ بھی یہاں قیام کرے گا چنانچہ بادشاہ نے حکم دیا کہ ان چار سو علماء کیلئے چار سو گھر تعمیر کیے جائیں چار سو کنیزیں خریدیں اور ان کا نکاح ایک ایک عالم سے کردیا۔ پھر ہر عالم کو اتنا مال و متاع دیا کہ وہ آسانی سے اپنے اخراجات کرسکیں پھر ایک خط نبی اکرم ﷺ کے نام تحریر کیا جسکا مختصر ترجمہ کچھ اس طرح ہے۔

اے اللہ کے رسول ﷺ میں آپ ﷺ پر اور آپ ﷺ کی کتاب پر ایمان لایا میں نے آپ ﷺ کا دین قبول کیا اگر مجھے آپ کی زیارت نصیب ہوجائے تو یہ میری انتہائی خوش قسمتی ہوگی اگر مجھے زیارت نہ ہوسکی تو آپ ﷺ میری شفاعت ضرور فرمائیں اگر میری زندگی نے وفا کی اور میں نے آپ ﷺ کا زمانہ پالیا تو میں آپ کا وزیر بنوں گا اور تلوار کے ساتھ آپ ﷺ کے دشمنوں سے جہاد کروں گا۔

شهدت على أحمد ﷺ أنه
رسول من الله بارى النسم
ولو مد عمرى الى عمره
لكنت وزيراً له وابن عم

مذکورہ خط کو شاہ یمن نے سونے کے ساتھ سربمہر کیا اور پھر ان علماء میں سے سب سے بڑے عالم کے سپرد کردیا اور ان سے گزارش کی کہ اس خط کو حضور ﷺ کی خدمت میں پیش کیا جائے اور اگر وہ پیش نہ کرسکے تو وہ اپنی اولاد در اولاد وصیت کرتا جائے کہ جسکو وہ مبارک زمانہ دیکھنا نصیب ہو وہ یہ خط حضور پاک ﷺ کی خدمت میں پیش کردے۔

شاہ یمن کا انتقال ہو گیا اور ایک ہزار سال بعد آپ ﷺ کی ولادت با سعادت ہوئی اور پھر جب آپ ﷺ کی زندگی گزارنے کے بعد مدینہ پاک کی طرف ہجرت فرماتے ہیں اور اہل مدینہ کو یہ خبر ملتی ہے تو وہ آپس میں مشورہ کرتے ہیں کہ اس عظیم خط کو کس طرح آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا جائے چنانچہ با اتفاق رائے قبیلہ انصار سے ایک نہایت ہی سمجھ دار اور معزز آدمی جس کا نام "**ابو لیلیٰ**" تھا اسکو خط دے کر آپ ﷺ کی خدمت میں روانہ کرتے ہیں۔

"**ابو لیلیٰ**" نے اس خط کو نہایت احتیاط سے اپنے سامان میں چھپایا ہوا تھا۔

غیب کسے کہتے ہیں؟

سفر طے کرنے کے بعد وہ آپ ﷺ کی خدمت میں ابھی پہنچا ہی تھا تو قربان جائیں اپنے آقا و مولیٰ ﷺ پر کہ ابھی وہ شخص اپنا تعارف نہیں کرواتا لیکن آپ ﷺ اسے دیکھتے ہی ارشاد فرماتے ہیں۔

انت ابو لیلی تم ابو لیلیٰ ہو

وہ جواب میں کہتا ہے کہ جی۔ جس پر آپ ﷺ اس سے پوچھتے ہیں کہ شاہ یمن تبع کا خط تمہارے پاس ہے یہ سن کر وہ شخص حیران و پریشان ہو جاتا ہے اور آپ ﷺ سے سوال کرتا ہے کہ کیا آپ جادوگر تو نہیں؟ آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ نہیں بلکہ میں محمد رسول اللہ ﷺ ہوں اور فرمایا کہ

هات الكتب الذی عندک

کہ تم مجھے وہ خط دو جو تمہارے پاس ہے ابو لیلیٰ اس پریشانی کے عالم میں اپنے سامان میں چھپا ہوا خط نکال کر آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کرتا ہے اور آپ ﷺ حضرت ابو بکر صدیقؓ کو یہ خط پڑھنے کیلئے دیتے ہیں آپ ﷺ نے خط سن کر فرمایا۔

مرحبا بالأخ الصالح

کہ میں اپنے نیک بھائی کو خوش آمدید کہتا ہوں۔

اس عظیم بادشاہ یمن کی نبی اکرم ﷺ سے عقیدت اور بے انتہا محبت کا اندازہ اس بات سے لگائیں کہ اس نے آپ ﷺ کی ولادت سے ایک ہزار سال قبل ایک گھر نبی اکرم ﷺ کیلئے بنوایا کہ جب آپ ﷺ اس شہر کی طرف ہجرت کریں گے تو اس میں ٹھہریں گے اسی لئے تو قباء کی بستی سے مدینہ شریف تک جب لوگ آپ کو اپنے ہاں ٹھہرنے کی دعوت دیتے تو آپ ﷺ ارشاد فرماتے تھے

خلوا سبیلها فانها مأمورة

کہ میری اونٹنی کا راستہ چھوڑ دو اسے اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے پتہ ہے کہ کس جگہ کیلئے وہ مامور ہے۔ بالآخر اونٹنی شاہ یمن کے گھر کے قریب آکر بیٹھ جاتی ہے۔ جو نسل در نسل چلتا ہوا حضرت ابوایوب انصاریؓ تک پہنچا تھا۔ آپؓ اسی عظیم عالم کی اولاد میں سے تھے یہ گھر آپ کی ملکیت نہ تھا بلکہ آپؓ بادشاہ یمن کے نمائندے کی حیثیت میں اس گھر کی حفاظت پر مامور تھے کیونکہ اصل میں یہ گھر حضور ﷺ کیلئے ہی شاہ یمن نے ہدیہ کرنے کیلئے بنوایا تھا۔ (اس واقعہ کو ابن اسحاق اور امام ابن ھشام نے بھی اپنی کتابوں میں تفصیل سے ذکر کیا ہے)

یہ ہی وہ عظیم گھر تھا کہ جس میں ایک عرصہ آپ ﷺ قیام پذیر رہے اور اسی عظیم گھر میں آپ ﷺ پر قرآن پاک نازل ہوتا تھا اور حضرت جبرائیلؑ آپ کی خدمت میں اس گھر میں تشریف لایا کرتے تھے۔ اس سے بڑھ کر بھی دنیا کا کوئی گھر متبرک ہوگا؟

حضرت امام السھیلیؒ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت ابوایوب انصاریؓ کے بعد یہ گھر ایک شخص "**افلح**" کو منتقل ہوا جنہوں نے بعد میں یہ گھر مغیرہ بن عبدالرحمٰن کو ایک ہزار دینار کے بدلے فروخت کر دیا پھر ملک شہاب الدین غازی نے خرید کر اس میں ایک مدرسہ بنایا جس کا نام "**مدرسه شهابیه**" رکھا گیا۔

تیرھویں صدی ہجری کے اواخر میں اس گھر کی دوبارہ تعمیر ہوئی اور یہ لوگ اس عظیم گھر کی زیارت کا شرف حاصل کرتے رہے۔ لیکن اب ہماری آنکھیں اس مبارک گھر کو تلاش کرتے کرتے تھک بھی جائیں لیکن اب ہم اس متبرک اور تاریخی گھر کی کبھی بھی زیارت نہ کر سکیں گے

کیونکہ 1407 ہجری میں یہ مبارک اور عظیم گھر مسمار کر دیا گیا اور اس کے رقبے کو مسجد نبوی ﷺ کی توسیع میں شامل کر دیا گیا۔

قربان جائیں ان قدسی نفوس حضرات پر جنہوں نے اس غیر ترقی یافتہ دور میں بھی آپ ﷺ کی ولادت باسعادت سے ایک ہزار سال قبل اور 1400 سال بعد اس عظیم گھر کی حفاظت کی اور آج ہم جسے جدید سائنسی اور ترقی کا دور کہتے ہیں ہم اس عظیم گھر کی حفاظت نہ کر سکے۔ کاش کسی طریقہ سے اس عظیم گھر کے کچھ آثار اور نشانیاں ہی اپنی آئندہ نسلوں کیلئے محفوظ کر لیتے۔ لیکن اصل میں بات کچھ اور ہی تھی۔ ....

اب حضرت ابوایوب انصاریؓ کے گھر کی زیارت تو ناممکن ہے لیکن جس مقام پر حضرت ابوایوب انصاریؓ آرام فرما ہیں۔ آپ اس مقام کی زیارت کا شرف حاصل کر سکتے ہیں۔ اس بندہ ناچیز کو بھی اس مقام پر حاضری کا شرف حاصل ہو چکا ہے۔ حضرت ابوایوب انصاریؓ کا مزار مبارک ترکی کے ایک خوبصورت شہر استنبول کے ایک سرے پر مرجع خلائق ہے مزار مبارک ایک اونچے چبوترے میں ہے۔ اور ترکی فن تعمیر کا بہترین شاہکار ہے۔ یہ ایک انتہائی پر کیف مقام ہے، ترکی کے اکثر لوگ سکون قلب کے لئے یہاں حاضر ہوتے ہیں۔ مزار مبارک کی عمارت میں آنحضرت ﷺ کا نقش قدم بھی محفوظ ہے۔ جس پر لکھا ہوا ہے۔

ھذا نقش قدم پیغمبری ﷺ

یہ میرے پیغمبر ﷺ کے قدم مبارک کا نشان ہے

مزار مبارک کے ساتھ ایک خوبصورت مسجد بنام مسجد سیدنا ابوایوب انصاریؓ ہے۔ بہترین قسم کے فانوس اور قیمتی سرخ قالین مسجد کی زینت میں اضافہ کرتے ہیں۔ اس سارے علاقے کو ترک لوگ ''ایوب سلطان'' کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ ہمیں ایک ترک شخص نے بتایا کہ ترکی میں جس شخص کو بھی سکون قلب کی تلاش ہو تو وہ استنبول میں حضرت ابوایوب انصاریؓ کے مزار مبارک پر حاضری دیتا ہے۔ یا پھر قونیہ شریف میں حضرت مولانا جلال الدین رومیؒ کی خدمت میں حاضر ہوتا ہے۔ (استنبول کی بقیہ زیارات اور قونیہ شریف میں حضرت مولانا رومؒ کی خدمت میں

حاضری کی تفصیل بندہ ناچیز کی کتاب ''زیارات مقدسہ'' میں رنگین تصاویر کے ساتھ ملاحظہ فرمائیں) اب اصل موضوع کی طرف واپس چلتے ہوئے مدینہ منورہ کے باقی متبرک مکانات کا ذکر کرتے ہیں۔

(2) حضرت عمر فاروقؓ کا مبارک گھر

حضرت عمر فاروقؓ کا یہ مبارک گھر مدرسہ محمودیہ کی شمالی دیوار کے نیچے ''باب رحمت'' کی طرف ایک تہہ خانہ کی شکل میں موجود تھا مدرسہ محمودیہ مسجد نبوی کی توسیع میں گرا دیا گیا اور ساتھ ہی یہ مبارک گھر بھی مسجد نبوی کی توسیع میں شامل ہو گیا۔

(3) حضرت خالد بن الولیدؓ کا گھر

حضرت خالد بن ولیدؓ کا مکان حضرت ابوبکر صدیقؓ کے مکان کی ایک جانب واقع تھا۔ اور بہت چھوٹا اور تنگ سا مکان تھا۔ ایک مرتبہ حضرت خالد بن ولید نے رسول اللہ ﷺ سے مکان کی تنگی اور چھوٹے پن کا شکوہ کیا تو آپ ﷺ نے حضرت خالد بن الولیدؓ سے فرمایا۔

ارفع البناء فی السماء و سل الله السعة

اسکو آسمان کی طرف اونچا اٹھاؤ اور اللہ تبارک وتعالیٰ سے اس کی وسعت کی دعا کرو۔

اس وقت اس گھر کے کوئی آثار نہیں ملتے کچھ حصہ تو سڑک میں آ گیا اور باقی سارے کا سارا مسجد نبوی ﷺ کی توسیع میں شامل ہو گیا۔

یہ وہی خالد بن الولیدؓ ہیں کہ جن کو نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ اقدس سے **سیف الله** (اللہ کی تلوار) اور **سیف الرسول** ﷺ (رسول ﷺ کی تلوار) کا خطاب ملا۔ آپؓ نے بے شمار جنگوں میں حصہ لیا۔ آپؓ کے جسم کا کوئی حصہ ایسا نہ تھا۔ جس پر تیر، تلوار، یا نیزے کے زخموں کے نشان نہ تھے۔ آپؓ ہر جنگ میں شہادت کی خواہش لے کر شریک ہوتے لیکن آپ کو شہادت نصیب نہ ہوئی اور آپؓ کو اس بات کی مرتے دم تک حسرت رہی لیکن جسے حضور پاک ﷺ نے سیف اللہ اور سیف الرسول ﷺ کے لقب سے نوازا ہو، اسے میدان جنگ میں کون شہید کر سکتا تھا۔

اب اگر ہم حضرت خالد بن الولیدؓ کے گھر کی زیارت نہیں کر سکتے تو چلیں ملک شام کے ایک خوبصورت شہر ''**حمص**'' میں آپؓ کے مزار مبارک کی زیارت کا شرف تو حاصل کر سکتے ہیں۔ اس بندہ ناچیز کو آپؓ کی خدمت میں حاضری کا شرف حاصل ہو چکا ہے۔

(4) حضرت عبداللہ بن عمرؓ الخطاب کا گھر

مسجد نبوی ﷺ کی جانب جنوب جو گھر ''دار العشرۃ'' کے نام سے معروف تھا وہ گھر حضرت عبداللہؓ بن عمر الخطابؓ، کا گھر تھا۔ یہ گھر آپؓ کو حضرت عثمان غنیؓ کی طرف سے اس حجرہ سیدۃ حفصہؓ کے بدلے میں ملا تھا۔ جسکو حضرت عثمان غنیؓ نے اپنے دور خلافت میں مسجد نبوی ﷺ میں شامل کر لیا تھا۔ اسی گھر میں وہ ستون (ممبر) بھی موجود تھا جس پر حضرت بلال حبشیؓ نبی اکرم ﷺ کے دور میں اذان دیا کرتے تھے۔

(5) حضرت مروان بن الحکم کا گھر

یہ گھر باب السلام کے قریب تھا اور دور قدیم میں یہ گھر حکام مدینہ منورہ کے تصرف میں تھا۔ حضرت امیر معاویہؓ کے دور حکومت میں مروان بن الحکم مدینہ منورہ کا حاکم تھا۔ مسجد نبوی ﷺ کے دروازے ''باب السلام'' کو اس زمانہ میں ''باب مروان'' کہا جاتا تھا یہ ہی وہ مروان ہے جس نے مدینہ منورہ میں ''العین الزرقاء'' (نیلی نہر) کھدوائی تھی۔ یہ گھر بھی سعودی توسیعات میں ختم ہو چکا ہے۔

(6) حضرت حسنؓ بن زیدؓ کا گھر

حضرت حسنؓ بن زیدؓ کی کنیت ابو محمد تھی اور آپ حضرت علیؓ کی اولاد میں سے تھے آپ اپنے زمانہ میں **شیخ بنی ھاشم** کے نام سے مشہور ہوئے۔ حضرت حسن بن زیدؓ کا گھر بھی مسجد نبوی ﷺ کے بالکل قریب واقع تھا۔ علامہ سمہودیؒ کو اس گھر کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔ **شیخ الاسلام شیخ عارف حکمت** عثمانی دور حکومت کی ایک اہم شخصیت تھیں۔ آپ نے اس مکان کو خریدا اور اس جگہ پر ایک بہت بڑی لائبریری قائم کی۔ جو بعد میں **مکتبہ**

شیخ عارف حکمت کے نام سے مشہور ہوئی۔ اب یہ جگہ اور لائبریری دونوں مسجد نبوی ﷺ کی عظیم توسیعات میں گم ہوگئی ہیں۔

(7) حضرت جعفر الصادقؓ کا گھر

یہ گھر مسجد نبوی ﷺ کے جنوب مشرق میں حضرت ابوایوب انصاریؓ کے گھر کے ساتھ واقع تھا یہ گھر ابتدائی دور میں حضرت حارثہ بن نعمان انصاریؓ کے پاس تھا اس کے بعد حضرت جعفر صادقؒ کو منتقل ہوا۔ نویں صدی ہجری میں مسجد نبوی ﷺ کے امام و شیخ شاہین الجمالیؒ نے خرید کر اس کو اپنا مسکن بنایا، بعد میں یہ گھر نائب الحرم کے پاس رہا۔ اسی گھر کا کچھ حصہ پہلی سعودی توسیع میں آیا اور بعد کی توسیعات میں یہ گھر سارے کا سارا مسجد نبوی ﷺ میں شامل ہوگیا۔

(8) حضرت عثمان غنیؓ کا مبارک گھر

یہ عظیم گھر بھی اب مسجد نبوی ﷺ کی عظیم توسیع میں شامل ہو چکا ہے۔ مدینہ منورہ کے اس دور کا یہ عالیشان گھر تھا۔ اسی گھر میں سیدنا عثمان غنیؓ کی شہادت واقع ہوئی۔ ایک روایت کے مطابق اسی گھر میں عظیم اسلامی **سلطان صلاح الدین ایوبیؒ** کے والد محترم اور سلطان کے چچا **اسد الدین شیر کوہ** کی قبور تھیں۔

(9) حضرت ابو بکر صدیقؓ کا مسکن مبارک

یہ ہی وہ گھر تھا جس میں خلیفہ اول سیدنا ابوبکر صدیقؓ کی وفات ہوئی لیکن اب اس گھر کے کوئی آثار باقی نہیں ہیں۔

(10) حضرت ریطہؓ بنت العباسؓ کا گھر

یہ گھر "**باب النساء**" کے سامنے واقع تھا پہلے اس دروازے کا نام "باب ریطہ" تھا، اس گھر کا کچھ حصہ گرا کر سڑک میں شامل کرلیا گیا اور بقیہ حصہ بعد کی تعمیرات میں شامل ہوگیا۔

بلغ العلیٰ بکمالہ
پہنچے بلندی کو اپنے کمال سے
کشف الدجیٰ بجمالہ
دور کر دیا اندھیرے کو اپنے جمال سے
حسنت جمیع خصالہ
حسین ہیں ان کی سب خصلتیں
صلو علیہ وآلہ
درود بھیجو ان پر اور ان کی آل پر (سعدی)

باب پنجم
مدینہ منورہ کے متبرک و تاریخی
کنوئیں
نہریں
پہاڑ
وادیاں
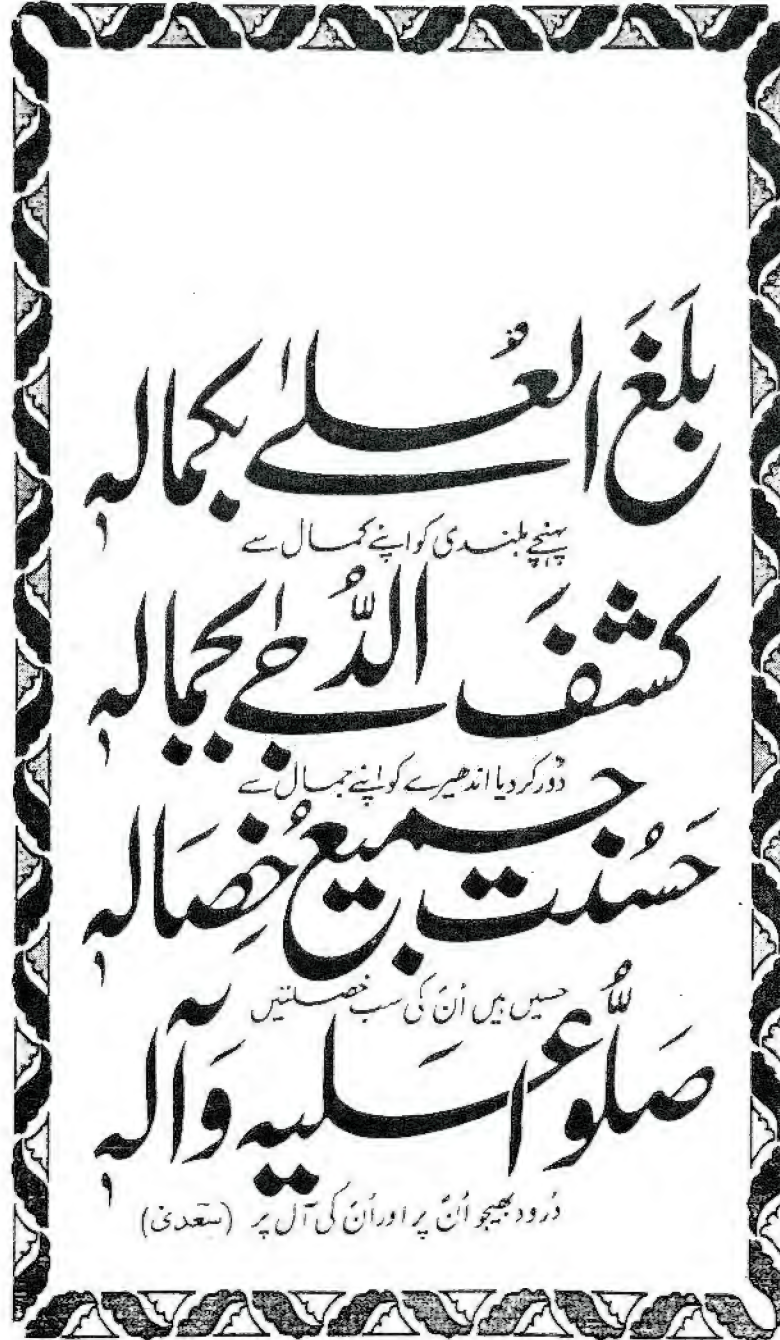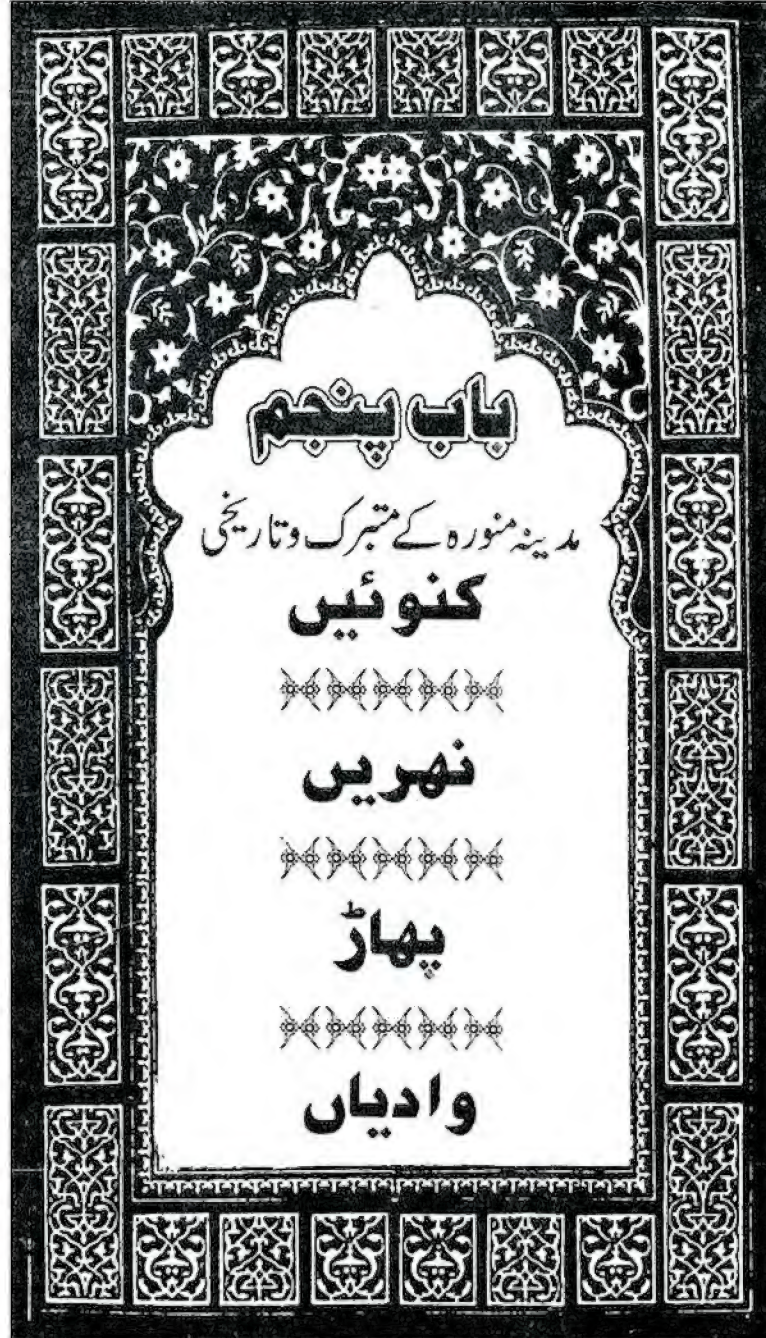
متبرک و تاریخی کنوئیں

مدینہ منورہ کے متبرک اور تاریخی آثار میں اس کے کنوئیں بھی ایک اہم مقام رکھتے ہیں۔علامہ احمد یاسین الخیاریؒ (م 1380ھ) کی تحقیق کے مطابق ان مشہور اور متبرک کنوؤں کی تعداد 23 ہے۔لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اور مناسب دیکھ بھال نہ ہونے کی وجہ سے یہ کنوئیں آہستہ آہستہ ختم ہوتے گئے اور اب تو لوگ اکثر کنوؤں کے نام سے بھی واقف نہیں۔صرف کتب تاریخ میں ان کنوؤں کی یادیں اور روایات ملتی ہیں۔لیکن ان کے بابرکت پانی سے سیراب ہونے کی تمنا پوری نہیں ہوسکتی۔

کنوؤں کی خصوصیات

یہ وہ مبارک اور تاریخی کنوئیں تھے کہ جن میں نبی پاکﷺ نے اپنا لعاب مبارک ڈالا،ان کا پانی نوش فرمایا اور دعا بھی فرمائی۔

ھیں کنوئیں جس قدر مدینے میں
ان میں ھر ایک کا ھے درجہ بڑا
عاشقانِ نبیﷺ کی نظروں میں
ان کنوؤں کا مقام ھے اونچا
وہ کنوئیں کیا جلیل ھیں، جن کا
آب محبوبِ کبریاﷺ نے پیا
وہ کنوئیں کیا عظیم ھین، جن میں
انﷺ کا لعاب ڈالا گیا
عاشقانِ حبیب حقﷺ کیلئے
ان کا پانی تھا کیفیت افزا

لعاب مبارک ﷺ ایک ابدی معجزہ

نبی اکرم ﷺ کے بے شمار معجزات مبارکہ ہیں۔ یہاں پر موضوع کی مناسبت سے صرف آپ ﷺ کے لعاب مبارک کے معجزہ کا ذکر کیا جاتا ہے۔ جو کہ ابدی تھا۔ اور پھر اس معجزہ کے عجیب وغریب، حیرت انگیز اثرات ظاہر ہوتے تھے، جن کا مشاہدہ صحابہ کرامؓ دن رات کیا کرتے تھے۔ آپ ﷺ کے لعاب مبارک کے بے شمار فضائل اور برکات ہیں صرف چند ایک کا تذکرہ درج ذیل ہے۔

۱۔ حدیبیہ کے کنوئیں میں آپ ﷺ نے جب اپنا لعاب مبارک ڈالا تو کنوئیں میں اتنا پانی آ گیا کہ صحابہ کرامؓ بیان فرماتے ہیں کہ ہم نے اور ہمارے جانوروں نے پانی پیا اور اگر ہم ہزاروں کی تعداد میں بھی ہوتے تو سیراب ہو جاتے۔

۲۔ غار ثور میں آپ ﷺ نے جب اپنا لعاب مبارک حضرت ابوبکر صدیقؓ کے پاؤں پر لگایا تو سانپ کے ڈسنے کی تکلیف رفع ہو گئی۔

۳۔ حضرت علیؓ آشوب چشم میں مبتلا ہوئے تو نبی پاک ﷺ نے اپنا لعاب مبارک جب آپؓ کی آنکھوں پر لگایا تو پھر زندگی بھر آپؓ کو یہ تکلیف نہ ہوئی۔

۴۔ سیدنا خالد بن ولیدؓ کے زخموں پر آپ ﷺ جب اپنا لعاب مبارک لگاتے ہیں تو حضرت خالدؓ کے زخم بالکل ٹھیک ہو جاتے۔

اسی طرح آپ ﷺ جب اپنا لعاب مبارک ان کنوؤں میں ڈالتے، وضو فرماتے، تو کھاری پانی میٹھے ہو جاتے، جن میں پانی کم ہوتا وہ پانی سے لبریز ہو جاتے۔ ان کنوؤں میں سے اکثر کنوئیں عثمانی دور حکومت تک موجود تھے بعد میں کچھ مسجد نبوی ﷺ کی آخری توسیع اور کچھ شہر مدینہ کی توسیع میں شامل ہو گئے اور کچھ کی ہم خود حفاظت نہ کر سکے جس کی وجہ سے وہ بھی ختم ہو گئے اب صرف دو یا تین کنوئیں اس عظیم نبوی دور کی یاد دلاتے ہیں ان کے کچھ آثار موجود ہیں۔ تلاش کرنے سے مل سکتے ہیں۔ لیکن افسوس کہ ہم ان کے بابرکت پانی سے مستفیض نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ انکو بھی باہر سے بند کر دیا گیا ہے۔

(1) بئر النبی ﷺ /بئر خاتم

اِک کنواں جس کا نام ہے خاتم
تذکرہ اس کا بھی ہے ذوق افزاء
اس کی نسبت ہے شاہِ والا ﷺ سے
ہو تو ایسا کسی کا بخت رسا
اپنا پاکیزہ تر لعاب دھن
اس کنوئیں میں حضور ﷺ نے ڈالا
خاتمِ مصطفیٰ ﷺ گری اس میں
اس کی خوش قسمتی کا کیا کہنا

یہ کنواں ایک یہودی شخص جس کا نام اریس تھا اسکی طرف منسوب ہے۔ آپ ﷺ نے اس کنوئیں میں اپنا لعاب مبارک ڈالا اور اس کے پانی سے وضو فرمایا، اور ایک موقع پر اپنے صحابہ کرامؓ کے ساتھ اس کنوئیں پر کافی دیر بیٹھے رہے۔ اسی کنوئیں کو نبی اکرم ﷺ کا کنواں بھی کہا جاتا ہے۔ اور بئر خاتم یعنی انگوٹھی والا کنواں بھی کہا جاتا ہے، کیونکہ اسی کنوئیں میں آپ ﷺ کی انگوٹھی مبارک حضرت عثمان غنیؓ کے دست مبارک سے نکل کر گر گئی تھی۔ حضرت عثمانؓ نے تین دن تک مسلسل کنوئیں کے اندر انگوٹھی کو تلاش کروایا مگر وہ نہ ملی یہ ہی وہ مبارک کنواں ہے کہ جس پر آپ ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ، اور حضرت عثمان غنیؓ کو بشارت فرمائی تھی۔

اس کنوئیں کے بابرکت پانی سے ایک عرصہ تک لوگ مستفیض ہوتے رہے۔ عثمانی دور حکومت میں اس کنوئیں پر ایک عمارت اور گنبد تعمیر کیا گیا۔ یہ کنواں مسجد قباء کی جانب مغرب 42 میٹر کے فاصلہ پر واقع تھا۔ اور کچھ عرصہ پہلے نبوی دور کی یہ عظیم نشانی بھی نئی توسیعات کی نذر ہو گئی۔ مسجد قباء چوک بنانے کیلئے زمین کو ہموار کیا گیا اور اس میں یہ عظیم کنواں بھی دفن ہو گیا۔

(2) بئر سیدہ فاطمۃ الزہرا

اک کنواں وہ بھی تھا، کوثر کا کنواں تھا جس کا نام
"آبِ کوثر" اس کے پانی کو سمجھتے تھے عوام
اس کے پانی میں رسول حقﷺ نے ڈالا تھا لعاب
تھا یہ باغ فاطمہؓ میں چاہ فیض مستطاب
اس کا پانی تازگی بخش اور لذت آفریں
وائے محرومی، میسر اس کا اب پانی نہیں

مسجد نبوی ﷺ کے صحن میں جانب مشرق ایک مختصر احاطہ میں باغ سیدہ فاطمہؓ ہوا کرتا تھا۔اس کے ساتھ ہی ایک کنواں تھا جس کے اوپر قبہ بنا ہوا تھا۔اس کنوئیں کو بئر النبی ﷺ بھی کہتے تھے قاضی محمد سلیمان منصور پوریؒ اپنے سفرنامہ حجاز (تاریخ الحرمین) میں بیان کرتے ہیں کہ کنواں تو پہلے سے موجود تھا لیکن اس میں آپ ﷺ نے اپنا لعاب مبارک ڈالا، فرماتے ہیں کہ اس کا پانی ایسا با مزہ اور اتنا شیریں تھا کہ میں نے اپنی زندگی میں ایسا پانی نہیں پیا۔ابن جبیرؒ اور ابن بطوطہؒ نے بھی اپنی کتابوں میں اس کنوئیں کا خصوصی طور پر ذکر کیا ہے۔عوام اسے کوثر کا کنواں اور اس کے پانی کو آب کوثر سے یاد کرتے تھے۔کتاب الرحلہ الحجازیۃ (صفحہ 257) کے مطابق اہل مدینہ اس کنوئیں کا پانی امراء و حکام کو ہدیہ پیش کرتے تھے۔بعدازاں اس بابرکت کنوئیں کو بند کر دیا گیا اور بستان سیدہ فاطمۃ الزہراؓ کو بھی مٹا دیا گیا۔

(3) بئر غرس (جنت کا کنواں)

جانثاروں نے اپنے آقاﷺ کو
آب سے جس کنوئیں کے غسل دیا

اس مبارک کنوئیں کے پانی کو یہ اعزاز حاصل ہوا کہ اس کے متبرک وعظیم پانی سے نبی اکرم ﷺ کو بعداز وصال غسل مبارک دیا گیا۔ ایک موقع پر آپ ﷺ نے حضرت علیؓ کو ارشاد فرمایا تھا کہ اے علیؓ جب میری وفات ہوجائے تو مجھے اس کنوئیں کے پانی سے غسل دینا۔

حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا۔

بئر غرس من عیون الجنة

(کہ غرس کا کنواں جنت کی نہروں میں سے ایک ہے۔)

مدینہ شناسی میں ہے کہ ایک مرتبہ آپ ﷺ نے اس کنوئیں کے متعلق خواب میں دیکھا اور ارشاد فرمایا

رایت اللیه انی اصحبت علی بئر من الجنة

چون صبح شد پیامبر ﷺ بر سر چاہ غرس رفتہ واز آب آن وضو گرفت

(کہ آپ ﷺ جنت کے کنوؤں میں سے ایک کنوئیں پر تشریف فرما ہیں۔

صبح ہوتے ہی آپ ﷺ اس کنوئیں پر تشریف لے گئے، اور اس کے

پانی سے وضو فرمایا اور اس کنوئیں کو جنت کا چشمہ ارشاد فرمایا)

اس کنوئیں میں بھی آپ ﷺ نے اپنا لعاب مبارک ڈالا، اسی کنوئیں کے مقام پر آپ ﷺ کو ایک مرتبہ شہد پیش کیا گیا تھا اور آپ ﷺ نے اس کو بھی اس میں گرادیا تھا۔

یہ مبارک کنواں مسجد قبا سے آدھ میل کے فاصلہ پر علاقہ ''منطقہ قربان'' وادی بطحان کے کنارے واقع ہے اور اس کے اردگرد ''بنی حنظلہ'' کی قبور واقع تھیں۔

وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ یہ کنواں خراب ہوتا گیا۔ 700 ہجری میں اسکی مرمت کی گئی۔ علامہ سمہودیؒ فرماتے ہیں کہ 882 ہجری میں اس کنوئیں کے ساتھ ایک مسجد بھی تعمیر کی گئی اور عوام اس کے متبرک پانی سے مستفیض ہوتے رہے۔

اس جنتی کنوئیں کی موجودہ صورت حال

یہ کنواں اس وقت بھی موجود ہے۔ لیکن بدقسمتی کہ ہم اس متبرک پانی سے مستفیض نہیں ہو رہے۔ اس بندہ ناچیز کو اکتوبر 2000 میں اس عظیم کنوئیں پر حاضر ہونے اور تصاویر بنانے کا شرف حاصل ہوا۔ اس وقت اس کنوئیں کو تمام اطراف سے اینٹوں سے بند کر دیا گیا ہے اور اوپر ٹین کی چھت ڈال دی گئی ہے اس کے اطراف میں بنی حنظلہ کی جو قبور تھیں وہ بھی باقی نہیں اور نہ ہی اس مسجد کا نشان ملتا ہے جس کا ذکر علامہ سمہودیؒ نے کیا ہے۔ اس کے قریب ایک انسٹیٹیوٹ (معھد) ہے اور ان کی گاڑیاں اس کنوئیں کے ارد گرد کھڑی نظر آئیں۔ بندہ نے بڑی مشکل سے ہاتھ اور کیمرہ اندر کر کے ایک تصویر بنائی۔

(4) بئر رومہ یا حضرت عثمان غنیؓ کا کنواں

یہ کنواں مدینہ منورہ کے قدیم ترین کنوؤں میں سے ایک ہے۔ زمانہ جاہلیت میں اس کا مالک ایک یہودی شخص رومۃ الغفاری تھا اور اس کا پانی فروخت کیا کرتا تھا۔ چونکہ مدینہ منورہ میں یہ ہی میٹھے پانی کا کنواں تھا اور مسلمانوں کے لئے میٹھے پانی کی قلت کے باعث آپ ﷺ نے اس کے مالک سے کہا تھا "**بعینها بعین فی الجنة**" یعنی "کنوئیں کے بدلے جنت کا ایک کنواں"، جس پر اس یہودی شخص نے کہا تھا کہ یارسول اللہ ﷺ میں یہ نہیں کر سکتا کیونکہ اس کنوئیں سے ہی میرا اور میرے گھر والوں کا گزارا ہوتا ہے۔ جس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا

"من اشتری بئر رومة فله مثلها فی الجنة"

(یعنی جو بئر رومۃ کو خریدے گا اس کیلئے جنت میں ایک کنوئیں کا وعدہ)

اس کی خبر جب حضرت عثمان غنیؓ تک پہنچی تو آپؓ نے اس کنوئیں کو دو قسطوں میں خرید کر کے وقف کر دیا۔ اور اس شرف کے مستحق ٹھہرے کہ اس کنوئیں کے بدلے جنت میں ایک کنواں۔ اس موقع پر نبی اکرم ﷺ نے حضرت عثمان غنیؓ کے بارے میں فرمایا کہ "عثمان غنیؓ کا

صدقہ کیا عظیم صدقہ ہے" وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اور شدید گرمی کی وجہ سے جب اس میں پانی کی کمی ہوگئی تو ایک بار پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

من حفر بئر رومة فله الجنة

(کہ جس نے بئر رومہ کھدوایا اس کے لئے جنت کی بشارت)

تو پھر ایک بار یہ عظیم سعادت حضرت عثمان غنیؓ کے حصہ میں ہی آئی۔ آپؓ نے دوبارہ اس کنوئیں کو کھدوایا اور جنت کی عظیم سعادت کے مستحق ٹھہرے۔

750 ہجری میں اس کنوئیں کو ایک بار پھر تعمیر کیا گیا اور لوگ اس کے پانی سے سیراب ہوتے رہے۔

کنوئیں کی موجودہ صورت حال

بحمد اللہ یہ کنواں اب بھی موجود ہے اور ایک وسیع رقبے کے اندر واقع ہے اردگرد محکمہ زراعت کے دفاتر ہیں۔ باہر ایک بورڈ لگا ہوا ہے جس پر مزرعۃ بئر عثمان لکھا ہوا ہے۔ اندر آنے کی پابندی ہے۔ عمرہ اور حج کے مواقع پر تو یہاں سے گزرنا بھی ممنوع قرار دیا جاتا ہے۔ عام ایام میں اگر اندر آنے کی کوشش کی جائے تو اس متبرک کنوئیں کی زیارت کا شرف حاصل ہوسکتا ہے۔ بندہ ناچیز کو اکتوبر 2000 میں اس عظیم کنوئیں پر حاضری کا شرف حاصل ہوا۔ اور تصاویر بھی بنائیں۔ اس وقت کنوئیں کو چاروں اطراف سے بند کردیا گیا ہے۔ کنوئیں کے اندر پانی تو موجود ہے لیکن افسوس..................

(5) بئر علیؓ (حضرت علیؓ کا کنواں)

تاریخ مدینہ منورہ کی اکثر کتب میں "ذوالحلیفہ" کے مقام پر کنوؤں کا ذکر ملتا ہے۔

ذوالحليفه بها عدة آبار والماء فيها كثير

(ذوالحلیفہ میں کثرت سے کنوئیں اور ان میں پانی کی بھی کثرت ہے)

یہی کنوئیں بعد میں آبار علیؓ کے نام سے مشہور ہوئے۔ حضرت علامہ سمہودیؒ نے بھی وفاءالوفاء میں بئر علیؓ کا ذکر کیا ہے۔

بذی الحلیفہ البئر التی تسمیھا العوام بئر علیؓ ابن ابی طالبؓ

(کہ ذی الحلیفہ میں ایک کنواں بئر علی کے نام سے عوام میں مشہور ہے)

انہی میں سے ایک کنوئیں کے قریب آپ ﷺ نے غسل فرما کر احرام باندھا تھا آہستہ آہستہ یہ کنوئیں ختم ہوتے گئے اور صرف ایک کنواں باقی رہ گیا جو بئر علی کے نام سے مشہور ہوا۔

(6) بئر بضاعة

کتب تاریخ کے مطابق اس کنوئیں میں اتنا پانی تھا کہ اس کو خالی نہیں کیا جا سکتا تھا۔ حضرت سہلؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ اس کنوئیں پر تشریف لائے اور اس کے پانی سے وضو فرما کر وہی پانی اس کنوئیں میں ڈال دیا۔ دوبارہ پانی نکلوا کر اس سے کلی فرمائی اور اس پانی کو بھی کنوئیں میں گرا دیا یعنی اس کنوئیں اور اس کے پانی کو یہ شرف حاصل ہوا کہ دو مرتبہ آپ ﷺ کا لعاب مبارک اور وضو کا پانی اس میں شامل ہوا۔ ایک صحابیؓ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے بارہا مرتبہ آپ ﷺ کو بئر بضاعة پر کھڑے ہوئے دیکھا آپ ﷺ نے اس کنوئیں کا پانی نوش فرمایا، وضو فرمایا، اپنے گھوڑوں کو پانی پلایا اور اس کنوئیں میں برکت کیلئے دعا بھی فرمائی۔

اب اس دعا اور لعاب مبارک کا معجزہ دیکھیں کہ سیدہ اسماء بنت ابو بکر صدیقؓ ارشاد فرماتی ہیں

كنا نغسل المرضى من بئر بضاعة ثلاثة ايام فيعافون

(کہ ہم اپنے بیماروں کو اس کنوئیں کے پانی سے تین دن غسل دیتے
اور وہ مریض بالکل ٹھیک ہو جاتے)

ایک اور روایت کے مطابق

وکان اذا مرض المریض فی عهده ﷺ یقول اغسلوه من ماء بضاعة

(آپ ﷺ کے دور میں جب کوئی بیمار ہو جاتا تو اس کا علاج یہ ہوتا کہ اسے بئر بضاعة کے پانی سے غسل دیا جائے)

حضرت سہلؓ اپنے ہاتھوں سے اسی کنوئیں کا پانی لے جا کر آپ ﷺ کو پیش فرماتے تھے۔

یہ کنواں علاقہ الشامی میں ایک باغ میں موجود تھا۔ جہاں پر اب بڑی بڑی اونچی عمارات تعمیر ہو چکی ہیں۔ انہی عمارات میں ایک عمارت "شریف زید" کی ہے۔ جس کے اندر یہ کنواں واقع ہے۔ بندہ ناچیز نے اس کنوئیں تک رسائی کی انتہائی کوشش کی لیکن کامیابی نہ ہوسکی۔

(7) بئر بصه یا بوصه

آنحضرت ﷺ نے اس کنوئیں کے پانی سے اپنے سر مبارک کو دھویا۔ یہ کنواں جنت البقیع کے قریب واقع تھا۔ مناسب دیکھ بھال نہ ہونے کی وجہ اور پھر سیلاب سے ختم ہو گیا اور دوبارہ اس کی تعمیر نہ ہوسکی۔ کافی تلاش کے باوجود ہمیں اس کنوئیں کے آثار نہ مل سکے۔

(8) بئر حاء

یہ کنواں حضرت ابوطلحہؓ کے باغ میں تھا۔ آپ ﷺ نے اس کنوئیں کا پانی نوش فرمایا۔ جس وقت قرآن پاک کی آیت لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون نازل ہوئی تو حضرت ابوطلحہؓ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور فرمایا یا رسول اللہ ﷺ میرے نزدیک سب سے پسندیدہ مال حاء کا کنواں ہے اور میں اس کو اللہ تبارک وتعالیٰ کی راہ میں صدقہ کرتا ہوں جس پر آپ ﷺ نے فرمایا یہ یقیناً فائدے کا سودا ہے۔

یہ کنواں مسجد نبوی شریف کے قریب ہی واقع تھا۔ اس لئے یہ اب مسجد نبوی ﷺ کی توسیع میں شامل ہو چکا ہے۔

(9) بئر العھن

اس کنوئیں کا پانی بھی آپ ﷺ نے نوش فرمایا اور اس سے وضو فرمایا یہ کنواں **العوالی** میں ایک باغ کے اندر موجود تھا لیکن اب اس کنوئیں کے کوئی آثار نہیں ملتے۔

(10) بئر اھاب یا بئر زم زم

اس کنوئیں میں بھی آپ ﷺ نے اپنا لعاب مبارک ڈالا اس کنوئیں کو تبرکا بئر زم زم بھی کہا جاتا تھا۔ اور اس کا پانی دور دراز ملکوں میں بطور تبرک بھی لے جایا جاتا تھا۔

(11) بئر ذروان

اس کنوئیں کو اروان کنواں بھی کہا جاتا تھا آپ ﷺ پر جو جادو کیا گیا تھا وہ اس کنوئیں سے متعلق ہے۔ اس کنوئیں سے جادو کی گئی اشیاء کو نکالنے کے بعد آپ ﷺ نے اس کو بند کرنے کا حکم دے دیا تھا۔

یہ بات درست ہے کہ آپ ﷺ پر جادو کیا گیا تھا لیکن یہ یاد رکھیں کہ آپ ﷺ پر جادو کا اثر نہیں ہوا تھا۔ انبیاء پر جادو کا اثر نہیں ہو سکتا اور آپ ﷺ تو امام الانبیاء ہیں۔ اسی طرح آپ ﷺ کو مسحور کہنا کفار کا عقیدہ ہے۔ جادو ایک شیطانی عمل ہے اور نبوت کا نظام اللہ تعالیٰ نے کائنات چلانے کیلئے بنایا ہے۔ اس لئے شیطان اللہ تعالیٰ کے نظام کو درہم برہم نہیں کر سکتا اور پھر جادوگروں کا جادو تو آپ ﷺ کے امتی اولیاء و مشائخ کی جوتیوں پر نہ چل سکا۔ جے پال حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ کی جوتی کی مار کھا کر قدموں میں گر کر توبہ کرتا ہے۔ تو آقا دو عالم ﷺ پر جن کا جسم اقدس ہی معجزہ تھا ان پر جادو کیسے اثر کر سکتا تھا۔ تفصیل کیلئے کرنل (ر) محمد انور مدنی کی کتاب "رسول اکرم ﷺ کا جسم اطہر اور جادو کا اثر" کا ضرور مطالعہ فرمائیں۔

(12) بئر حضرت انسؓ بن مالکؓ

یہ کنواں حضرت انسؓ کے گھر میں تھا نبی اکرم ﷺ جب حضرت انسؓ کے گھر تشریف لے گئے تو اس کنوئیں میں اپنا لعاب مبارک ڈالا اور اس کا پانی نوش فرمایا۔

یہ کنواں ایک زمانہ تک مسجد نبوی ﷺ کے قریب ایک فصیل کے اندر موجود تھا۔ لیکن اب یہ سارا علاقہ مسجد نبوی ﷺ کی توسیع میں شامل ہو چکا ہے۔

(13) بئر السقیا

نبی اکرم ﷺ نے اس کنوئیں کا پانی نوش فرمایا اور ایک روایت کے مطابق جب آپ ﷺ حضرت ابوایوب انصاریؓ کے گھر میں مقیم تھے تو آپ ﷺ کو کبھی اس کنوئیں اور کبھی غرس کنوئیں کا پانی پیش کیا جاتا تھا۔ یہ کنواں ایک سڑک کی تعمیر میں آ گیا اور اب اسکا نام ونشان ختم ہو چکا ہے۔

(14) بئر القراصة

اس کنوئیں میں بھی آپ ﷺ نے اپنا لعاب مبارک ڈالا، حضرت جابر بن عبداللہ کی وفات کے بعد آپ ﷺ اس کنوئیں پر تشریف لائے اور دعا فرمائی۔

اس کنوئیں کا بھی کوئی نشان باقی نہیں رہا۔

(15) بئر حلوة

یہ کنواں حضرت آمنہؓ بنت سعدؓ کی گلی میں واقع تھا۔ اس کنوئیں کا بھی اب کوئی نشان نہیں ملتا۔

(16) بئر الیسیرۃ

ایک دفعہ نبی اکرم ﷺ بنی امیہ کے پاس آئے اور ان کے کنوئیں پر کھڑے ہو کر آپ ﷺ نے پوچھا کہ اس کنوئیں کا کیا نام ہے۔ تو انہوں نے کہا'' **عسیرۃ**'' (یعنی سخت مشکل) جس پر آپ ﷺ نے فرمایا نہیں اس کا نام ''**یسیرۃ** '' یعنی آسان، نرم ہے اور ساتھ ہی آپ ﷺ نے اس کنوئیں میں بھی اپنا لعاب مبارک ڈالا۔

(17) بئر ذرع

حضرت ابن زبالہ کی روایت کے مطابق نبی اکرم ﷺ نے اس کنوئیں کے پانی سے وضو فرمایا جو بنی خطمہ کی مسجد کے صحن میں واقع تھا آپ ﷺ نے اس کنوئیں میں بھی اپنا لعاب مبارک ڈالا۔ اس کنوئیں کا بھی اب کوئی نام ونشان نہیں ملتا۔

(18) بئر ابی عنبہ

یہ کنواں مدینہ منورہ سے باہر ایک میل کے فاصلہ پر واقع تھا اور میٹھے پانی کیلئے مشہور تھا غالباً بعد میں یہی کنواں ' بُر ودی' ' کے نام سے مشہور ہوا لیکن اب اس کا کوئی پتہ نہیں کہ یہ کنواں کس جگہ ہے۔

(19) بئر الاعواف

حضرت ابن شبہ کی روایت کے مطابق رسول اللہ ﷺ نے اس کنواں پر وضو فرمایا اب لیکن اب اس کنوئیں کا بھی وجود باقی نہیں رہا۔

(20) بئر أنا

حضرت ابن زبالہ کی روایت کے مطابق جب **بنو قریظہ** کا محاصرہ کیا گیا تو آپ ﷺ نے اپنا خیمہ اس کنوئیں پر نصب فرمایا تھا۔ آپ ﷺ نے اس مقام پر نماز ادا فرمائی اور اس کنوئیں کا پانی بھی نوش فرمایا لیکن اب یہ کنواں غیر معروف ہے۔

(21) بئر جاسوم یا بئر ابی الھیثم

آپ ﷺ نے اس کنوئیں کا پانی بھی نوش فرمایا حضرت زیدؓ بن سعدؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے ساتھ جاسوم (جگہ کا نام) میں **حضرت ابی الھیثم** کے پاس تشریف لائے۔ تو آپ ﷺ نے اس کنوئیں سے پانی بھی نوش فرمایا اور نماز بھی ادا فرمائی۔

یہ کنواں بھی اب غیر معروف ہے۔

(22) بئر جمل

آنحضرت ﷺ اپنے صحابہ کرامؓ کے ہمراہ اس کنوئیں پر تشریف لائے اور اس کنوئیں کے پانی سے وضو فرمایا۔ اس کنوئیں کے نام کی وجہ تسمیہ یہ بیان کی جاتی ہے۔ کہ جس شخص نے یہ کنواں کھدوایا اس کا نام جمل تھا۔

(23) بئر بویرۃ

یہ کنواں بویرۃ کے مقام پر واقع تھا اور اب اس کے بارے میں کچھ معلوم نہیں۔

(24) بئر معونۃ

یہ کنواں جس وادی میں واقع تھا اس کا نام وادی معونہ تھا جسکی وجہ سے اس کنوئیں کا نام بھی معونہ مشہور ہو گیا یہ کنواں بھی اب غیر معروف ہے۔

(25) بئر الرقاع

یہ زمانہ جاہلیت کا قدیم کنواں تھا اور جس زمین میں یہ واقع تھا اس زمین کی مٹی کے مختلف رنگ تھے جس کی وجہ سے اس کنوئیں کا نام بھی بئر الرقاع پڑ گیا۔ یہ کنواں بھی غیر معروف ہے۔

متبرک و تاریخی نہریں

مدینہ منورہ میں نہایت کثرت سے نہریں تھیں۔ جن میں سے بعض سرکار دو عالم ﷺ کے زمانہ مبارکہ میں بھی موجود تھیں۔ اور دو نہریں عین الشھداء اور العین الزرقاء، بہت زیادہ مشہور ہوئیں۔

(1) عین الشھداء

یہ نہر چونکہ شھداء احد کی قبور مبارکہ کے ساتھ ساتھ گزرتی تھی اس وجہ سے اس کا نام ''شھداء نہر'' مشہور ہو گیا۔ اس کی تعمیر اموی دور حکومت میں مدینہ منورہ کے حاکم مروان بن الحکم نے کروائی تھی۔

(2) العین الزرقاء یا نیلی نہر

اس کے پانی سے مدینے کے ہیں باسی شادکام
قابل تعریف، ہوا مروان کے ہاتھوں یہ کام
اس کے نگرانوں میں تھے شاہان عالی رشید
آخری سلطان بھی، عالی مقام عبدالحمیدؒ

اس نہر کی تعمیر بھی مروان بن الحکم نے کروائی تھی چونکہ مروان کی آنکھیں نیلی تھیں۔ اسی وجہ سے اس نہر کا نام ''العین الزرقاء'' یا ''نیلی نہر'' مشہور ہو گیا۔ کتاب الرحلۃ الحجازیہ (ص ۲۵۷) کے مطابق اس نہر کا اصلی منبع قبا ہی کی ایک دوسری نہر تھی۔ جسکو عین النبی ﷺ (نہر النبی ﷺ) کہتے تھے۔ اسی منبع کے ذریعے سے اس نہر میں پانی آتا تھا اور آگے چل کر ایک تالاب میں جمع ہو جاتا تھا جس کی بہت سی شاخیں مدینہ منورہ کے اطراف میں پھیلی ہوتی تھیں۔ سلطنت عثمانیہ کی ابتدا میں یہ نہر گر گئی اور ایک عرصہ تک اہل مدینہ کو پریشانی کا سامنا رہا۔ سلطان سلیمان نے 932ھ میں اسے نئے سرے سے تعمیر کروایا بعد میں ایک اور سیلاب کی نذر ہو گئی۔ سلطان عبدالحمید خانؒ نے اسے نہایت اہتمام کے ساتھ تعمیر کروایا۔

متبرک و تاریخی پہاڑ

عربی زبان میں پہاڑ کو "جبل" کہتے ہیں اور یہ لفظ قرآن پاک میں بھی کئی بار استعمال ہوا ہے۔ اس حصہ میں جہاں بھی لفظِ جبل استعمال ہوگا اس سے مراد پہاڑ لیا جائے گا۔ مدینہ منورہ کے متبرک، تاریخی اور مشہور پہاڑ درج ذیل ہیں۔

(1) جبلِ احد

جنت کے پہاڑوں میں شمار ہوتا ہے اس کا
کیا مرتبۂ اعلیٰ خدا نے اسے بخشا
اللہ کے محبوب ﷺ سے ہے اس کو محبت
اور چاہتے ہیں اس کو بھی وہ ﷺ سید والا

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے۔

احد جبل یحبنا ونحبه

(احد پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں)

جنتی پہاڑ

آپ ﷺ نے فرمایا

احد جبل من جبال الجنة

(جبل احد جنت کے پہاڑوں میں سے ایک ہے)

اس متبرک پہاڑ کا نام امرالٰہی سے توقیفی ہے۔ اسی پہاڑ کے دامن میں غزوہ احد وقوع پذیر ہوا تھا۔

قبر ہارونؑ

بعض تاریخی کتب کے مطابق اس پہاڑ پر حضرت موسیٰ کے بھائی حضرت ہارونؑ کی قبر بتائی جاتی ہے واللہ اعلم۔ آپ ﷺ جب احد پر تشریف لائے تو ارشاد فرمایا کہ جب تم احد پہاڑ پر آؤ تو اس کے درخت یا بوٹیوں سے کچھ ضرور کھاؤ۔ لہٰذا فرمان نبی ﷺ کی روشنی میں جس شخص کو بھی احد پہاڑ پر جانے کی سعادت نصیب ہو تو وہ ضرور اس پہاڑ کی کوئی نہ کوئی چیز کھائے۔

(2) جبل سلع یا جبل ثواب

یہ بھی مدینہ منورہ کا عظیم پہاڑ ہے اور باب شامی کے باہر واقع ہے۔ اس پہاڑ پر ایک غار اور ایک مسجد بھی تھی جس میں آنحضرت ﷺ نے قیام فرمایا تھا۔

(3) جبل سلیع

یہ ایک چھوٹا سا پہاڑ ہے۔ عہد نبوی ﷺ میں اس پر قبیلہ بنی اسلم کے مکانات واقع تھے۔

(4) جبل عینین یا جبل رماة

سرخی مائل چھوٹا سا یہ بھی ہے، اک ممتاز کوہ
نسبت سرکار ﷺ سے اس کا نمایاں ہے شکوہ

یہ ایک چھوٹا سا سرخی مائل پہاڑ ہے۔ اسی پہاڑ کے جانب جنوب سید الشہداء حضرت امیر حمزہؓ کا مزار مبارک ہے۔ یہ ہی وہ پہاڑ ہے۔ جس پر نبی اکرم ﷺ نے 50 تیر اندازوں کو کھڑا کیا تھا اور انہیں حکم فرمایا تھا کہ چاہے فتح ہو یا شکست تم نے اس مقام کو نہیں چھوڑنا۔ اس پہاڑ کے نشانات اب ختم ہوتے جا رہے ہیں۔

(5) جبل مستندر

یہ بھی ایک چھوٹا سا پہاڑ تھا لیکن اب یہ پہاڑ اور اس کے اردگرد کا علاقہ شہر مدینہ کی توسیع میں شامل ہو چکا ہے۔

(6) جبل ثور

یہ ایک چھوٹا سا سرخی مائل پہاڑ ہے جو احد پہاڑ کے بالکل پیچھے واقع ہے۔

(7) جبل اعظم

یہ ایک بڑا پہاڑ ہے اور کہا جاتا ہے کہ اس پہاڑ پر کسی نبیؑ یا اللہ تعالیٰ کے کسی نیک بندے کی قبر ہے۔

(8) جبل انعم

اس پہاڑ پر ترکی دور کا ایک قلعہ بنا ہوا ہے جسکو ایک ترکی جرنیل نے تعمیر کروایا تھا۔

(9) جبل میطان

اس پہاڑ کو جبل ماطان کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے اور اب یہ پہاڑ ''جبل اخوات'' کے نام سے مشہور ہے۔

(10) جبال الجملوات

جمادات کے تین پہاڑ قریب قریب واقع ہے۔

پہلا پہاڑ ''جماء تضارع'' کے نام سے ہے۔

دوسرا پہاڑ جماء ام خالد یا الوسطیٰ کے نام سے ہے ایک روایت کے مطابق اسی پہاڑ پر

ایک قبر دریافت ہوئی تھی جس کی لمبائی چالیس بالشت تھی قبر کے پتھر پر جو عبارت لکھی ہوئی تھی اس کا مفہوم کچھ اس طرح ہے۔

''میں عبداللہ حضرت عیسیٰؑ کی طرف سے اس بستی کی طرف آیا اور مجھے موت نے آلیا۔ میں نے وصیت کی تھی کہ مجھے جماام خالد میں دفن کیا جائے۔

۳ تیسرا پہاڑ جماء العاقیر یا بعض روایات کے مطابق العاقل کے نام سے ہے۔

متبرک و تاریخی وادیاں

(1) وادی العقیق

مبارک ہے مقدس ہے یہ وادی
لبِ سرکارﷺ سے یہ بات نکلی

وادی عقیق مدینہ منورہ کی مبارک اور مقدس وادی ہے جس کے متعلق نبی اکرم ﷺ کی احادیث مبارکہ موجود ہیں۔ ایک حدیث کے مطابق دو آدمیوں نے وادی عقیق میں رات گزاری صبح نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ آپ ﷺ نے ان سے پوچھا کہ تم نے رات کہاں گزاری تو انہوں نے جواب میں عرض کیا، وادی عقیق میں جس پر نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا "تم نے مبارک وادی میں رات گزاری"۔

وادی عقیق بہت بڑی وادی ہے بلکہ اس وادی میں بے شمار چھوٹی چھوٹی وادیاں بھی ہیں۔

(2) وادی بطحان

حضرت عائشہؓ کا یہ فرمان عالیشان ہے
خلد کا دروازہ ہے، جو وادیِ بطحان ہے

حضرت عائشہؓ اس وادی کے بارے میں ارشاد فرماتی ہیں۔

"وادی بطحان جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے"

یہ وادی بھی کافی دور تک پھیلی ہوئی ہے۔

(3) وادی رانوناء

اس وادی کو "وادی رانون" بھی کہتے ہیں۔ اور مدینہ منورہ میں واقع ہے۔

(4) وادی مذینیب

اسکو وادی مذنب بھی کہا جاتا ہے اور یہ وادی بھی مدینہ منورہ میں واقع ہے۔

(5) وادی مہزور

حضرت عثمان غنیؓ کے دور خلافت میں اس وادی میں اس قدر طغیانی آئی کہ مدینہ منورہ کے درودیوار ہل گئے۔

(6) وادی قناہ

یہ وہ وادی ہے جس میں شاہ یمن "تبع" نے نزول فرمایا تھا۔ایک مرتبہ اس وادی میں بھی اس قدر شدید طغیانی آئی کہ مدینہ منورہ کا شمالی حصہ غرقاب ہوگیا۔
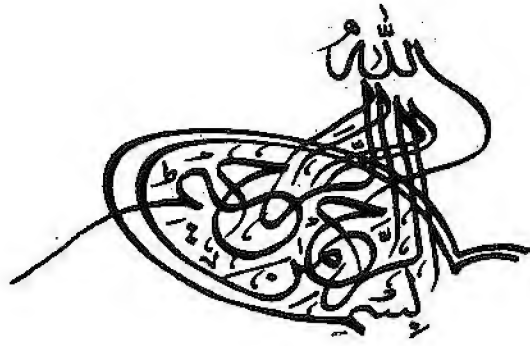
حافظ قرآن

سلام ای افتخار احمد که هستی جلوهٔ عرفان
سلام ای سالک الله که هستی حافظِ قران
جمالِ تو شده یاری، کمالِ تو شده انسان
طریقِ حق بود مقصود و هستی مقصدِ نیکی
همه یاران تو یکدل، برای مُلکِ پاکستان
زیاراتِ حبیب تو، برای پاکیِ دلها
به ارشاداتِ مرشد آمده، روشن به جان و دل
زیاراتِ مقدس شد جمال و جلوهٔ ایران
تو هستی افتخار احمد تو هستی قادری هر جا
سلام من بود، بر تو، که داری جلوهٔ ایمان
دعا گوی تو با شد این "**رها**" گویندهٔ اشعار
تو هستی افتخار احمد، تو هستی حافظ قرآن

دکتر محمد حسین تسبیحی رها

تو غنی از ہر دو عالم مَن فقیر
روزِ محشر عُذر ہائے مَن پذیر
وَر حسابم را تُو بِینی ناگزیر
از نگاہِ مُصطفےٰؐ پنہاں بگیر

(علامہ اقبالؒ)

اے اللہ العٰلمین ! تیری ذات دو جہانوں سے بے نیاز ہے جبکہ مَیں تہی دست (تیرے فضل کا) محتاج ہوں۔ لہٰذا قیامت کے روز میرے گناہوں کے ضِمن میں میری عذر خواہیاں قبول فرمالینا۔ اور اگر تو میرا حساب لینا ضروری سمجھے تو حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظروں سے چھپا کر لینا۔ آمین

حوالہ جات و مأخذ

اس کتاب کی تیاری میں بقیہ معلومات کے علاوہ درج ذیل کتب سے بھی استفادہ کیا گیا۔ جس کیلئے مؤلف کتاب ہذا، ان کتب کے مصنفین کیلئے دعا گو ہے۔

﴿کتاب﴾	﴿مؤلف﴾
(1) عربی	
القرآن الکریم ، صحیح البخاری	
وفاء الوفاء باخبار دار المصطفیٰ ﷺ	الشیخ العلامہ نور الدین علی السمہودیؒ
المعجم المفہرس لالفاظ القرآن الکریم	محمد فؤاد عبد الباقی
القصیدہ البردہ	الامام شرف الدین محمد البوصیریؒ
علموا اولادکم محبۃ الرسول ﷺ	الدکتور محمد عبدہ یمانی
فضائل مکہ والسکن فیہا	تحقیق الدکتور سامی مکی العانی
رحلۃ عبر التاریخ الی المسجد النبوی الشریف	الابحاث الدینیہ، محمد ناصر الشمیری
اخبار مدینۃ الرسول ﷺ	حافظ محمد بن محمد النجار
تاریخ معالم المدینۃ المنورہ قدیماً و حدیثاً	السید احمد یاسین احمد الخیاری
المساجد الاثریہ فی المدینۃ المنورۃ	محمد الیاس عبد الغنی
الدر الثمین فی معالم دار الرسول الامین ﷺ	غالی محمد الامین الشنقیطی
مرآۃ الحرمین	جنرل ابراہیم رفعت پاشا
الرحلۃ الحجازیہ	محمد لبیب البتونی
(2) فارسی	
مثنوی معنوی	جلال الدین محمد مولوی
مدینہ شناسی	سید محمد باقر نجفی

(3) اردو

درود شریف کے مسائل — محمد اقبال گیلانی

رسول اکرم ﷺ کا جسم اطہر اور جادو کا اثر — کرنل (ر) محمد انور مدنی

سیدۃ صادقہ امینہ، حضرت آمنہؓ — کرنل (ر) محمد انور مدنی

حضور پاک ﷺ کا جلال و جمال — میجر (ر) امیر افضل

ضیاء النبی — پیر محمد کرم شاہ الازھریؒ

محبوب مدینہ — علامہ محمد فیض احمد اویسی

تذکرہ دیار حبیب ﷺ — قاضی محمد زاہد الحسینی

سفر نامہ حجاز (تاریخ الحرمین) — قاضی محمد سلیمان منصور پوری

حجاز مقدس کا روحانی سفر — حاجی ایم زمان کھوکھر

مدینۃ النبی ﷺ کل اور آج — ڈاکٹر خالد عباس الاسدی

ابواب تاریخ المدینہ — علی حافظ

میرے حضور ﷺ کے دیس میں — جاوید جمال ڈسکوی

تاریخ الحرمین — عبدالسلام ندوی

حدیث وفاء — مفتی محمد سعید خان

کلید جنت — الحاج چوہدری عبدالحمید خان

سیرت النبی ﷺ البم — شاہ مصباح الدین شکیل

حج صادق — حاجی محمد عزیز الرحمان عزیز

ارض جلال و جمال — الحاج سید علی اکبر رضوی

زیارات مقدسہ جلد اول و جلد دوئم — افتخار احمد حافظ قادری

ماہنامہ جہان جشت کراچی شمارہ ستمبر 99

افتخار احمد حافظ قادری

کی دستیاب کتب کی

فہرست

نمبر شمار	نام کتاب	تعداد صفحات	B/W تصاویر	رنگین تصاویر
1	زیاراتِ مقدسہ	248	7	88
2	سفرنامہ ایران و افغانستان	296	28	61
3	دیارِ حبیب ﷺ	300	51	60
4	سرزمین انبیاء و اولیاء	112	-	21[illegible]
5	زیاراتِ اولیائے پاکستان	112	-	212
6	سرکار غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ	256	2	37
7	زیاراتِ شام	112	-	120
8	شہرِ رسول ﷺ	112	60	61
9	بارگاہِ پیرِ رومی میں	128	13	34
10	سفرنامہ زیاراتِ مراکش	144	23	38
11	فضیلتِ اہلِ بیتِ نبویؐ	112	-	-
12	زیاراتِ مصر	224	-	111
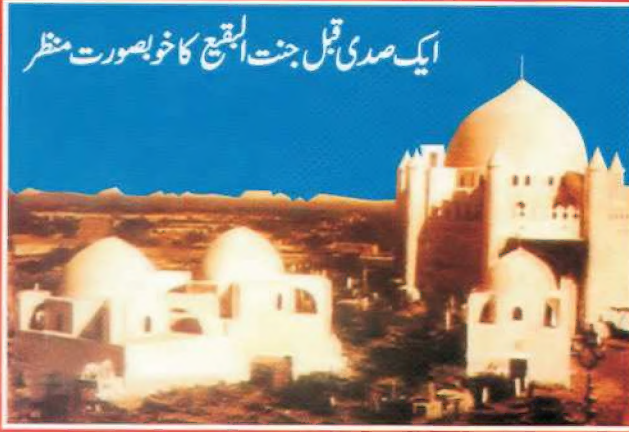
جنت البقیع
ایک صدی قبل جنت البقیع کا خوبصورت منظر
جنت البقیع
جنت البقیع کا موجودہ منظر